

حج کے ضروری مسائل

حضرت مولانا مفتی عبدالرؤف سکھروی صاحب مدظلہم






مکتبۃ الاسلام کراچی

حجّ

کے ضروری مسائل

اس میں حج اور عمرہ میں اکثر پیش آنے والے
مسائل، اور حجِ بدل کے احکام لکھے گئے ہیں

تصدیق

حضرت مولانا مفتی محمد تقی عثمانی صاحب مدظلہم

مُرتّب

حضرت مولانا مفتی عبدالرؤف سکھروی صاحب مدظلہم
مفتی جامعہ دارالعلوم کراچی

مکتبۃ الاسلام کراچی

باہتمام : شاہد محمود

ناشر : مکتبۃ الاسلام کراچی
کورنگی، انڈسٹریل ایریا کراچی

موبائل : 0300-8245793

ای میل : shahidflour68@gmail.com

ملنے کا پتہ

ادارۃ المعارف کراچی
احاطہ جامعہ دارالعلوم کراچی

موبائل : 0300-2831960

فون : 021-35123161 ، 021-35032020

ای میل : imaarif@live.com

فہرستِ عنوانات

مضمون	صفحہ نمبر

﴿حج کے خاص مسائل﴾

حج کے ضروری وعام مسائل



تصدیق

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

الحمد للّٰہ و کفٰی وسلام علٰی عبادہٖ الذین أصطفٰی

أمّا بعد!

محبِّ گرامی قدر جناب مولانا مفتی عبد الرؤف سکھروی صاحب زید مجدھم کو اللہ تبارک وتعالیٰ نے خدمتِ دین کی خاص توفیق سے نوازا ہے، اور اُن کے مآثرِ خیر ماشاء اللہ روز بروز ترقی پذیر ہیں۔ انہوں نے اپنی تازہ تالیف ''حج کے ضروری مسائل'' بندہ کو مطالعے کے لئے عطا فرمائی۔ بندہ اس کا باستیعاب مطالعہ تو نہ کر سکا، لیکن جستہ جستہ مقامات سے دیکھ کر اُسے نہایت مفید پایا، خاص طور پر ایسے مسائل کا انہوں نے بطورِ خاص ذکر فرمایا ہے جو آج کل حجاجِ کرام کو پیش آتے ہیں، چونکہ ماشاء اللہ مؤلف موصوف کی قابلیت اور احتیاط پر اعتماد ہے، اس لئے جو مقامات بندہ نہیں دیکھ سکا، ان کے بارے میں بھی امید ہے کہ انشاء اللہ وہ نہ صرف صحیح، بلکہ مسلمانوں کے لئے نافع اور مفید ہونگے۔

اللہ تبارک وتعالیٰ سے دعا گو ہوں کہ وہ موصوف کی عمر، علم وعمل اور ان کے افادات میں روز بروز ترقی عطا فرمائیں، اور ان کی اس تازہ تالیف کو ان کے لئے ذخیرۂ آخرت بنا کر مسلمانوں کو اس سے مستفید ہونے کی توفیق مرحمت فرمائیں۔ آمین۔ والسلام

بندہ: محمد تقی عثمانی

۱۹۔۳۔۱۴۳۷ھ

MUFTI MUHAMMAD TAQI USMANI
Vice President Jamia Darul-Uloom Karachi - Pakistan

المفتي محمد تقي العثماني
نائب رئیس جامعہ دار العلوم کراتشي، باکستان

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ وکفی وسلام علی عبادہ الذین اصطفی

اما بعد:

محب گرامی قدر جناب مولانا مفتی عبدالرؤف سکھروی صاحب زید مجدہم کو اللہ تبارک وتعالیٰ نے خدمتِ دین کی خاص توفیق سے نوازا ہے، اور ان کے مآثر خیر ماشاء اللہ روز بروز ترقی پذیر ہیں۔ انہوں نے اپنی تازہ تالیف "حج کے ضروری مسائل" بندہ کو مطالعے کیلئے عطا فرمائی۔ بندہ عدیم الفرصتی کی وجہ سے اسکا باستیعاب مطالعہ تو نہ کر سکا، لیکن جستہ جستہ مقامات سے دیکھکر اُسے نہایت مفید پایا۔ خاص طور پر ایسے مسائل کا انہوں نے بطور خاص ذکر فرمایا ہے جو آجکل حجاج کرام کو پیش آتے ہیں۔ ماشاء اللہ مؤلف موصوف کی قابلیت اور احتیاط پر اعتماد ہے، اسلئے جو مقامات بندہ نہیں دیکھ سکا، ان کے بارے میں بھی امید ہے کہ ان شاء اللہ وہ نہ صرف صحیح، بلکہ مسلمانوں کیلئے نافع اور مفید ہونگے۔

اللہ تبارک وتعالیٰ سے دعا گو ہوں کہ وہ موصوف کی عمر، علم و عمل اور انکے افادات میں روز بروز ترقی عطا فرمائیں، اور انکی اس تازہ تالیف کو ان کیلئے ذخیرۂ آخرت بنا کر مسلمانوں کو اس سے مستفید ہونے کی توفیق مرحمت فرمائیں۔ آمین۔

والسلام

بندہ

۱۹-۳-۱۴۳۲ھ

Jamia Darul-Uloom Karachi
Korangi Industrial Area,
Karachi - Pakistan, Post Code : 75180

جامعة دار العلوم كراتشي
کورنجی انڈسٹریل ایریا، الرمز البریدی ۷۵۱۸۰
کراتشي - باکستان

پیش لفظ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ ربِّ العٰلمین والعاقبة للمتقین والصلوٰة والسلام علیٰ رسولہٖ الکریم محمد وّاٰلہٖ وأصحابہٖ أجمعین. أمّا بعد!

جناب مولانا مفتی عبد الباقی صاحب مدظلہ کی جانب سے دارالافتاء دارالعلوم کراچی میں حج کے متعلق ۱۷ سوالات موصول ہوئے اور رفیقِ دارالافتاء مولانا محمد حذیفہ صاحب نے ان کے جوابات لکھے، ان سوالات میں حج کے وہ اہم اور ضروری مسائل پوچھے گئے ہیں جو تقریباً ہر سال حج اور عمرہ کرنے والے زائرین کو پیش آتے ہیں، اس لئے دل میں داعیہ پیدا ہوا کہ انہیں کتابچہ کی شکل میں ترتیب دیکر شائع کیا جائے اور حتی الامکان حاجیوں تک پہنچایا جائے تاکہ ان کے کام آئے اسی طرح اور بھی چند ضروری مسائل ذہن میں تھے، جو عام طور پر پیش آتے ہیں ان کو بھی شائع کرنے کی ضرورت تھی بندہ نے ان سب کو جمع کرلیا، اور نیز حجِ بدل کے متعلق کافی عرصہ پہلے ایک رسالہ بفضلہٖ تعالیٰ مرتب ہوا تھا اور ایک کتابچہ سلام کا طریقہ، اور مسجد الحرام اور مسجدِ نبوی میں اعتکافِ مسنون کرنے والوں کے ضروری مسائل ایک کتابچہ کی شکل میں پہلے شائع ہو چکے ہیں، ان کو بھی ان مسائل

کے آخر میں شامل کیا گیا ہے۔ تاکہ سب یکجا محفوظ رہیں اور ان سے استفادہ آسان رہے۔

حج یا عمرہ کرنے والے اور حج بدل کرنے والے ہر زائر کو ان مسائل کا مطالعہ کرنا چاہئے اور دوسرے حاجیوں اور زائرین تک پہنچانا چاہئے تاکہ سب کو زیادہ سے زیادہ فائدہ ہو۔

اللہ پاک مولانا مفتی عبدالباقی صاحب مدظلہ کو جزاءِ خیر عطا فرمائیں کہ انہوں نے ان سوالات کو مرتب کیا اور مولانا محمد حذیفہ صاحب کے علم وعمر میں اللہ پاک برکت عطا فرمائیں کہ انہوں نے ان کے تحقیقی جوابات لکھے، باقی مسائل میں جن جن احباب نے تعاون کیا ہے، اللہ پاک ان سب کی کاوش کو قبول فرمائیں اور تمام زائرین اور حجاج کے لئے اس رسالہ کو نافع اور مفید بنائیں اور مرتب وناشر کی اس حقیری سی خدمت کو قبول فرما کر حرمین شریفین میں حج وعمرہ کے لئے آسانی کے ساتھ بار بار مقبول حاضری عطا فرمائیں اور خاتمہ خالص اور کامل ایمان پر فرمائیں، آمین ثم آمین۔

بحرمة سيد المرسلين وشفيع المذنبين محمد وّآله واصحابه أجمعين الى يوم الدين.

بندہ عبدالرؤف سکھروی عفاء اللہ عنہ

جامعہ دارالعلوم کراچی

۱۳/ ذوالقعدہ/ ۱۴۳۶ھ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اِحرام کے متعلق مسائل

حالتِ اِحرام میں سر اور چہرہ کھلا رکھنا

نیت اور تلبیہ پڑھتے ہی احرام کی پابندیاں شروع ہو جائیں گی، مرد حضرات اپنا سر اور چہرہ اور خواتین صرف چہرہ سوتے جاگتے، چلتے پھرتے ہر وقت کھلا رکھیں، کسی وقت بھی ان کے اوپر کپڑا نہ لگنے دیں اور نہ کپڑے سے ڈھانکیں۔

عورت کو اِحرام میں ھیٹ/ نقاب استعمال کرنا

چونکہ خواتین کو نامحرم مردوں سے پردہ کرنا ضروری ہے اور بے پردہ رہنا جائز نہیں، لہٰذا خواتین دورانِ احرام نامحرم مردوں کے سامنے بلا عذر معتبر چہرہ بھی نہ کھولیں، ان کے سامنے جاتے وقت چہرہ کے سامنے کچھ فاصلہ پر کوئی کپڑا جالی والا لٹکا لیں یا سر پر ایسا ہیٹ پہن لیں جس کے اگلے حصہ پر نقاب سلی ہوئی ہو جس میں چہرہ نہ جھلکے اور اس میں آنکھوں کے سامنے باریک جالی سلی ہوئی ہو تا کہ راستہ نظر آ سکے اس ہیٹ کی ٹوپی پر برقعہ اوڑھیں، برقعہ کی نقاب پیچھے کر دیں اور باقی جسم پر برقعہ ڈال لیں، اور

چہرہ کے سامنے ہیٹ کی نقاب لٹکالیں اس طرح پردہ بھی ہو جائے گا اور نقاب بھی چہرے سے دور رہے گی۔ (۱)

دورانِ احرام نامحرم مردوں سے پردہ کرتے ہوئے اگر ہوا وغیرہ کی وجہ سے کپڑا چہرہ پر لگ جائے اور فوراً ہٹا دیا جائے تو اس کی وجہ سے کوئی دم وغیرہ لازم نہ ہوگا، یہی حکم مرد حضرات کا بھی ہے کہ دورانِ احرام ان کے سر یا چہرہ پر کوئی کپڑا لگ جائے اور فوراً ہٹا دیا جائے تو دم واجب نہ ہوگا۔ (غنیۃ الناسک)

ہوائی چپل پہننا

مرد حضرات اِحرام میں ایسے جوتے چپل اتار دیں جن سے پیروں کے پشت کی اُبھری ہوئی ہڈی چھپ جاتی ہو، اور ایسی ہوائی چپل پہن لیں جن میں مذکورہ ہڈی اور ٹخنوں کی دونوں ہڈیاں کھلی رہیں اور ہوائی چپل کی دونوں پٹیاں بھی ایک انگل سے زیادہ چوڑی نہ ہوں ورنہ ان سے بھی پیروں کی پشت کی ہڈی اچھی خاصی چھپ جاتی ہے ___ اگر کوئی اَور چپل پہنیں تو اس میں بھی اطمینان کرلیں کہ ٹخنوں اور پیروں کے پشت

(۱) خواتین کے احرام کا مفصل طریقہ اور مخصوص مسائل کے لئے احقر کا رسالہ ''خواتین کا حج'' کا مطالعہ کریں۔ یہ رسالہ مکتبۃ الاسلام کراچی سے مل سکتا ہے۔

کی ھڈی بالکل کھلی رہے اور اس پر جوتے چپل کا کوئی حصہ آنے نہ پائے۔(عمدۃ الناسک)

مسئلہ ... اِحرام کی حالت میں مرد کو موزے اور دستانے پہننا جائز نہیں۔(عمدۃ الناسک)

مسئلہ ... خواتین اِحرام میں بدستور سلے ہوئے کپڑے اور جوتے چپل پہنی رہیں، ان کے لئے موزے اور دستانے پہننا بھی جائز ہے۔(عمدۃ الناسک)

انڈرویئر یا پیمپر کا حکم

احرام کی حالت میں جانگیہ اور انڈرویئر پہننا جائز نہیں۔ نیز سر وچہرہ پر پٹی باندھنا بھی درست نہیں۔ البتہ پیمپر اور لنگوٹ استعمال کرنا بلاعذر مکروہ ہے اور عذر کی وجہ سے مکروہ بھی نہیں۔(عمدۃ الناسک)

کپڑا اور تولیہ سے منہ صاف کرنا

احرام کی حالت میں خواتین وحضرات کو کپڑا یا تولیہ یا رومال سے پسینہ یا ناک یا منہ صاف کرنا مکروہ ہے، لہٰذا ہاتھ سے صاف کریں، کپڑا استعمال نہ کریں، لیکن اگر کسی نے کپڑے وغیرہ سے ناک ومنہ صاف کرلیا تو دم یا صدقہ واجب نہ ہوگا۔(ماٴخذہ فتوی نمبر ۱۲۹۲/۶۷)

احرام میں گرہ لگانا یا سیفٹی پن لگانے کا حکم

اِحرام کے تہبند کے دونوں پلّووں کو آگے سے سینا مکروہ ہے، مجبوری میں گنجائش ہے۔ (۲۱۱/۱۰۲)

اسی طرح اس میں گرہ لگانا یا پن لگانا یا دھاگہ وغیرہ سے باندھنا بھی مکروہ ہے۔ تاہم اگر کسی نے ستر کی حفاظت کے لئے ایسا کیا تو گنجائش ہے ایسا کرنے سے دم یا صدقہ واجب نہ ہوگا۔ (حیات القلوب)

سر اور چہرے کے سوا جسم کے دیگر اعضاء پر بلا عذر پٹی باندھنا مکروہ ہے اور عذر میں مکروہ نہیں، اور سر اور چہرے پر پٹی وغیرہ باندھنا درست نہیں خواہ عذر ہو یا نہ ہو۔ (حیات القلوب)

بلا احرام مکہ مکرمہ یا جدہ پہنچنے کا حکم

سوال … (۱) اگر ہوائی جہاز سے عمرہ یا حج کے ارادے سے جانے والا کوئی شخص راستہ میں دورانِ سفر سو جائے یا بے دھیانی میں یا غلطی سے یا بھول کر میقات سے بغیر احرام گزر کر جدہ پہنچ جائے اور وہ وہیں سے یا آگے مکہ مکرمہ کی طرف جا کر حدودِ حرم سے پہلے یا حدودِ حرم میں جا کر کسی اور مقام سے یا مکہ مکرمہ پہنچ کر حج یا عمرہ کا احرام باندھ کر حج یا عمرہ کر لے تو

اس کے بارے میں شرعاً کیا حکم ہے؟ دم واجب ہوگا یا نہیں؟

سوال ... (۲) اسی طرح اگر کوئی شخص مدینہ منورہ سے مکہ مکرمہ جاتے ہوئے میقات سے بغیر احرام کے آگے نکل جائے، تو اس کے لئے کیا حکم ہوگا؟

جواب ... (۱،۲) دونوں صورتوں میں شخصِ مذکور بغیر احرام میقات سے گزرنے کی بناء پر گناہگار ہوگا، اور اس پر شرعاً دم واجب ہو جائے گا، البتہ اگر وہ اسی میقات پر جس سے وہ بغیر احرام گزرا تھا، واپس آکر یا کسی دوسری میقات پر جا کر احرام باندھ لے تو دم ساقط ہو جائے گا، اسی طرح اگر کوئی عینِ میقات کے بجائے کسی میقات کی محاذات سے بغیر احرام کے گزرا اور پھر کسی دوسری میقات کی محاذات سے احرام باندھا تو بھی جو دم واجب ہوا تھا وہ ساقط ہو جائے گا۔ لیکن اگر اس نے ایسا نہ کیا بلکہ جدہ یا میقات کے اندر کسی اور مقام یا کسی اور میقات کی محاذات سے احرام باندھ کر عمرہ یا حج کیا تو اس پر دم ادا کرنا لازم ہوگا۔ (مأخذہٗ تبویب: ۱۷۴۳/۶۷)[1]

اور دم واجب ہونے کا مطلب یہ ہے کہ ایک صحیح سالم دو دانت والا بکرا جس میں قربانی کی شرائط پائی جاتی ہوں، دم ادا کرنے کی نیت

(۱) فی غنیة الناسك: (ص ٦٠) من جاوز وقته غير محرم ثم احرام او لا فعليه العود الى وقت وان لم يعد فعليه دم۔

سے حدودِ حرم میں ذبح کرایا جائے یا گائے یا اونٹ میں ساتواں حصہ رکھا جائے، پھر ذبح کے بعد اس کا گوشت فقراء میں تقسیم کیا جائے، اس گوشت کو خود استعمال کرنا یا کسی مالدار کو کھلانا جائز نہیں ہے۔

احرام کی حالت میں غسل کرنا

احرام کی حالت میں ٹھنڈک حاصل کرنے یا تازگی حاصل کرنے یا گردوغبار دور کرنے کے لئے خالص پانی سے ٹھنڈا ہو یا گرم، غسل کرنا جائز ہے، لیکن جسم سے میل دور نہ کریں، کیونکہ یہ مکروہ ہے، لہٰذا بغیر خوشبو کا صابن بھی استعمال نہ کرنا چاہئے اور خوشبودار صابن تو احرام کی حالت میں استعمال کرنا ممنوع ہے۔ (عمدۃ الناسک بتصرف)

احرام میں ٹیشو پیپر کا استعمال

احرام کی حالت میں ناک صاف کرنے یا منہ صاف کرنے یا چہرہ کا پسینہ صاف کرنے کے لئے ٹشو پیپر استعمال کرنے کی گنجائش ہے اس کی وجہ سے کوئی دم وغیرہ واجب نہ ہوگا۔ (ماخذہ فتاوی دار العلوم کراچی)

حالتِ احرام میں ناک اور منہ پر کاغذ وغیرہ کا ماسک لگانے کا حکم

حالتِ احرام میں ماسک چہرہ پر لگانے سے بچنا چاہئے، کیونکہ اس کو لگانے سے ناک، منہ اور اس کے اردگرد کا حصہ چھپ جاتا ہے جس

سے عموماً چہرہ کا چوتھائی حصہ یا اس سے کچھ زیادہ حصہ چھپ جاتا ہے اور احرام کی حالت میں ماسک سے چہرہ کا اتنا حصہ چھپانا بھی ممنوع ہے، اور اس کی خلاف ورزی پر جزا لازم ہوگی۔

بیماری کے عذر سے ماسک لگانے کا حکم

اگر کوئی شخص کسی عذر مثلاً بیماری کی وجہ سے یا گرد وغبار سے بچنے کے لئے (کہ نہ بچنے کی صورت مین اس شخص کو بیماری میں مبتلا ہونے کا قوی اندیشہ ہو) ایسا ماسک لگالے جو چہرہ کے چوتھائی یا زیادہ حصہ کو ڈھانپ لے تو عذر کی وجہ سے ماسک پہننے میں ان شاء اللہ تعالیٰ گناہ تو نہیں ہوگا، لیکن اس کی جزا لازم ہوگی، جس میں یہ تفصیل ہے کہ:

(الف) ... ایک دن یا ایک رات یا اس کے بقدر پورا چہرہ یا چہرے کا چوتھائی حصہ ڈھانکے تو درجِ ذیل تین کاموں میں سے کوئی ایک کام کرنا واجب ہے:

۱ ... دم ادا کرے یعنی ایک صحیح سالم دو دانت والا بکرا یا بکری حدودِ حرم میں ذبح کرے۔

۲ ... یا چھ مساکین کو فی مسکین پونے دو کلو گندم یا اس کی قیمت صدقہ کرے۔

۳ … یا تین روزے مسلسل یا الگ الگ رکھے۔

(ب) … ایک دن یا ایک رات سے کم کم اور ایک گھنٹہ یا اس سے زیادہ ڈھانکنے کی صورت میں پونے دو کلو گندم یا اس کی قیمت صدقہ کرے یا ایک روزہ رکھے۔

(ج) … ایک گھنٹہ سے کم کم ڈھانکنے کی صورت میں ایک مٹھی گندم یا اس کی قیمت صدقہ کرے، یا ایک روزہ رکھے۔

بلا عذر ماسک لگانے کا حکم

واضح رہے کہ اگر کوئی شخص کسی معتبر شرعی عذر کے بغیر ماسک لگائے تو مذکورہ بالا تین صورتوں کا شرعی حکم حسبِ ذیل ہوگا:

(الف) … ایک دن یا ایک رات یا اس کے بقدر پورا چہرہ یا چہرہ کا چوتھائی حصہ ڈھانکے تو اس صورت میں دم ادا کرنا متعین ہے، ایسی صورت میں اس کو مذکورہ بالا تین اختیار نہیں ہوں گے۔

(ب) … ایک دن یا ایک رات سے کم کم اور ایک گھنٹہ یا اس سے زیادہ ڈھانکنے کی صورت میں پونے دو کلو گندم یا اس کی قیمت صدقہ کرے، اس صورت میں اسے صدقہ کی جگہ روزہ رکھنے کا اختیار نہیں ہوگا۔

(ج) … ایک گھنٹہ سے کم کم ڈھانکنے کی صورت مین ایک مٹھی گندم یا اس

کی قیمت صدقہ کرنا متعین ہے۔[1]

جوس اور کولڈ ڈرنک کا حکم

احرام کی حالت میں عام مشروبات، کولڈ ڈرنک اور جوس وغیرہ پینے میں کوئی حرج نہیں، کیونکہ ان میں وہ خوشبو نہیں جو ممنوع ہے۔ (فتویٰ)

خوشبودار تیل

حالتِ احرام میں خوشبودار تیل سر یا ڈاڑھی میں لگانا ممنوع ہے، اس کی وجہ سے جزا لازم ہوگی اور خالص زیتون اور تل کا تیل لگانا بھی منع ہے البتہ کوئی دوسرا بغیر خوشبو کا تیل لگانا جائز ہے۔ لیکن اگر تیل لگانے کی وجہ سے بال ٹوٹنے یا اکھڑ جانے کا اندیشہ ہو تو احتیاط کرنی چاہئے۔ (غنیۃ الناسک)

خوشبودار صابن

احرام کی حالت میں خوشبودار صابن استعمال کرنا منع ہے اگر کسی نے استعمال کرلیا تو اس کی جزاء میں یہ تفصیل ہے:

اگر خوشبودار صابن جسم کے اندر خوشبو مہکانے کی غرض سے

---

(۱) فی الدر المختار: (۵۵۷/۲) (وان طیب أو حلق) أو لبس (بعذر) خیر ان شاء (ذبح) فی الحرم (أو تصدق بثلاثة أصوع طعام علی ستة مساکین) أین شاء (أو صام ثلاثة أیام) ولو متفرقة.

وفی غنیة الناسك: (ص۲٦۲) وان وجب الصدقة علی التخییر ان شاء تصدق بما وجب علیه من نصف صاع او اقل علی مسکن او صام یوما (رد المحتار عن اللباب)۔

استعمال کیا خوہ پورے بدن پر استعمال کیا یا کسی ایک بڑے عضو کے تھوڑے حصہ پر یا کسی چھوٹے عضو پر جیسے ہتھیلیوں پر یا کلائی پر یا چہرہ پر تو دم واجب ہے۔

اگر خوشبودار صابن جسم میں خوشبو مہکانے کی نیت سے استعمال نہیں کیا بلکہ جسم سے یا جسم کے کسی عضو سے میل کچیل دور کرنے کے لئے استعمال کیا تو صدقہ فطر کے برابر صدقہ واجب ہے۔

بغیر خوشبو کا صابن احرام کی حالت میں استعمال کرنا جائز ہے لیکن احرام کی حالت میں جسم کا میل کچیل دور کرنے کے لئے ایسا صابن بھی استعمال نہ کرنا چاہیے۔ کیونکہ احرام کی حالت میں جسم کا میل کچیل دور کرنا منع ہے۔ (ماخذہٗ فتاویٰ دارالعلوم کراچی)

ملتزم، رکنِ یمانی اور حجرِ اسود کی خوشبو

حجرِ اسود اور رُکن یمانی پر اکثر خوشبو لگی ہوئی ہوتی ہے اس لئے جو خواتین و حضرات احرام کی حالت میں ہوں وہ حجرِ اسود کو نہ ہاتھ لگائیں اور نہ اس کا بوسہ لیں بلکہ استلام کا اشارہ کرنے پر اکتفاء کریں۔ اسی طرح رکنِ یمانی پر بھی ہاتھ نہ لگائیں، بغیر ہاتھ لگائے گزر جائیں۔ اور ملتزم سے بھی دور کھڑے ہو کر دعا کریں۔

اگر کسی نے احرام کی حالت میں حجرِ اسود کا بوسہ لیا یا رکنِ یمانی کے ہاتھ لگایا یا ملتزم سے چمٹ گیا جس کی وجہ سے منہ یا ہاتھ پر خوشبو لگ گئی تو زیادہ خوشبو لگنے میں دم واجب ہے اور معمولی خوشبو لگنے میں صدقۂ فطر (یعنی پونے دو کلو گندم یا اس کی قیمت کے برابر) صدقہ کرنا واجب ہے۔ (غنیۃ الناسک)

خوشبودار کھانے اور پیسٹ لگانے کا حکم

ایسا کھانا جن میں خوشبودار مصالحہ استعمال ہوا ہو یا زعفران شامل ہو مگر ان کو کھانے کے ساتھ پکالیا گیا ہو تو احرام کی حالت میں اس کا کھانا جائز ہے۔ (عمدۃ الناسک)

حالتِ احرام میں دانتوں کی صفائی کے لئے بغیر خوشبو والا ٹوتھ پیسٹ استعمال کرنا جائز ہے، البتہ خوشبودار ٹوتھ پیسٹ استعمال کرنا جائز نہیں اگر استعمال کرلیا تو پونے دو کلو گندم یا اس کی قیمت صدقہ کرنا واجب ہوگا۔ (ماخذہ فتویٰ ۱۶۵۵/۶)

بال ٹوٹنے کا مسئلہ

احرام کے بعد تقریباً ہر حاجی مرد و عورت کو بال ٹوٹنے کا مسئلہ پیش آتا ہے، اس لئے یہ مسئلہ خاص طور پر یاد رکھنا چاہیئے۔ یہاں اس کی

قدرے تفصیل لکھی جا رہی ہے۔

خود بخود بال ٹوٹنا

اگر سر یا ڈاڑھی یا جسم کے کسی بھی حصہ کے بال خود بخود ٹوٹیں اور گریں تو کچھ واجب نہیں۔ (عمدۃ الناسک)

وضو اور غسل سے بال گرنا

احرام کی حالت میں وضو و غسل احتیاط سے کریں جسم کو زیادہ نہ رگڑیں، سر اور ڈاڑھی کو زیادہ نہ ملیں، خلال بھی نہ کریں تاکہ بال نہ ٹوٹیں تاہم اگر وضو یا غسل کی وجہ سے سر یا ڈاڑھی کے بال ٹوٹ جائیں تو ایک یا دو بال ٹوٹنے میں کچھ واجب نہیں۔

o ... اگر تین بال گریں تو ایک مٹھی گندم یا اس کی قیمت صدقہ کرنا واجب ہے۔

o ... اگر تین بال سے زیادہ اور چوتھائی سر یا چوتھائی ڈاڑھی سے کم کم بال گرین تو پونے دو کلوم گندم یا اس کی قیمت صدقہ کرنا واجب ہے۔ (غنیۃ الناسک)

o ... اگر چوتھائی سر یا ڈاڑھی کے یا پورے سر یا پوری ڈاڑھی کے بال ٹوٹ جائیں یا کاٹ لئے جائیں تو دم واجب ہوگا۔ (عمدۃ الناسک)

کھجانے سے بال ٹوٹنا

اگر سر یا ڈاڑھی کو کھجانے یا ویسے ہی جان بوجھ کر ایک دو بال یا تین بال توڑیں تو ہر بال کے بدلہ روٹی کا ایک ٹکڑا یا اس کی قیمت صدقہ کرنا واجب ہے۔

اگر تین سے زیادہ اور چوتھائی سر یا ڈاڑھی کے بالوں سے کم کم بال ٹوٹیں یا کاٹیں تو پونے دو کلو گندم یا اس کی قیمت صدقہ کرنا واجب ہے۔

اگر چوتھائی سر یا ڈاڑھی کے بال توڑ لئے یا کتر لئے یا مونڈ لئے تو دم واجب ہے۔ (عمدۃ الناسک)

مونچھ کا مسئلہ

احرام کی حالت میں اگر کسی نے اپنی ساری مونچھ یا اس کا کچھ حصہ مونڈ لیا یا اس کو کتروا کر باریک کر لیا تو پونے دو کلو گندم یا اس کی قیمت صدقہ کرنا واجب ہے۔ (عمدۃ الناسک بتصرف)

ناخن کاٹنے کا حکم

اگر کسی نے احرام کی حالت میں ایک ہی جگہ بیٹھے بیٹھے چاروں طرف ہاتھ پاؤں کے ناخن کاٹے یا دونوں ہاتھ یا دونوں پاؤں کے ناخن کاٹے یا ایک ہاتھ یا ایک پاؤں کے ناخن کاٹے تو ان سب صورتوں میں

ایک دم واجب ہوگا (عمدۃ الناسک) باقی صورتوں کا حکم بڑی کتابوں میں دیکھیں یا معتبر علماء سے دریافت کریں، ان مین کافی تفصیل ہے۔

چشمہ لگانا، گھڑی اور انگوٹھی پہننا

احرام کی حالت میں گھڑی، انگوٹھی پہننا، چشمہ لگانا، چھتری استعمال کرنا، آئینہ دیکھنا، مسواک کرنا، دانت اکھاڑنا، ٹوٹے ہوئے ناخن کاٹنا درست ہے۔

احرام کی حالت میں مردوں کو دستانے پہننا جائز نہیں، لیکن خواتین کو دستانے پہننا جائز ہے مگر نہ پہننا اولیٰ ہے، اسی طرح خواتین کو زیورات پہننا جائز ہے مگر نہ پہننا اچھا ہے۔ (عمدۃ الناسک)

بلا خوشبو کا سرمہ لگانا اور زخمی اعضا پر پٹی باندھنا جائز ہے، لیکن زخمی سر اور چہرہ پر پٹی باندھنا درست نہیں، لیکن دوا لگانا جائز ہے۔

احرام میں تکیہ لگانا

احرام کی حالت میں سر یا رخسار تکیہ پر رکھنا، اپنا یا دوسرے کا ہاتھ، منہ یا ناک پر رکھنا جائز ہے۔ (معلم الحجاج)

احرام میں جیب لگانا یا بیلٹ استعمال کرنا

احرام کے تہبند میں روپیہ یا گھڑی وغیرہ رکھنے کے لئے جیب لگانا

جائز ہے۔ اور ضروری کاغذات کی حفاظت کے لئے بیلٹ یا پیٹی یا ہمیانی لنگی کے اوپر یا نیچے باندھنا جائز ہے، اور پیشاب کا قطرہ یا ہرنیا کی بیماری میں لنگوٹ یا پیمپر کس کر باندھنا جائز ہے، لیکن جانگیہ اور انڈر ویئر پہننا جائز نہیں۔ (عمدۃ الناسک)

موزے استعمال کرنا

حالتِ احرام میں مَردوں کو موزے پہننا جائز نہیں، اس سے بچنا لازم ہے البتہ سردی کی وجہ سے بغیر سلے ہوئے کپڑے مثلاً رومال وغیرہ سے پاؤں ڈھانکنا جائز ہے۔ عورتوں کو موزے پہننا جائز ہے مگر بچنا افضل ہے۔ (عمدۃ الناسک)

احرام میں سگریٹ پینے کا حکم

سوال … کیا احرام کی حالت میں سگریٹ پینا جائز ہے؟

جواب … جائز ہے کیونکہ سگریٹ نوشی اِحرام کے خلاف نہیں، لیکن بذاتِ خود سگریٹ پینا فاسق لوگوں کے ساتھ مشابہت کی وجہ سے مکروہ ہے اور پینے کے بعد منہ کو صاف رکھنا بھی ضروری ہے تا کہ دوسروں کو اس کی بدبو سے تکلیف نہ ہو، نیز منہ یا کپڑوں میں بدبو کے ہوتے ہوئے مسجد میں داخل ہونا بھی جائز نہیں۔ (فتویٰ نمبر ۳۴/۱۲۸۹)

حالتِ احرام میں چھتری پہننے کا حکم

سوال ... کیا دورانِ طواف عمرہ اور حج کے اِحرام میں دھوپ اور گرمی سے بچنے کے لئے سر پر چھتری پہن سکتے ہیں وہ چھتری جو کہ ربڑ اور لاسٹک والی ہوتی ہے اور چھتری سر سے دس انچ اوپر ہوتی ہے؟

جواب ... اگر یہ چھتری ٹوپی کی طرح سر سے لگی نہیں ہوتی بلکہ سر سے اوپر کچھ فاصلہ پر ہوتی ہے جیسا کہ سوال میں ہے تو حالتِ احرام میں ایسی چھتری پہننا جائز ہے،[1] بشرطیکہ اس چھتری کی لاسٹک اتنی چوڑی نہ ہو جو سر کے چوتھائی حصے کو گھیر لے، ورنہ اس کو پہننا ناجائز ہوگا۔ (فتویٰ نمبر ۹۶/۱۸۰۵)

احرام کی حالت میں ماہواری روکنے کی دوا کھانے کا حکم

اگر کسی خاتون کو خطرہ ہو کہ ایامِ حج میں اس کو ماہواری آجائے گی جس کی وجہ سے اس کے لئے طوافِ زیارت کرنا ممکن نہیں ہوگا تو ماہواری روکنے کے لئے دوائی کا استعمال جائز ہے بشرطیکہ صحت کے لئے مضر نہ ہو۔ پھر اگر دوائی استعمال کرنے کے نتیجہ میں اس کی ماہواری رُک گئی تو وہ عورت شرعاً پاک سمجھی جائے گی۔ (فتویٰ دار العلوم کراچی)

---

(۱) الدر المختار (۲/۴۹۰) فيجوز.... (والاستظلال ببيت ومحمل لم يصب رأسه أو وجهه فلو أصاب أحدهما كره) كما مر... زيلعي لعدم التغطية واللبس

سفر کے دوران نماز پڑھنا

سفر کے دوران کسی نماز کا وقت ہو جائے تو جہاز ہی میں وضو کر کے کھڑے ہو کر قبلہ رخ نماز ادا کریں کیونکہ ہوائی جہاز میں نماز ہو جاتی ہے۔ اور ہوائی جہاز والے یہ انتظام کر دیتے ہیں، اگر وہ نہ کریں تب بھی آپ وقت پر نماز ادا کرنے کی کوشش کریں اور نماز قضا نہ ہونے دیں۔ سیٹ پر بیٹھ کر اور قبلہ کی طرف رخ کئے بغیر نماز ادا کرنا جائز نہیں ہے، اگر مجبوری میں یا غلطی سے اس طرح کوئی نماز پڑھ لی ہو تو اس کو وقت کے اندر لوٹانا اور وقت گزرنے کے بعد اس کی قضا پڑھنا واجب ہے۔ (درمختار)

حج یا عمرہ سے فارغ ہو کر چند بال کترنے کا حکم

مروہ پر یا اس کے قریب جو لوگ قینچی لئے کھڑے رہتے ہیں، بعض حضرات اُن سے سر کے چند بال کتروا کر سمجھتے ہیں کہ احرام کھل گیا یہ غلط ہے، حنفی محرم کے حلال ہونے کے لئے سر کے چند بال کتروانا ہرگز کافی نہیں، اگر کسی نے اس طرح چند بال کتروا کر سلے ہوئے کپڑے پہن لئے اور پورے ایک دن یا ایک رات یا اس سے زیادہ پہنے رہا تو اس پر دم واجب ہو جائے گا، کیوں کہ احرام کھلنے کے لئے کم از کم چوتھائی سر کے بال منڈوانا یا ایک انگلی کے پورے کے برابر کترنا واجب ہے اور تمام سر کے بال منڈوانا یا کتروانا سنت ہے۔ (معلم الحجاج)

ضروری تنبیہ

خواتین وحضرات اس بات کو یادرکھیں کہ وہ سر کے بال کترنے یا منڈوانے سے پہلے مونچھیں، ناخن، بغل کے بال اور جسم کے دوسرے بال وغیرہ ہرگز نہ کاٹیں، ورنہ جرمانہ واجب ہوگا، اگر ایسی غلطی ہوجائے تو کسی معتبر مفتی سے مسئلہ معلوم کریں۔

حج سے پہلے اور بعد، متعدد عمرہ کرنا

عمرہ کا کوئی وقت مقرر نہیں، سال میں صرف پانچ دن ہیں جن میں حج ہوتا ہے یعنی ۹/ذی الحجہ سے لے کر ۱۳/ذی الحجہ تک ان دنوں میں عمرہ کرنا مکروہ تحریمی ہے یعنی ناجائز ہے، ان پانچ دنوں کے علاوہ سال بھر میں جب چاہیں عمرہ کرسکتے ہیں، لہٰذا رمضان المبارک کے بعد ۹/ذی الحجہ سے پہلے پہلے جب چاہیں اور جتنے چاہیں عمرہ کرسکتے ہیں۔ اور حج کے بعد بھی عمرے کرسکتے ہیں، جولوگ حج سے پہلے عمرہ کرنے سے منع کرتے ہیں اُن کا منع کرنا درست نہیں ہے۔ (ملاحظہ ہو حاشیہ مناسک ملا علی قاری ص ۱۹۳)

عمرہ افضل ہے یا طواف؟

اگر عمرہ کرنے میں طواف سے زیادہ وقت لگے تو عمرہ، طواف سے افضل ہے، اور اگر دونوں میں برابر وقت لگے تو بعض کے نزدیک عمرہ

طواف سے افضل ہے، اور بعض کے نزدیک طواف عمرہ سے بہتر ہے۔ (حیات القلوب) تاہم کثرت سے عمرہ کرنا مکروہ نہیں بلکہ مستحب ہے۔ (معلم الحجاج)

اور طواف کرنا بھی اعلیٰ عبادت ہے دونوں عبادتیں حسبِ استطاعت انجام دینی چاہئیں یہ زندگی کا سنہری موقعہ ہے پھر شاید ملے یا نہ ملے اس لئے اس موقعہ سے خوب فائدہ اٹھائیں، اور گناہوں سے بھی بیحد بچیں۔

حرم میں خواتین تنہا جاسکتی ہیں

حرم میں خواتین اپنی رہائشگاہ سے طواف کے لئے تنہا آسکتی ہیں۔ اس صورت میں اُن کے ساتھ محرم کا ہونا ضروری نہیں۔

ویل چیئر پر طواف وسعی کرانے والے کا حکم

اگر کوئی شخص کسی دوسرے شخص کو ویل چیئر پر طواف اور سعی کرا رہا ہو تو ویل چیئر چلانے والا بھی اگر طواف وسعی سے پہلے اپنے طواف وسعی کی بھی نیت کرلے تو اس کا طواف اور سعی بھی ادا ہوجائیں گے۔ (عمدۃ الناسک)

بلا عذر سواری پر طواف کرنے کا حکم

بلا عذر سوار ہوکر طواف کرنا جائز نہیں، اور بغیر عذر کے سوار ہوکر

طواف کرنے کی صورت میں اعادہ لازم ہوگا، البتہ عذر کی بناء پر سوار ہوکر طواف کرنا جائز ہے۔ (عمدۃ الناسک)

حجرِ اسود سے طواف شروع کرنا

طواف حجرِ اسود سے شروع کرنا سنّت ہے، اس کے بعد اپنے دائیں جانب بیت اللہ کے دروازہ کی طرف سیدھے چلیں، نگاہ کے سامنے رکھیں دائیں، بائیں نہ دیکھیں بالخصوص خانۂ کعبہ کی طرف نہ چہرہ کریں اور نہ سینہ کریں، کیونکہ یہ ناجائز ہے، اس لئے بہت احتیاط کریں۔

مسئلہ ... اگر کسی نے غلطی سے حجرِ اسود کی بائیں طرف طواف کرلیا یعنی الٹا طواف کرلیا یا طواف کرنے میں خانۂ کعبہ کی طرف چہرہ یا پیٹھ کرلی اور اس طرح پورا طواف کرلیا تو جب تک مکہ معظّمہ میں ہے ایسے طواف کو لوٹا لے، اور اگر وطن واپس آ گیا اور طواف نہیں لوٹایا تو دم واجب ہے۔ (مأخذۂ عمدۃ الناسک)

طواف میں استلام کرنے کا حکم

طواف خواہ کسی قسم کا ہو، پہلے چکر کے شروع میں اور ساتویں چکر کے ختم پر حجرِ اسود کا استلام کرنا بالاتفاق سنتِ مؤکدہ ہے، اور درمیان کے چکروں میں استلام کرنا مستحب ہے، اس لئے اگر بھول کر یا کسی عذر سے رہ

جائے تو کچھ حرج نہیں۔(عمدۃ الناسک بتصرف)

استلام میں چاندی کے حلقہ سے بچنا

حجرِ اسود کا استلام کرتے وقت، ہاتھ لگانے اور بوسہ دینے میں یہ دھیان رکھیں کہ حجرِ اسود کے اردگرد جو گول چاندی کا حلقہ چڑھا ہوا ہے، اس کو ہاتھ نہ لگے اور نہ اس کو بوسہ دے، کیونکہ ایسا کرنے سے چاندی کا استعمال کرنا پایا جائے گا جو کہ ممنوع ہے۔(عمدۃ الناسک)

مسئلہ ... اکثر حجرِ اسود اور رکنِ یمانی پر خوشبو لگی ہوئی ہوتی ہے اس لئے اِحرام کی حالت میں استلام کے وقت حجرِ اسود پر منہ، نہ رکھنا چاہئے، کیونکہ اِحرام کی حالت میں خوشبو سے بچنے کا حکم ہے، کسی اور چیز سے استلام کرلے یا پھر دوسر سے استلام کا اشارہ کرلے، اسی طرح رکنِ یمانی کے ہاتھ نہ لگائے، بغیر ہاتھ لگائے گزر جائے۔(عمدۃ الناسک)

طواف کے چکروں میں شبہ ہوجانا

اگر کوئی شخص بھول کر یا ساتویں چکر کے شبہ میں طواف کا آٹھواں چکر بھی کرلے تو کچھ حرج نہیں، طواف درست ہے، اور اگر کوئی جان بوجھ کر آٹھواں چکر بھی کرلے تو اس کو چھ چکر اور ملا کر سات چکر پورے کرنے واجب ہیں، اور اس طرح یہ دو طواف ہوجائیں گے۔(عمدۃ الناسک)

طواف کے دوران وضوٹوٹنا وغیرہ

طواف کے دوران اگر وضوٹوٹ جائے تو طواف چھوڑ کر وضو کریں یا جماعت کھڑی ہوجائے تو نماز ادا کریں، اس کے بعد جہاں سے طواف چھوڑا تھا وہیں سے باقی طواف پورا کریں البتہ بلاعذر درمیان سے طواف چھوڑ کر جانا مکروہ ہے، اگر ایسا ہوجائے تو طواف کو لوٹانا مستحب ہے۔ (عمدۃ الناسک)

بغیر طہارت طواف کرنے کا حکم

نفلی طواف طوافِ قدوم اور طوافِ وداع بغیر وضو کرنے پر ہر چکر کے عوض صدقۂ فطر کے برابر گندم دینا واجب ہے، لیکن اگر کوئی وضو کر کے ان کو لوٹالے تو صدقہ دینا ساقط ہوجاتا ہے، اور اس میں دم واجب نہیں۔ (عمدۃ الناسک)

مذکورہ تینوں طواف جنابت یا حیض یا نفاس کی حالت میں اگر کوئی کرلے یا طوافِ زیارت بے وضو کرلے تو دم واجب ہے۔ اور اگر غسل کر کے ان کو لوٹالے تو دم ساقط ہوجاتا ہے، اور غسل کر کے لوٹانا واجب ہے۔ (عمدۃ الناسک)

طوافِ زیارت اگر کوئی جنابت یا حیض یا نفاس کی حالت میں

کر لے تو ایک گائے یا ایک اونٹ دینا واجب ہے، یہ حکم اس وقت بھی ہے جب طواف کا اکثر حصہ جیسے چار چکر اس ناپاکی کی حالت میں کرے اور اگر تین یا تین سے کم چکر اس حالت میں کیئے تو دم واجب ہے۔ اور پاک ہو کر ان چکروں کو لوٹانے سے دم ساقط ہو جاتا ہے۔ (عمدۃ الناسک)

دم اور بُدنہ ادا کرنے کا طریقہ

ذکر کردہ مسائل میں اور حج وعمرہ کے دیگر مسائل میں جہاں جہاں دم واجب ہوتا ہے یا پوری گائے یا اونٹ دینا واجب ہوتا ہے، اس کے ادا کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ دم میں ایک صحیح سالم درمیانہ درجہ کا دو دانت کا ایک بکرا یا ایک بکری یا دو دانت کا صحیح وسالم ایک اونٹ یا ایک گائے میں ایک حصہ دم ادا کرنے کی نیت سے رکھا جائے اور جس صورت میں پورا اونٹ یا پوری گائے واجب ہو اسکو حدودِ حرم میں کسی جگہ دم اور بُدنہ ادا کرنے کی نیت سے ذبح کیا جائے، ذبح کے بعد ان کا گوشت غرباء وفقراء اور مساکین پر صدقہ کرنا واجب ہے اس میں سے خود کھانا یا مالداروں کو کھلانا جائز نہیں، واضح رہے دم اور بدنہ حدودِ حرم میں ذبح کرنا واجب ہے، حدودِ حرم سے باہر یا اپنے وطن میں ادا کرنا جائز نہیں۔ (عمدۃ الناسک) البتہ جن صورتوں میں صدقہ واجب ہوتا ہے، اس کو حدودِ حرم میں ادا کرنا

ضروری نہیں یہ صدقہ اپنے وطن میں بھی دیا جا سکتا ہے۔(غنیۃ الناسک)

طواف کے دوران بیٹھنے، آرام کرنے کا حکم

طواف کے چکروں میں اصل یہ ہے کہ پے در پے کئے جائیں؟ بغیر کسی عذر کے وقفہ نہ کیا جائے، تاہم اگر کوئی ضرورت ہو مثلاً بیماری یا شدید تھکاوٹ یا کسی تکلیف کی بناء پر کچھ دیر بیٹھ گئے یا کچھ کھا پی لیا یا کسی ضرورت مثلاً قضاءِ حاجت وغیرہ کے لئے باہر چلے گئے تو اس کی گنجائش ہے اس صورت میں طواف ازسرِنو کرنا مستحب ہے، اگر کوئی ازسرِنو طواف نہ کرے بلکہ باقی طواف ہی پورا کرلے تو بھی کوئی جزاء واجب نہیں، طواف درست ہے۔(عمدۃ الناسک)

بیمار آدمی سواری پر سعی کر سکتا ہے

اگر کوئی شخص بیمار ہو اور وہ پیدل چل کر سعی کرنے کی ہمت وطاقت نہ رکھتا ہو تو وہ کسی سواری پر سوار ہو کر بھی سعی کر سکتا ہے۔اور اس کی وجہ سے کوئی دَم وغیرہ لازم نہ ہوگا، نیز بوقتِ ضرورت سعی کے دوران آرام کرنے کی بھی گنجائش ہے۔(عمدۃ الناسک)

بغیر طہارت سعی کرنے کا حکم

سعی خواہ عمرہ کی ہو یا حج کی باوضو کرنا مستحب ہے اور جنابت، حیض

اور نفاس سے پاک ہونا بھی سنت ہے، جسم اور کپڑوں کا ظاہری ناپاکی سے پاک ہونا بھی مستحب ہے، جہاں تک ہوسکے پاکی کی حالت میں باوضو سعی کرنی چاہئے لیکن اگر کسی نے بے وضو سعی کرلی یا جنابت کی حالت میں یا حیض ونفاس کی حالت میں سعی کرلی تو سعی ادا ہو جائے گی اور کوئی دم واجب نہ ہوگا، ہاں بلا عذر ایسا کرنا خلافِ سنت اور خلافِ مستحب ہے۔ (عمدۃ الناسک)

سعی کے چکر کم، زیادہ ہونے کا حکم

اگر پوری سعی یا سعی کے اکثر چکروں کو بلا عذر ترک کیا یا سعی کو بلا عذر سوار ہوکر کیا تو دم واجب ہوگا، لیکن اگر پھر پیدل اعادہ کرلیا تو دم ساقط ہو جائے گا۔ اور اگر سعی کو سواری پر عذر کی وجہ سے کیا تو کچھ لازم نہیں۔

اور اگر سعی کے ایک یا دو یا تین چکر چھوڑے تو ہر چکر کے بدلے ایک کامل صدقہ دینا ہوگا۔ لیکن اگر یہ چکر ادا کرلے خواہ کافی عرصہ گزرنے کے بعد کرے تو صدقہ ساقط ہو جائے گا، لیکن بلا عذر تاخیر کرنا مکروہ ہے۔ (مأخذہٗ زبدۃ المناسک مع عمدۃ الناسک ص ۳۸۰)

سعی کے چکروں میں شک ہونا

دورانِ سعی، اگر سعی کے چکروں میں شک ہو جائے تو کم کو یقینی سمجھ کر باقی چکر پورے کریں، مثلاً شک ہو جائے کہ پانچ چکر ہوئے ہیں یا

چھ تو پانچ سمجھ کر دو چکر اور کریں۔ (عمدۃ الناسک)

سعی کے دوران نماز شروع ہونا

سعی کے دوران نماز شروع ہو جائے یا وضو ٹوٹ جائے یا نمازِ جنازہ ہونے لگے تو سعی چھوڑ کر نماز وغیرہ شروع کر دیں، اور فارغ ہو کر جہاں سے سعی چھوڑی تھی، وہیں سے باقی سعی پوری کریں، اور اگر بلا عذر سعی کو درمیان سے چھوڑ دیں تو سعی کو لوٹانا مستحب ہے۔ (عمدۃ الناسک)

حج یا عمرہ کا سعی تاخیر سے کرنے کا حکم

اگر حج کی سعی طوافِ زیارت کے بعد نہ کر سکا اگرچہ بغیر عذر کے تاخیر کی ہو اور ایامِ نحر بھی گزر گئے، اگرچہ کئی مہینے بلکہ کئی سالوں کی تاخیر ہو گئی تو کچھ لازم نہ ہوگا، اگر بغیر عذر کے تاخیر کی ہو تو مکروہ ہے، ایسا ہی عمرہ کی سعی کا حکم ہے۔ (مأخذہٗ زبدۃ المناسک مع عمدۃ الناسک ص ۳۸۰)

حج کے خاص مسائل

۸/ذی الحجہ کی رات کو منیٰ جانے کا حکم

اگر کوئی حاجی ۸/ذی الحجہ کو طلوع آفتاب سے پہلے (خواہ فجر کے بعد یا فجر سے بھی پہلے) منیٰ چلا جائے تو بھی جائز ہے مگر خلافِ اولیٰ ہے

(ھندیہ) لہٰذا معلم کے انتظام سے مجبور ہو کر طلوع آفتاب سے پہلے منیٰ جانے میں کچھ مضائقہ نہیں ہے۔

منیٰ میں پانچ نمازیں ظہر، عصر، مغرب، عشاء اور ۹ ر ذی الحجہ کی فجر کی نماز ادا کرنا مسنون ہے اور رات کو منیٰ میں رہنا سنت ہے، اگر رات کو مکہ مکرمہ رہیں یا مکہ مکرمہ سے سیدھے عرفات چلے جائیں تو مکروہ ہے، بلا عذر ایسا کرنے سے بچنا چاہئے۔ (عمدہ بتصرف)

بعض حاجیوں کا مُزدَلِفہ میں قیام

آج کل حاجیوں کی کثرت کی وجہ سے ان کے کچھ خیمے مزدلفہ کی حدود میں بھی لگائے جاتے ہیں اور کافی حجاج بجائے منیٰ کے مزدلفہ میں قیام کرتے ہیں تو مجبوری میں اس کی گنجائش ہے گو یہ سنت کے خلاف ہے لیکن اس میں کوئی جزا واجب نہیں اور اگر کوئی مذکورہ پانچ نمازیں منیٰ کی حدود مین ادا کر سکے تو اچھا ہے ورنہ مزدلفہ ہی میں یہ نمازیں ادا کر لیں۔
(فتویٰ دار العلوم کراچی)

عرفات کی روانگی

فجر کی نماز منیٰ میں پڑھیں، تکبیر تشریق کہیں، اور لبیک کہیں اور ناشتہ وغیرہ سے فارغ ہو کر عرفات جانے کی تیاری کریں اور پھر سکون

واطمینان سے عرفات کی طرف روانہ ہوں اور راستہ میں یہی اوپر والے اذکار، استغفار، دورد شریف اور دعا کرتے رہیں مگر تلبیہ زیادہ کہیں۔

عرفات میں رات کو جانے کا حکم

اگر کوئی حاجی منیٰ میں صبح صادق ہونے سے پہلے یا نمازِ فجر سے پہلے یا سورج نکلنے سے پہلے عرفات جائے تو بھی جائز ہے لیکن ایسا کرنا برا ہے۔ (حیات القلوب) تاہم معلّم کی سواری کے انتظام سے مجبور ہو کر جلدی جانا پڑے تو گنجائش معلوم ہوتی ہے۔ (عمدۃ الناسک بتصرف)

میدانِ عرفات میں زوال کے بعد پہنچنا افضل ہے، لیکن اگر پہلے پہنچ جائیں تو بھی کوئی گناہ نہیں، اور زوال سے پہلے تمام ضروریات، کھانے پینے سے فارغ ہو جائیں اور کچھ دیر آرام کریں، پھر زوال سے کچھ پہلے غسل کریں یا وضو کریں لیکن غسل کرنا افضل ہے۔ (حیات القلوب وعمدۃ الناسک بتصرف)

وقوفِ عرفات کا وقت اور طریقہ

''وقوفِ عرفات'' کا وقت زوال کے بعد سے صبح صادق تک ہے، اس لئے زوال ہوتے ہی وقوف شروع کر دیں۔ یاد رکھیں! یہ بہت ہی خاص جگہ اور خاص وقت ہے، اس سے بہتر وقت زندگی میں نہیں ملے

گا، اس کا ایک لمحہ بھی ضائع نہ ہونے دیں، گرمی ہو یا سردی سب برداشت کر جائیں اور شام تک لبیک کہنے، توبہ واستغفار کرنے، چوتھا کلمہ پڑھنے الحاح وزاری اور گڑگڑا کر دعا کرنے میں گزاریں، اور تلبیہ ہر بار درمیانی آواز سے کہیں اور اذکار دعائیں بھی ہلکی آواز سے کریں، یہی افضل ہے۔ اور وقوف کھڑے ہو کر کرنا مستحب ہے، اور بیٹھ کر بھی جائز ہے۔ (عمدة الناسک وحیات القلوب)

ظہر کی نماز ظہر کے وقت میں اذان واقامت کے ساتھ باجماعت ادا کریں، اور عصر کی نماز عصر کے وقت مین اذان واقامت کے ساتھ باجماعت ادا کریں۔ (معلم الحجاج وعمدة الناسک)

مسجدِ نمرہ جانے کا حکم

بعض حنفی حجاج مسجدِ نمرہ میں حاضری کا بہت اہتمام کرتے ہیں، تاکہ مسجد نمرہ کی فضیلت حاصل کریں اور امام کی اقتداء میں ظہر اور عصر کی نماز ملا کر پڑھیں، اس کے بارے میں عرض ہے کہ اول تو حنفی مذہب میں ظہر اور عصر کی نماز جمع کرنا واجب نہیں، سنت یا مستحب ہے، دوسرے اس جمع کرنے کی چند شرطیں ہیں جو عموماً نہیں ہوتیں، مثلاً ایک شرط یہ ہے کہ امام المسلمین یا اس کے نائب کی اقتداء میں ظہر اور عصر کی نمازیں ملا کر ادا کی

جائیں اور یہاں مسجدِ نمرہ میں امام المسلمین یا اس کا نائب تو ہوتا ہے لیکن عموماً یہ مقیم (۱) ہونے کے باوجود ان نمازوں میں قصر کرتا ہے اور مقیم امام کو قصر کرنے سے جمہور کے نزدیک یہ نمازیں صحیح نہیں ہوتیں، اس لئے اپنے اپنے خیموں میں دونوں نمازیں اپنے اپنے وقت پر ادا کرنی چاہئیں۔

مزدلفہ میں مغرب اور عشاء کی نماز ملانا

مزدلفہ میں پہنچ کر مغرب اور عشاء دونوں نمازیں ملا کر عشاء کے وقت میں ادا کریں، دونوں نمازوں کے لئے ایک اذان اور ایک اقامت کہیں، جس کی تفصیل یہ ہے کہ جب عشاء کا وقت ہو جائے تو اذان دیں پھر اقامت کہیں پھر ادا کی نیت سے باجماعت مغرب کے تین فرض پڑھیں، سلام پھیر کر تکبیرِ تشریق اور لبیک کہیں اس کے بعد بغیر اقامت کہے فوراً عشاء کے فرض باجماعت پڑھیں اور سلام پھیر کر تکبیرِ تشریق اور لبیک کہیں، مسافر ہوں تو عشاء کے دو فرض اور مقیم ہوں تو چار فرض ادا کریں، اس کے بعد مغرب کی دو سنت پھر عشاء کی دو سنت اور تین وتر ادا کریں، نفل پڑھنے کا اختیار ہے، مگر ان دو فرضوں کے درمیان سنت اور نفل نہ پڑھیں، اور یہ دونوں فرض ملا کر پڑھنے واجب ہیں، خواہ باجماعت

---

(۱) لیکن اگر یہ مسافر ہو تو پھر یہ حکم نہیں۔ ایسی صورت میں ایسے امام کی اقتداء میں یہ نمازیں ملا کر ادا کرنا درست ہے۔

پڑھیں یا علیحدہ، کیونکہ ان کو با جماعت پڑھنا شرط نہیں ہے ہاں با جماعت ادا کرنا سنتِ مؤکدہ ہے۔ (غنیۃ الناسک)

اگر کسی نے مغرب کی نماز عرفات میں یا راستہ میں پڑھ لی تو مزدلفہ پہنچ کر اس کو دوبارہ پڑھنا واجب ہے۔ (حیات القلوب)

مسئلہ ... اگر کوئی حاجی صاحب عشاء کے وقت سے پہلے مزدلفہ پہنچ گئے تو ابھی مغرب کی نماز نہ پڑھیں، عشاء کے وقت کا انتظار کریں اور عشاء کے وقت میں دونوں نمازوں کو جمع کریں۔ (عمدۃ الناسک)

مسئلہ ... اگر عرفات سے مزدلفہ آتے ہوئے راستہ میں خطرہ ہو کہ مزدلفہ میں پہنچنے تک فجر ہو جائے گی تو پھر راستہ میں مغرب اور عشاء کی نماز پڑھیں۔ (حیات القلوب)

مزدلفہ سے ۷۰ کنکریاں چننا

مزدلفہ سے رات ہی کو فی آدمی ۷۰ کنکریاں چھوٹے یا بڑے چنے کے برابر چن لیں تا کہ منیٰ میں مارنے کے کام آئیں اور یہ ستر کنکریاں یہاں سے چننا بلا کراہت جائز ہے۔ (غنیۃ الناسک) اور ان کنکریوں کو دھو کر مارنا مستحب ہے، اور صرف سات کنکریاں جمرۃ العقبہ کی رمی کے لئے یہاں سے اٹھانا مستحب ہے۔ (احکام حج)

مسئلہ … بڑے پتھر کو توڑ کر چھوٹی کنکریاں بنانا مکروہ ہے۔ (معلم الحجاج)
لہٰذا ایسا کرنے سے پرہیز کریں۔

وقوفِ مزدلفہ کا وقت

جب صبح صادق ہو جائے تو اندھیرے ہی میں اذان دیں، فجر کی سنتیں پڑھیں اور پھر فجر کے فرض باجماعت ادا کریں۔

صبح صادق ہوتے ہی وقوفِ مزدلفہ شروع ہو جائے گا، اور یہ واجب ہے جس کا وقت طلوعِ فجر سے طلوعِ آفتاب تک ہے، اگر کوئی شخص فجر کے بعد ایک لمحہ بھی جان کر یا بھول کر یہاں ٹھہر جائے تو اس کا یہ وقوف ادا ہو جائے گا البتہ صبح کی روشنی خوب پھیلنے تک وقوف کرنا سنتِ مؤکدہ ہے۔ (عمدۃ المناسک)

عورتوں بوڑھوں پر وقوفِ مزدلفہ واجب نہیں

اگر مزدلفہ کے وقوف کے وقتِ مذکور میں کسی شخص نے بلا عذر کے ذرا دیر بھی یہ وقوف نہ کیا، اور رات ہی کو صبحِ صادق سے پہلے مزدلفہ سے چلا گیا تو اس پر دم واجب ہوگا، البتہ عورتیں، بچے، بوڑھے کمزور اور بیمار لوگ اگر رات ہی مزدلفہ سے منیٰ چلے جائیں تو کچھ حرج نہیں، جائز ہے، ان پر کوئی دم واجب نہیں۔ (حیات القلوب)

وقوفِ مزدلفہ کا طریقہ

وقوفِ مزدلفہ کا مستحب طریقہ یہ ہے کہ نمازِ فجر ادا کر کے قبلہ رخ ہو جائیں اور سُبْحَانَ اللّٰہِ، اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ، اَللّٰہُ اَکْبَرُ، لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ اور چوتھا کلمہ پڑھیں اور درود شریف پڑھیں اور کثرت سے تلبیہ کہیں اور دعا کے لئے دونوں ہاتھ پھیلائیں، ہتھیلیوں کا رخ آسمان کی طرف کریں پھر دنیا و آخرت کی بھلائیاں اپنے اور اپنے اہل و عیال والدین مشائخ، اقارب اور تمام مسلمانوں کے لئے مانگیں۔ یاد رکھیں یہ وقت دعا کی قبولیت کا خاص وقت ہے۔ (حیات القلوب) لہٰذا برابر ذکر و دعا اور تلبیہ میں مشغول رہیں یہاں تک کہ فجر کی روشنی خوب پھیل جائے اور جب سورج نکلنے کے قریب ہو جائے اس وقت مزدلفہ سے منیٰ روانہ ہو جائیں، اس کے بعد تاخیر کرنا خلافِ سنت ہے، لیکن ایسا کرنے سے دم وغیرہ کچھ لازم نہیں ہوتا۔ (حیات القلوب)

تینوں دن رمی خود کریں

مرد، عورت، بیمار و ضعیف سب خود جا کر اپنے ہاتھ سے رمی کریں کسی دوسرے کو نائب بنا کر رمی کرنا بلا عذرِ شرعی جائز نہیں، آکل اس مسئلہ میں بہت غفلت پائی جاتی ہے، معمولی معمولی عذر میں حجاج دوسروں کے

ذریعہ اپنی رمی کروالیتے ہیں۔ خصوصاً خواتین کی کنکریاں اکثر ان کے محرم مردان کی طرف سے بلا عذرِ شرعی مار آتے ہیں، یہ بالکل جائز نہیں ایسا کرنے سے ان پر دم واجب ہو جاتا ہے، اس لئے خواتین وحضرات یہ سنگین غلطی نہ کریں، اور بلا عذرِ شرعی اپنا واجب ترک کر کے گناہگار نہ ہوں اور اپنے حج کو ناقص نہ کریں۔

ہاں عذرِ شرعی میں کسی دوسرے کو حکم دے کر اور اپنا نائب بنا کر رمی کرانا جائز ہے اور شرعی عذر یہ ہے:

دوسرے سے رمی کرانے کا معتبر عذر

(۱) … وہ مرد یا عورت جس کی طرف سے دوسرے شخص کو کنکری مارنا درست ہوتا ہے یہ ہے کہ وہ اتنا بیمار یا کمزور ہو چکا ہو کہ اب وہ کھڑے ہو کر نماز نہیں پڑھ سکتا بلکہ بیٹھ کر نماز ادا کرتا ہے۔

(۲) … یا جمرات تک سوار ہو کر جانے میں بھی سخت تکلیف یا مرض بڑھ جانے کا قوی اندیشہ ہے۔

(۳) … یا پیدل چلنے کی قدرت نہیں اور جمرات تک جانے کے لئے سواری نہیں ملتی تو —— ایسا شخص شرعاً معذور ہے۔ وہ دوسرے کو نائب بنا کر اس سے اپنی رمی کرا سکتا ہے۔ (احکامِ حج)

دوبارہ تاکید

خواتین وحضرات کو پھر تاکید کی جاتی ہے کہ وہ مسئلہ بالا کو اچھی طرح یاد رکھیں اور اس کے مطابق عمل کریں، دیگر حجاج کی باتوں میں ہرگز نہ آئیں، اور شرعی عذر کے بغیر کوئی کسی کی طرف سے کنکری نہ مارے۔

رمی کے لئے معذور شخص کا دوسرے کو حکم دینا ضروری ہے

مذکورہ مسئلہ میں ایک ضروری بات یہ بھی یاد رکھیں کہ جو مرد یا عورت خود جاکر کنکری مارنے سے شرعاً معذور ہو اس کا کسی دوسرے سے اپنی رمی کرانے کے معتبر ہونے کے لئے یہ بھی ضروری ہے کہ وہ خود کسی دوسرے کو اپنی کنکری مارنے کا حکم دے، یعنی دوسرے سے یوں کہے کہ آپ جاکر میری بھی کنکری ماریں! اگر اس نے کسی کو حکم نہ دیا اور کسی ہمراہی نے یا شوہر یا محرم نے اس کے حکم کے بغیر خود اس کی طرف سے کنکریاں ماریں تو وہ معتبر نہ ہوگی اگر وقت باقی ہو تو کہہ کر اپنی رمی دوبارہ کرائیں ورنہ دم واجب ہوگا۔ (عمدۃ الناسک بتصرف کثیر)

رمی ترک کرنے کا حکم

اگر دسویں تاریخ کی رمی چھوڑی یا تینوں جمرات کی ایک دن کی یا دو دن کی رمی چھوڑی یا سب دنوں کی چھوڑی تو ان سب صورتوں میں

ایک ہی دم دینا ہوگا، اسی طرح اگر ایک دن کی اکثر کنکریاں چھوڑ دیں، مثلاً دسویں کے دن کی رمی سے چار کنکریاں چھوڑ دیں یا دوسرے دنوں میں سے کسی دن کی رمی سے گیارہ کنکریاں چھوڑ دیں تو اس صورت میں بھی ایک دم دینا ہوگا۔

اور اگر ایک دن کی رمی سے تھوڑی کنکریاں چھوڑیں، مثلاً دسویں کے دن کی رمی میں تین یا اس سے کم کنکریاں چھوڑیں یا دوسرے دنوں میں سے کسی دن کی رمی میں دس یا اس سے کم کنکریاں چھوڑیں تو ہر کنکری کے بدلے صدقہ کامل دینا واجب ہے۔ (مأخذہ زبدۃ المناسک مع عمدۃ المناسک ص۳۸۰) دم کی وضاحت ''بلا احرام مکہ مکرمہ یا جدہ پہنچنا'' کے عنوان کے تحت کردی گئی ہے، وہاں دیکھ لیں۔ جہاں تک صدقہ کا تعلق ہے تو صدقہ سے مراد ''صدقۃ الفطر'' کی مقدار ہے یعنی پونے دوکلو گندم یا اس کی قیمت صدقہ کردے، یہ صدقہ حدودِ حرم میں دینا ضروری نہیں ہے، بلکہ اپنے وطن واپس آکر بھی دیا جاسکتا ہے۔

رمی کا صحیح وقت

دس ذوالحجہ (یوم النحر) کو رمی کا وقتِ مسنون طلوعِ آفتاب سے زوالِ آفتاب تک ہے، زوال کے بعد سے غروب تک بلا کراہت جائز

ہے، غروبِ آفتاب کے بعد مکروہ ہے۔ البتہ خواتین اور ضعفاء کے لئے مکروہ نہیں۔

۱۱/ اور ۱۲/ ذوالحجہ کو رمی کا وقت زوال کے بعد شروع ہوتا ہے۔ زوال سے پہلے رمی جائز نہیں۔ زوال کے بعد سے غروب تک مستحب وقت ہے، غروبِ آفتاب کے بعد بھی رمی جائز ہے لیکن مکروہ ہے۔

۱۳/ ذوالحجہ کی رمی کا وقت بھی وہی ہے جو ۱۱/ اور ۱۲/ کا ہے، البتہ ۱۳/ کی صبح صادق سے لے کر زوال سے پہلے کرنا بھی کراہت کے ساتھ جائز ہے۔ (غنية الناسک)

دوسروں سے رمی کرانا کب جائز ہے

اگر کسی کو ایسا مرض لاحق ہو کہ کھڑے ہو کر بھی نماز نہ پڑھ سکتا ہو یا کوئی ایسا عذر لاحق ہو کہ سواری کے ذریعہ بھی جمرات تک پہنچنا ممکن نہ ہو تو ایسی صورت مین کسی دوسرے کے ذریعہ کنکریاں لگوانا درست ہے، لیکن محض اس کے خوف یا دیگر معمول اعذار کی وجہ سے کسی دوسرے سے رمی کروانا جائز نہیں، خواتین اور کمزور حضرات رات کے وقت بھی رمی کر سکتے ہیں، اور اُن کے لئے رات کے وقت رمی کرنا بلا کراہت جائز ہے۔

البتہ اگر کسی موقع پر اتنا رَش ہو کہ رات کو بھی خود رمی کرنا ممکن نہ ہو

اور کمزور، ضعیف اور بوڑھی خواتین کے لئے خود رمی کرنے میں جان جانے کا خطرہ لاحق ہو تو ایسی صورت میں دوسرے کے ذریعہ بھی رمی کرانے کی گنجائش ہے۔ (۷۰۱/۸۰)

حج کی قربانی

جمرۃ العقبہ کو کنکریاں مارنے کے بعد قربانی کرنی ہے، لیکن پہلے یہ دیکھ لیں کہ آپ نے کونسا حج کیا ہے اگر آپ نے حجِ تمتع یا حجِ قران کیا ہے تو حج کی قربانی کرنا واجب ہے اور اگر حجِ افراد کیا ہے تو حج کی قربانی واجب نہیں، مستحب ہے۔

o ... قربانی آج ۱۰ر تاریخ میں کرنا ضروری نہیں ہے اس کے لئے تین دن مقرر ہیں ۱۰ر۱۱ر۱۲ر ذی الحجہ کے آفتاب غروب ہونے تک، رات میں اور دن میں جب چاہیں قربانی کر سکتے ہیں۔

o ... عموماً ۱۱ر تاریخ کو صبح کے وقت قربانی کرنا بہت آسان ہوتا ہے لہٰذا اس آسانی پر عمل کرنا چاہیے بلا ضرورت اپنے آپ کو مشقت میں ڈالنا مناسب نہیں۔

اور جن خواتین وحضرات پر حج کی قربانی واجب ہے وہ سر کے بال اور ناخن وغیرہ قربانی کے بعد ہی کتر سکتی ہیں، خدانخواستہ اگر انہوں نے

قربانی سے پہلے سر کے بال منڈ والیے تو ان پر دم واجب ہو جائے گا، اس لے وہ بہت احتیاط سے کام لیں ___ ہاں اگر حجِ افراد کرنے والا حاجی قربانی سے پہلے سر کے بال منڈا لے یا ناخن کتر لے تو اس پر دم واجب نہ ہوگا، کیونکہ اس پر حج کی قربانی واجب نہیں محض مستحب ہے۔

o ... جو حجاج قربانی کرنا جانتے ہیں انہیں خود اپنے ہاتھ سے قربانی کرنا افضل ہے، ورنہ کسی قابل اعتماد شخص کے ذریعہ قربانی کرائیں، بنک یا کسی اور ادارہ کے ذریعہ قربانی کرانے سے اجتناب کریں۔ لیکن اگر کوئی بمجبوری بنک کے ذریعہ قربانی کرالے تو اس کا حکم درج ذیل ہے:۔

حجاج کا بینک کے ذریعہ قربانی کرانے کا حکم

سوال ... حج کے موقع پر پاکستان، انڈیا اور بنگلہ دیش سے تعلق رکھنے والے حجاج کے لئے ایک دقت طلب معاملہ یہ پیش آتا ہے کہ سرکاری اسکیم سے جانے والے حجاج سعودی بینکوں میں قربانی کے لئے رقم جمع کراتے ہیں بینک والے زیادہ تر حجاج کو ایک ہی وقت دیتے ہیں جبکہ بعض تجربہ کار لوگوں کا کہنا ہے کہ بینک جو وقت دیتا ہے اُس وقت تک قربانی کا ہونا مشکل ہے لہٰذا رمی، قربانی اور قصر وحلق میں جو ترتیب احناف کے یہاں واجب ہے اُس کا اہتمام ممکن نہیں رہتا۔ برائے

مہربانی اس کا حل تجویز فرمائیں!

جواب … فقہاءِ حنفیہ کے نزدیک حج کے تین احکام یعنی رمی، قربانی اور حلق کو ترتیب وار کرنا واجب ہے، اور قصداً اس ترتیب کے خلاف کرنے سے دم واجب ہوگا، اس لئے احناف حجاج کے لئے اپنی قدرت وطاقت کی حد تک اس ترتیب کی رعایت کرنا ضروری ہے۔ اور اس سلسلہ میں حنفی مذہب سے تعلق رکھنے والے حجاجِ کرام کی حکومتیں سعودی حکومت سے گفت وشنید کرکے ایسی راہ نکالنے کی کوشش کریں کہ ان کے حجاجِ کرام ترتیب کے مطابق اپنے مناسک ادا کرسکیں، نیز حجاجِ کرام بھی جس قدر اپنے طور پر احتیاط کرسکتے ہیں وہ کریں، مثلاً سعودی حکومت یا بینکوں اور اداروں کی طرف سے اگر قربانی کا کوئی وقت بتایا گیا ہو تو حجِ قران اور تمتع کرنے والے حضرات بتائے ہوئے وقت سے پہلے قصر وحلق نہ کریں، بلکہ حسبِ استطاعت اس قدر تاخیر کے ساتھ حلق یا قصر کریں کہ دل میں ان کی قربانی ہوجانے کا غالب رُجحان پیدا ہوجائے۔

تاہم اگر تمامتر کوششوں کے باوجود حاجی، یوم النحر کے مناسک کو ذکر کردہ ترتیبِ واجب کے مطابق ادا کرنے پر قادر نہ ہو، بلکہ سعودی حکومت کی طرف سے حج پالیسی کے قواعد وضوابط یا دیگر انتظامی پیچیدگیوں

کی وجہ سے ترتیب کو قائم نہ رکھ سکے اور اس کے لئے اپنے اختیار سے قربانی کرنا، کروانا یا اس کے اوقات میں ردّ و بدل کرنا ممکن نہ ہو تو ایسی مجبوری میں اگر ان افعال کی ادائیگی میں تقدیم و تاخیر ہو جائے تو چونکہ حضراتِ صاحبینؒ اور ائمہ ثلاثہؒ کے نزدیک ترتیب واجب نہیں اور نہ ہی خلافِ ترتیب کی صورت میں دم واجب ہے، اس لئے اگر رقم کی تنگی کی صورت میں اُن کے مذہب پر عمل کرتے ہوئے دم نہ دیا جائے تو اس کی گنجائش ہے۔ لیکن اگر کوئی دم دیدے تو بڑے احتیاط کی بات ہے۔

بلکہ اگر کوئی حاجی سرکاری طور پر بنک کے ذریعہ قربانی کروانے کے بجائے خود قربانی کر سکے یا اپنے قابلِ اعتماد احباب کے ذریعہ کروا سکے اور پھر قربانی ہونے کی اطلاع کے بعد حلق یا قصر کروائے تو زیادہ بہتر ہے بلکہ یہ بے غبار صورت ہے، لیکن جس حاجی کے لئے اس طرح قربانی کرنا مشکل ہو تو وہ مجبوری میں بینک کے ذریعہ تفصیلِ بالا کے مطابق قربانی کروا سکتا ہے۔(١)

توجہ دیں!

حج کی قربانی کے جانور میں وہ تمام شرائط ضروری ہیں جو بقر عید کی

(١) مزید تفصیل اور دلائل کے لئے دارالافتاء جامعہ دارالعلوم کراچی سے جاری شدہ فتویٰ (نمبر:١٥٦٤/٣٠) منگوا کر ملاحظہ کیا جا سکتا ہے۔

قربانی کے جانور میں ہیں اس لئے حج کی قربانی کا جانور خوب اچھی طرح دیکھ بھال کر صحیح سالم، بے عیب اور پوری عمر کا خریدنا چاہئے تاکہ قربانی صحیح ادا ہو۔ (ملخص از معلم الحجاج)

مالی قربانی کا حکم

جو خواتین و حضرات مسافر ہوں ان پر بقر عید کی مال والی قربانی واجب نہیں، اور جو مقیم ہوں اور قربانی واجب ہونے کی دیگر شرائط ان میں موجود ہوں، تو ان پر بقر عید کی مال والی قربانی بھی واجب ہے، پھر انہیں اختیار ہے خواہ یہ قربانی منیٰ میں کرلیں یا اپنے وطن میں کرائیں، لیکن بہرحال مال والی قربانی، حج والی قربانی سے الگ واجب ہوتی ہے۔ (معلم بتصرف کثیر)

حج کی قربانی مکہ مکرمہ میں کرنا

حج کی قربانی منیٰ میں کرنا سنت ہے (حیات القلوب) لیکن اگر قربانی کی جگہ بہت زیادہ دور ہونے، یا از خود قربانی نہ کرسکنے اور دوسروں پر اعتماد نہ ہونے کی وجہ سے مکہ مکرمہ میں حج کی قربانی کرلی جائے تو اس کی گنجائش ہے۔

حلق وقصر

قربانی سے فارغ ہونے کے بعد مرد حضرات اپنا سر منڈوالیں،

اور خواتین انگلی کے ایک پورے سے کچھ زیادہ بال پوری چوٹی سے کاٹ دیں اور وہ اس بات کا یقین حاصل کرلیں کہ کم از کم ان کے سر کے چوتھائی بال ضرور کٹ گئے ہیں۔

o ... واضح رہے کہ سر منڈانے سے پہلے خط بنوانا یا ناخن کترنا یا جسم کے کسی اور حصہ کے بال کاٹنا جائز نہیں اگر غلطی سے ایسا کرلیا تو جزا واجب ہوگی (معلم) تفصیل بتا کر مسئلہ معلوم کرلیا جائے۔

o ... سر کے بال منڈانا آج ہی ضروری نہیں ہے۔ ۱۲/ ذی الحجہ کے سورج غروب ہونے تک یہ کام ہوسکتا ہے لیکن جب تک حلق یا قصر نہیں ہوگا، آپ احرام ہی میں رہیں گے، خواہ کتنی ہی مدت گزر جائے اور جب حلق یا قصر ہوجائے گا تو احرام کی بیشتر پابندیاں ختم ہوجائیں گی، سلا ہوا کپڑا پہننا، خوشبو لگانا، ناخن اور بال کاٹنا سب حلال ہوجائے گا، البتہ بیوی سے صحبت کرنا، بوس و کنار کرنا طوافِ زیارت کرنے تک حلال نہ ہوگا۔

طوافِ زیارت کی اہمیت

یاد رہے کہ طوافِ زیارت حج کا رکن اور فرض ہے اور یہ کسی حال میں بھی نہ فوت ہوتا ہے اور نہ اس کا بدل دے کر ادا ہوسکتا ہے، بلکہ آخر عمر

تک اس کی ادائیگی فرض رہے گی اور جب تک اس کو ادا نہ کرے گا بیوی سے صحبت اور بوس وکنار کرنا حرام رہے گا۔ (عمدۃ الناسک) اس لئے خواتین وحضرات اس کی ادائیگی کا خاص اہتمام فرمائیں اور بغیر طوافِ زیارت کیئے ہرگز وطن واپس نہ لوٹیں خواہ چھٹیاں ختم ہو جائیں یا سیٹ نکل جائے، لیکن یہ طواف ضرور ادا کر کے آئیں۔

طوافِ زیارت کے چکر چھوڑنے کا حکم

اگر طوافِ زیارت میں سے ایک یا دو تین چکر چھوڑ دیئے تو دم دینا ہوگا، لیکن اگر یہ چکر ایامِ نحر (دس، گیارہ، بارہ ذی الحجہ) میں ہی کر لئے تو کچھ لازم نہیں۔ اسی طرح اگر طوافِ زیارت کے ایک یا دو یا تین چکر چھوڑنے کے بعد ایامِ نحر میں ہی طوافِ صدر یعنی طوافِ وداع کرلیا تو طوافِ زیارت کے چھوڑے ہوئے چکر اس طوافِ وداع میں سے پورے کیئے جائیں گے اور دم ساقط ہوگا، البتہ طوافِ وداع کے جو چکر طوافِ زیارت مین شمار ہو جائیں گے اگر وہ دوبارہ نہیں کیئے تو ہر چکر کے بدلے کامل صدقہ (یعنی صدقۃ الفطر کی مقدار کے برابر) دینا ہوگا۔

اور اگر طوافِ وداع کو ایامِ نحر سے مؤخر کیا تو اس صورت میں اگرچہ طوافِ زیارت کے چھوڑے ہوئے چکر اس طوافِ وداع سے پورے کیئے جائیں گے، لیکن اس صورت میں دو طرح کے صدقے لازم

ہوں گے۔ ایک صدقہ طوافِ زیارت کے چکروں کو ایامِ نحر سے مؤخر کرنے پر ہوگا، چنانچہ ایامِ نحر کے بعد کئے جانے والے طوافِ زیارت کے ہر چکر کے بدلے ایک صدقہ دینا ہوگا۔ اور دوسرا صدقہ طوافِ وداع کے ان چکروں کا دینا ہوگا جو طوافِ زیارت میں شمار ہوئے، لہٰذا ایک چکر کے بدلے ایک صدقہ دینا ہوگا۔

لیکن اگر طوافِ زیارت کے ایک یا دو یا تین چکر چھوڑنے کے بعد وطن چلا آیا تو ایسی صورت میں حدودِ حرم میں ایک دم دینا لازم ہوگا، کیونکہ طوافِ زیارت کے ایک چکر سے لے کر تین چکروں کے چھوڑنے تک دم ہے۔ اور اگر خود واپس آکر وہ چکر پورے کرنا چاہے تو بھی اختیار ہے۔ (مأخذہٗ زبدۃ المناسک مع عمدۃ المناسک ص ٣٧٤، ٣٧٥)

اور اگر طوافِ زیارت کے چار یا زائد چکر چھوڑ دیئے تو جب تک ادا نہ کرے، ساری عمر بیوی کے حق میں احرام سے نہیں نکلے گا چھوڑے ہوئے چکروں کو اسی احرام سے آکر ادا کرنا واجب ہوگا، دوسرے احرام کی ضرورت نہیں ہے اگرچہ میقات سے نکل گیا ہو، کیونکہ جب مکہ مکرمہ لوٹے گا تو میقات سے گزرنے کے لئے وہ پہلا احرام جو اپنی بیوی کے حق میں باقی ہے وہی کافی ہے۔ (مأخذہٗ زبدۃ المناسک مع عمدۃ المناسک ص ٣٧٥)

حج سے واپسی اور طوافِ وَدَاع

حج کے بعد جب مکہ مکرمہ سے وطن واپس ہونے کا ارادہ ہو تو پھر طوافِ وداع واجب ہے، اس طواف کا طریقہ بالکل وہی ہے جو نفل طواف کرنے کا ہوتا ہے، اس کے مطابق طواف کریں، یہ حج کا آخری واجب ہے اور حج کی تین قسموں میں سے ہر قسم کا حج کرنے والوں پر واجب ہے، البتہ جو خواتین وحضرات مکہ مکرمہ اور حدودِ میقات کے اندر رہنے والے ہوں ان پر یہ طواف واجب نہیں ہے۔ (غنیۃ الناسک)

طواف سے فارغ ہو کر مُلتَزَم پر خوب دعائیں کریں، آبِ زمزم پئیں اور حسرت وافسوس کرتے ہوئے اُلٹے پاؤں واپس ہوں۔ (معلم بتصرف)

خواتین کے لئے طوافِ وداع کا حکم

جو خاتون حج کے سب ارکان وواجبات ادا کر چکی ہو، صرف طوافِ وداع باقی ہو اور محرم اور دیگر رفقاء روانہ ہونے لگیں اس وقت اگر حیض یا نفاس شروع ہو جائے تو طوافِ وداع ان کے ذمہ نہیں رہتا، ساقط ہو جاتا ہے، اس کو چاہئے کہ مسجد مین داخل نہ ہو بلکہ حرم شریف کے دروازہ کے پاس کھڑی ہو کر دعا مانگ کر رخصت ہو جائے، خاتون کے محرم اور دیگر رفقاءِ سفر پر لازم نہیں ہے کہ وہ اس کے پاک ہونے تک ٹھہریں، اپنی

صوابدید کے مطابق جب چاہیں روانہ ہو جائیں اور یہ خاتون بھی ان کے ساتھ چلی جائے۔ (حیات القلوب بتصرف) اور اس مجبوری سے طوافِ طوافِ وداع چھوڑنے سے خاتون پر کچھ واجب نہ ہوگا۔

واضح ہو کہ طوافِ وداع کے لئے نیت ضروری نہیں، ہاں مستقل نیت سے طوافِ وداع کرنا افضل ہے، اس لئے اگر واپسی سے اور پہلے حیض ونفاس شروع ہونے سے پہلے کسی عورت یا مرد نے کوئی نفل طواف کرلیا ہو تو وہ بھی طوافِ وداع کے قائم مقام ہو جائے گا۔ (معلم بتصرف) الگ سے طواف کرنا ضروری نہیں۔

طوافِ قدوم، طوافِ وداع اور طوافِ نفل کے چکر چھوڑنے کا حکم

اگر طوافِ قدوم کے ایک یا دو یا تین چکر چھوڑے تو ہر چکر کے بدلے ایک کامل صدقہ دینا ہوگا، اور اگر چار یا زیادہ چکر چھوڑے تو دم دینا ہوگا۔ واضح رہے کہ طوافِ قدوم کا یہ حکم اس صورت میں ہے کہ جب طوافِ قدوم شروع کر کے چھوڑ دے، چنانچہ اگر سارا طواف قدوم چھوڑ دے تو کچھ لازم نہیں، لیکن چھوڑنا برا ہے، کیونکہ یہ سنت ہے۔ اور طوافِ نفل کا بھی وہی حکم ہے جو طوافِ قدوم کا ہے۔

طوافِ وداع کے ایک یا دو یا تین چکر ے چھوڑے تو ہر چکر کے بدلے ایک کامل صدقہ دینا ہوگا، اور اگر چار یا زیادہ چکر چھوڑے تو دم

دینا ہوگا۔ اور پورا طوافِ وداع چھوڑنے کی صورت میں بھی دم واجب ہوگا۔ (مأخذۂ زبدۃ المناسک مع عمدۃ الناسک ص ۳۷۵، ۳۷۶)

طوافِ عمرہ کے چکر کم کرنے کا حکم

اگر طوافِ عمرہ کا ایک چکر یا دو چکر یا تین چکر چھوڑے تو دم دینا ہوگا، لیکن اگر چھوڑے ہوئے چکروں کو ادا کرلیا تو دم ساقط ہوجائے گا، اور اگر چار چکر یا اس سے زائد یا پورا طوافِ عمرہ ترک کیا تو طواف کرنا ہی لازم ہے، اس کے بدلے دم وغیرہ دینا کافی نہ ہوگا۔ [1]

طواف کے چکروں کی مقدار میں شبہ کا حکم

اگر طواف کے چکروں میں شک ہوجائے مثلاً یہ کہ چھ چکر ہوئے یا سات۔ تو ایسی صورت میں ایک چکر اور لگالے۔ اسی طرح جس چکر میں شک ہو اس کا اعادہ کرلیا جائے، سارا طواف دوبارہ کرنا ضروری نہیں۔ (مأخذۂ عمدۃ الناسک مع الزبدۃ ص ۱۲۳)

حج وعمرہ کا حلق وقصر حدودِ حرم میں ضروری ہے

حج کا حلق یا قصر منیٰ میں کرنا سنّت ہے اور حرم میں ہر جگہ جائز ہے،

---

(۱) فی غنیة الناسك : (ص ۲۷٦) المطلب الرابع فی ترك الواجب فی طواف العمرة: وكذا لو ترك الاقل منه ولو شوطاً لزمه دم، ولو اعاده سقط عنه الدم (كبير ولباب)..... ولو ترك كله او اكثره فعليه ان يطوف حتما، ولا يجزئ عنه البدل اصلا.

البتہ اگر حدودِ حرم سے باہر جا کر حلق یا قصر کیا تو دم لازم ہوگا۔ (عمدۃ الناسک)

رمی، قربانی اور حلق وقصر میں ترتیب کا حکم

حجِ قران اور حجِ تمتع میں جمرۃُ العقبہ کو کنکریاں مارنا پھر قربانی پھر سر کے بال کترنا یہ تینوں عمل واجب ہیں۔ اور جس ترتیب سے ان کو لکھا گیا ہے، اسی ترتیب سے ان کو ادا کرنا واجب ہے، اگر اُن میں سے کوئی عمل چھوٹ جائے، یا ان کی مذکورہ ترتیب آگے پیچھے ہو جائے مثلاً حجِ قران یا حجِ تمتع میں قربانی کرنے سے پہلے حاجی اپنا سر منڈ والے تو ایک دم واجب ہے اور بعض کے نزدیک ایک اور دم واجب ہے اس طرح دو دم واجب ہیں۔ یا ۱۰ ر تاریخ کی کنکریاں مارنے سے پہلے قربانی کر لے تو اس پر ایک دم واجب ہے۔

حجِ اِفراد کرنے والا اگر ۱۰ ر تاریخ کی کنکری مارنے سے پہلے سر منڈالے تو اس پر بھی ایک دم واجب ہے۔ (غنیۃ الناسک) اور اگر کسی شدید مجبوری کی وجہ سے باوجود کوشش کے کوئی حاجی ان کو ترتیب وار نہ کر سکے اور رقم کی تنگی کی وجہ سے اس میں دم دینے کی بھی طاقت نہ ہو تو دم نہ دینے کی گنجائش ہے جیسا کہ حج کا بنک کے ذریعہ قربانی کرانے کے مسئلہ میں صفحہ نمبر ۶۰ پر گزرا۔

ماھواری میں طوافِ زیارت کرنا

اگر کسی عورت کو ماہواری آرہی ہو تو اس کو اس حالت میں طوافِ زیارت کرنا حرام ہے اور سخت گناہ ہے، اس لئے وہ اس حالت میں بالکل طوافِ زیارت نہ کرے، بلکہ جب وہ پاک ہوجائے اور غسل کرلے، اس وقت طوافِ زیارت اور سعی کرے، اگر اس مجبوری سے ۱۲/ذی الحجہ کے ایام بھی نکل جائیں تب بھی کوئی حرج نہیں، معذور ہے، اور بعد میں طوافِ زیارت کرنے سے یہ طواف ادا ہوجائے گا، اور حج میں کوئی خلل واقع نہ ہوگا۔ البتہ اگر ہر ممکن کوشش کے باوجود حکومتی پابندیوں کی وجہ سے اس کے لئے مکہ مکرمہ ٹھہرنا مشکل ہو تو ایسی صورت میں فقہاءِ کرام کی عبارات کا خلاصہ یہ ہے:

"ایسی عورت کے لئے حالتِ حیض میں مسجدِ حرام میں داخل ہونا جائز نہیں لیکن اگر وہ مسجد میں داخل ہوجائے اور طواف کرلے تو وہ سخت گناہگار ہوگی لیکن اس کا طواف ادا ہوجائے گا البتہ حالتِ حیض میں طواف کرنے کی وجہ سے اس پر ایک اونٹ یا ایک گائے حدودِ حرم میں قربان کرنی لازم ہوگی"۔ (ماخذہ التبویب ۷۸/۶۴۶)

حج کے دوران کسی عورت کے شوہر کا انتقال ہوجائے تو کیا حکم ہے؟

اس صورت میں اصل حکم تو یہ ہے کہ ایسی حالت میں عورت حج نہ

کرے، بلکہ اگر ہو سکے تو وہیں گھر میں رہے، اور اپنی عدت پورے کرے، ورنہ وطن واپس آجائے اور خاوند کے گھر میں عدت گزارے اور آئندہ سال کسی محرم کے ساتھ حج کی قضا کرے۔

لیکن موجودہ حالات میں چونکہ حج کے سفر میں طرح طرح کی مشکلات ہیں، لہٰذا ان حالات کے پیشِ نظر حضراتِ فقہاء کرامؒ کے اصول وقواعد کے لحاظ سے، اگر عورت پر حج فرض، ہو تو اس بات کی گنجائش ہے کہ دورانِ عدت عورت حج کے ارکان مکمل کر لے، اور ساتھ ساتھ استغفار بھی کرے، لیکن عورت حج کی ادائیگی میں پوری احتیاط سے کام لے اور حج کے صرف وہ افعال ادا کرے جو فرض یا واجب ہیں، اس کے علاوہ اپنی رہائش گاہ میں ہی رہے اور بلا ضرورتِ شدیدہ رہائش گاہ سے باہر نہ نکلے۔

واضح رہے کہ اس صورت میں مذکورہ عورت کی عدت شوہر کے انتقال کے وقت سے شروع ہوگی اور حج سے واپسی پر اگر عدت باقی ہو تو وہ اپنی باقی عدت اسی گھر میں گزارے گی جس میں وہ شوہر کے ساتھ رہا کرتی تھی۔ (۱)

سعودی حکومت کی بلا اجازت حج کرنے کا حکم

سوال ... بعض لوگ جو سعودیہ کے مختلف شہروں میں رہائش پذیر ہوتے

(۱) ماٌخذۂ زبدۃ المناسک صفحہ ۳۵، ۳۶ وفتاوی رحیمیہ ۸۔۶۱ والتبویب ۶۱۳۔۱۶ و ۱۰۰۷۔۳۸ بتصرف)

ہیں حج کے موقعہ پر بغیر اجازت حج کرنے آتے ہیں اور بعض گروپ والے ان کو منیٰ میں رہائش وغیرہ دیتے ہیں اور اُن سے معاوضہ لیتے ہیں جبکہ یہ پورا معاملہ غیر قانونی ہوتا ہے۔ کیا یہ معاملہ غیر شرعی ہے اور یہ رقم لینا حرام کہلائے گا یا نہیں؟

جواب ... سعودیہ میں رہائش پذیر لوگوں کے لئے سعودی حکومت کے جائز قوانین کی پابندی شرعاً ضروری ہے، لہٰذا اُنہیں حج ادا کرنے کے لئے بھی حکومت سے اجازت لینا لازم ہے، تاہم اگر کسی نے حکومت کی اجازت کے بغیر حج کے ارکان وشرائط کی ادائیگی کے ساتھ حج کرلیا تو فی نفسہٖ حج ادا ہوجائے گا، البتہ قانون کی خلاف ورزی کا گناہ ہوگا۔ اور جو رقم لی جارہی ہے اگر وہ جائز خدمات کی اجرت ہو تو فی نفسہٖ اس کو حرام نہیں کہا جائے گا۔(۱)

سعودیہ میں برازیل کی مرغی کے گوشت کا حکم

سوال ... گذشتہ کئی سالوں سے ایک مسئلہ حج کے موقع پر حجاج کرام کو پریشان کرتا ہے کہ سعودیہ میں مرغی کا گوشت برازیل سے آتا ہے جس

(۱) حاشية ابن عابدين:(۴۲۲/۵) (مطلب طاعة الامام واجبة) قوله:(أمر السلطان انما ينفذ) أى يتبع ولا تجوز مخالفته...وفى ط عن الحموى أن صاحب البحر ذكر ناقلا عن أئمتنا أن طاعة الامام فى غير معصية واجبة فلو أمر بصوم يوم وجب اه........

کے بارے میں مختلف آراء پائی جاتی ہیں۔

بعض علماء مطلقاً حرام قرار دیتے ہیں بعض علماء کہتے ہیں کہ اس گوشت سے احتیاط بہتر ہے جبکہ بعض علماء مطلقاً جائز کہتے ہیں برائے مہربانی رہنمائی فرمائیں، کیونکہ لاکھوں حاجی اس میں مبتلا ہیں۔

جواب ... سعودی عرب میں ملنے والی مرغیاں جن کے بارے میں مشہور ہے کہ وہ برازیل یا دیگر غیر مسلم ممالک سے درآمد ہوتی ہیں اگر زندہ ہوں تو شرعی طریقہ سے ذبح کر کے ان کا کھانا جائز ہے، لیکن اگر وہ ذبح شدہ ہوں تو اس کے بارے میں تفصیل یہ ہے کہ:

جن مرغیوں کے بارے میں صراحت کے ساتھ معلوم ہو کہ واقعۃً یہ شرعی شرائط کے مطابق ذبح کی گئی ہیں اُن کا کھانا جائز ہے، اور جن کے بارے میں صراحت کے ساتھ معلوم ہو کہ ان کے ذبح کے وقت شرعی شرائط کی پابندی نہیں کی گئی تو ان کا کھانا جائز نہیں۔ (۱)

البتہ اگر کوئی گوشت مسلمانوں کی طرف سے حلال سرٹیفکیٹ کے ساتھ فروخت ہو رہا ہو اور اس کے بارے میں یہ تفصیل معلوم نہ ہو کہ جس

---

(۱) صحیح البخاری:(۱/۱۹۸)۵۵۰۷...عن عائشة رضی اللّٰه عنها:أن قوما قالوا للنبی صلی اللّٰه علیه وسلم:إن قوما (یأتوننا) باللحم، لا ندری:أذکر اسم اللّٰه علیه أم لا؟ فقال:سموا علیه أنتم و کلوه قالت:و کانوا حدیثی عهد بالکفر فتح الباری۔ابن حجر (۹/۶۳۵) ویستفاد منه أن کل ما یوجد فی أسواق المسلمین محمول ==

فارم میں وہ ذبح کیا گیا ہے اس میں شرعی شرائط پوری ہوئی ہیں یا نہیں؟ تو
ایسی صورت میں احتیاط اسی میں ہے کہ ایسی مرغی کے گوشت سے پرہیز کیا
جائے، کیونکہ ایسا گوشت بکثرت غیر مسلم ممالک سے درآمد ہوتا ہے اور
اس کی بہت سی مثالیں ایسی سامنے آئی ہیں جن میں غیر ذمہ دارانہ طور پر
حلال کے سرٹیفکیٹ جاری کر دیئے گئے ہیں، اس لئے صحیح صورتحال واضح
ہونے تک احتیاط بہتر ہے، تاہم اگر حاجت کے وقت مسلمان ملک میں،
مسلمان کے فروخت کردہ گوشت کو خرید کر کھالیا جائے تو اس کی بھی گنجائش
ہے، کیونکہ مسلمان ملک میں اگر کسی گوشت کو حلال کہہ کر بیچا جارہا ہو یا
حلال کہہ کر کھلایا جارہا ہو تو اس میں اصل یہ ہے کہ وہ حلال ہو، اور عام
حالات میں ہر شخص کے لئے یہ تحقیق ضروری نہیں کہ وہ کہاں ذبح ہوا؟ اور
کس نے، کس طرح ذبح کیا؟ نیز یہ بھی شریعت کا اُصول ہے کہ مسلمان
کی خبر دیانات میں معتبر ہوتی ہے، لہٰذا ان اصولوں کا تقاضا یہ ہے کہ
مسلمان ملک میں حلال کہہ کر فروخت کیا جانے والا گوشت حلال ہو۔
البتہ اگر یہ معلوم ہو کہ یہاں کے علاقہ میں گوشت بکثرت غیر مسلم

== على الصحة و كذا ما ذبحه أعراب المسلمين لأن الغالب أنهم عرفوا التسمية وبهذا الأخير جزم بن عبد البر فقال فيه أن ما ذبحه المسلم يؤكل ويحمل على أنه سمى لأن المسلم لا يظن به فى كل شىء إلا الخير حتى يتبين خلاف ذلك مرقاة المفاتيح شرح مشكاة المصابيح۔ (۱۰/۱۶۷)...............جاری

ممالک سے درآمد ہوتا ہے اور اس پر جو حلال سرٹیفکیٹ ہوتا ہے اس کے بارے میں بھی پورا اطمینان نہ ہوتو کھلانے والے سے یا کھانا دینے والے سے اس کی تصدیق کرلی جائے، اگر وہ مسلمان ہے اور شبہ کا کوئی قوی قرینہ موجود نہیں اور وہ اس گوشت کو یقینی طور پر حلال قرار دے تو اس مسلمان کی بات پر عمل کر کے اُسے کھایا جاسکتا ہے، کیونکہ دیانات میں مسلمان کی خبرِ واحد مقبول ہوتی ہے جبکہ اس کے معارض کوئی دلیل موجود نہ ہو۔ اسی طرح اگر اُس علاقہ کے ثقہ اور قابلِ اعتماد علماء اس کے حلال ہونے کا فتویٰ دیتے ہوں اور وہ گوشت استعمال کرتے ہوں تو اس کے استعمال کی اجازت ہے، ہاں اگر کوئی استعمال نہ کرے تو اس پر بھی کوئی ملامت نہیں۔

سرکاری اسکیم سے حج کے لئے جانے والوں کے کھانے کا حکم

سوال ... امسال حج ۱۴۳۵ھ کے موقع پر حکومت پاکستان نے گورنمنٹ اسکیم کے تحت جانے والے حجاج کو تین وقت کا کھانا دیا تھا

ماقبل کے حاشیہ سے متعلق ...الفتاوى الهندية۔ (۲۱۰/۳) (الباب العشرون فى البياعات المكروهة والأرباح الفاسدة)رجل اشترى من التاجر شيئا هل يلزمه السؤال أنه حلال أم حرام قالوا ينظر ان كان فى بلد وزمان كان الغالب فيه هو الحلال فى أسواقهم ليس على المشترى أن يسأل أنه حلال أم حرام ويبنى الحكم على الظاهر وان كان الغالب هو الحرام أو كان البائع رجلا يب.........جارى

جس کے بارے میں یہ مشہور ہوا کہ یہ سود کی رقم سے کھلایا جارہا تھا کیا اگر ایسی بات یقینی بھی ہو تو ایسا کھانا حجاج کے لئے کھانا جائز تھا یا نہیں؟

جواب: جب تک کسی کھانے کے بارے میں یقینی طور پر معلوم نہ ہو کہ واقعۃً یہ سود کی رقم سے کھلایا جارہا ہے اس وقت تک محض شک وشبہ کی وجہ سے یا بے سند سنی سنائی باتوں کی وجہ سے اس پر حرمت کا حکم نہیں لگایا جاسکتا۔ (اس کا کھانا جائز ہے) حاشیہ صفحہ ۷۷ پر ملاحظہ کیجئے (۱)

مہنگے ہوٹلوں میں صابن وشیمپو حاجی اٹھا سکتا ہے یا نہیں؟

سوال ... آج کل زیادہ تر پرائیویٹ گروپ والے مہنگے ہوٹل میں حاجیوں کو ٹھراتے ہیں ان فائیو اسٹار ہوٹل میں روزانہ صابن، شیمپو، چائے، چینی وغیرہ افراد کے حساب سے دی جاتی ہے، ہوٹل انتظامیہ سے جب بھی معلوم کیا گیا تو جواب ملا کہ صرف استعمال کے لئے ہے جبکہ بعض علماء کہتے ہیں کہ چونکہ ان چیزوں کی رقم لی جاتی ہے لہٰذا ہوٹل میں مقیم مہمان اِن چیزوں کو لے کر جا بھی سکتے ہیں۔ رہنمائی فرمائیں کہ کیا اِن چیزوں کو ہوٹل سے لے کر گھر یا کہیں اور جاسکتے ہیں یا نہیں؟

.... الحلال والحرام يحتاط ويسأل أنه حلال أم حرام.

البحر الرائق:(۱۹۳/۸): وفی جامع الجوامع: من اشتری لحما وعلم أنه ذبيحة مجوسی وأراد الرد فقال البائع: الذابح مسلم لايرد ويحل أكله مع الكراهية

جواب ... اگر مذکورہ اشیاء حجاج میں تقسیم کر کے ہر ایک کو فرداً فرداً مالک بنا کر دیدی جاتی ہوں تو یہ حاجی کی ملکیت ہوں گی اور وہ انہیں اپنے ساتھ لے کر بھی جاسکتے ہیں۔ لیکن اگر یہ اشیاء تقسیم کر کے نہ دی جاتی ہوں بلکہ صرف استعمال کے لئے ہوٹل میں رکھی جاتی ہوں جیسا کہ عموماً یہی صورتحال ہے تو پھر حجاج وہ اشیاء صرف استعمال کر سکتے ہیں، اپنے ساتھ باہر نہیں لے جاسکتے، کیونکہ وہ اس کے مالک نہیں ہیں۔

حرمین شریفین میں بعض حنفی علماء کا مثلِ ثانی میں نمازِ عصر ادا کرنے کا حکم

سوال ... بعض قابلِ قدر علماء کو عملاً دیکھا گیا کہ وہ حرمین میں عصر کی نماز جماعت کے بجائے مثلین پر پڑھتے ہیں کیا یہ عمل درست ہے؟ جبکہ وہ حضرات کہتے ہیں: ہم پکے حنفی ہیں۔

جواب ... حنفیہ کے اصل اور مفتیٰ بہ مذہب کے مطابق عصر کا وقت دو مثل کے بعد شروع ہوتا ہے، البتہ ائمہ ثلاثہؒ، حضراتِ صاحبینؒ اور امام ابو حنیفہؒ کے ایک قول کے مطابق عصر کا وقت ایک مثل کے بعد شروع ہو جاتا ہے۔

پچھلے صفحہ کا حاشیہ (۱) حاشیة ابن عابدین۔ (۹۸/۵) (مطلب الحرمة تتعدد) قوله (الحرمة تتعدد إلخ) نقل الحموی عن سیدی عبد الوهاب الشعرانی أنه قال فی کتابه المتن وما نقل عن بعض الحنیفة من أن الحرام لا یتعدی ذمتین، سألت عنه الشهاب ابن الشلبی فقال: هو محمول علی ما إذا لم یعلم بذلك.

حرمین شریفین میں نمازِ عصر چونکہ مثلِ اول پر ہوتی ہے اس لئے وہاں کی فضیلت کے پیشِ نظر نمازِ عصر مسجد الحرام اور مسجدِ نبوی کی جماعت کے ساتھ پڑھنی چاہئے تاکہ مسجد الحرام، مسجدِ نبوی کی فضیلت حاصل ہو، لیکن اگر کسی عذر کی وجہ سے عصر کی نماز کے لئے مثلِ اول پر پہنچنا مشکل ہو تو مثلِ ثانی میں بھی نماز باجماعت ادا کی جاسکتی ہے، لیکن اس صورت میں مسجد الحرام اور مسجدِ نبوی کی جماعت کی فضیلت حاصل نہ ہوگی۔

ہوٹل یا اسکے لاؤنج یا گلی کوچوں میں نیت باندھ کر نماز باجماعت ادا کرنے کا حکم

سوال … آج کل حرم میں رش ہوتا ہے جس کی وجہ سے بہت سے لوگ حرم کے باہر ہوٹل کی مسجد یا ہوٹل کے نیچے لابی میں نماز پڑھتے ہیں جبکہ حرم کے گیٹ کے سامنے صحن خالی ہوتا ہے، بعض علماء کہتے ہیں کہ اِتصالِ صفوف کے معاملے میں صحن کا حکم مسجد کی طرح ہے کہ جیسے مسجد میں اتصال ضروری نہیں ویسے ہی صحنِ حرم میں بھی صفوں کا متصل ہونا ضروری نہیں، (واضح رہے کہ اس صحن میں حائضہ عورت کا جانا بالاتفاق جائز ہے) مسئلہ کی وضاحت فرمائیں!

جواب … مذکورہ صورت میں جو لوگ مسجد الحرام کی حدود سے باہر ہوٹل کی مسجد وغیرہ میں کھڑے ہو کر مسجد الحرام کے امام کی اقتداء کرتے ہیں

ان کی نماز درست ہونے میں یہ تفصیل ہے کہ:

اگر مسجدِ حرام کی جماعت کی صفیں اس ہوٹل کی عمارت تک پہنچ جاتی ہوں اور عمارت کے آخری صف کے درمیان اس قدر فاصلہ نہ رہتا ہو کہ جہاں سے کوئی کار یا اس جیسی کوئی گاڑی وغیرہ گذر سکے تو مذکورہ عمارت میں سے مسجدِ حرام کی جماعت میں شریک ہو کر وہاں کے امام کی اقتداء میں نماز پڑھنا درست ہے۔

اور اگر صفیں مذکورہ عمارت تک نہیں پہنچتیں بلکہ مسجدِ حرام کی آخری صف اور عمارت کے درمیان اتنا کشادہ راستہ خالی رہتا ہے جہاں سے کار جیسی گاڑی وغیر گزر سکے اور دائیں اور بائیں کہیں بھی پچھلی صف کا اگلی صفوں سے اتصال نہ ہو تو وہاں سے مسجدِ حرام کے امام کی اقتداء درست نہیں اور ایسی جماعت میں شامل ہونا بھی درست نہیں۔ (مأخذہٗ تبویب: ۵۵۴/۵۳)

اور صحنِ مسجد کے حکم کے بارے میں بعض علماءِ کرام کی ذکر کردہ بات درست ہے کہ وہاں نماز ہو جائے گی، لیکن صحنِ مسجد سے ہٹ کر عام راستوں کی صفوں اور ہوٹل یا ان کے لاؤنج میں نماز باجماعت ادا کرنے کے میں وہ تفصیل ہے جو اوپر لکھی گئی ہے۔ (۱)

---

(۱) مصنف عبد الرزاق ۔(۸۱/۳)

(أيضا) الفتاوى الهندية:(۸۸/۱)

(أيضا) الدرالمختار:(۵۸٤/۱)

نماز میں کسی عورت کا مرد کے برابر کھڑے ہونے کا حکم

سوال ... حرم شریف میں مرد اور خواتین مخلوط نمازیں ادا کرتے ہیں، بعض اوقات بڑی کوشش کر کے ایسی جگہ کھڑا ہوا جاتا ہے جہاں کوئی خاتون نہ ہو، لیکن اس کے باوجود نماز کے دوران کوئی خاتون آ کر برابر میں کھڑی ہو جاتی ہے، تو کیا اس صورت میں عورت کا مرد کے برابر میں کھڑے ہونے سے نماز ہو جانے میں گنجائش ہوگی، یا جو محاذاۃ کا مسئلہ کتابوں میں لکھا ہے کہ مرد کی نماز فاسد ہو جاتی ہے، اسی کے مطابق عمل کرنا ہوگا؟

جواب ... اگر حرمین شریفین کے امام عورتوں کی امامت کی نیت کرتے ہوں اور جماعت کے وقت کوئی عورت آ کر کسی مرد مقتدی کے برابر میں کھڑی ہو تو اس کی دو صورتیں ہیں

(۱) ... ابھی جماعت شروع نہ ہوئی ہو۔

(۲) ... جماعت شروع ہو گئی ہو۔

اگر جماعت شروع نہ ہوئی ہو تو درجِ ذیل صورتوں میں سے کوئی صورت اختیار کر لی جائے تو نماز درست ہو جائے گی۔

(۱) ... مرد اور عورت کے درمیان ایک شخص کے کھڑے ہونے کی جگہ خالی ہو۔

(۲) ... یا عورت اور مرد کے درمیان کم از کم ایک ہاتھ لمبا اور ایک انگلی کے برابر موٹا کوئی سترا یا کوئی اور آڑ جو سترا کے قائم مقام ہو، رکھ لی جائے۔

(۳) ... یا مرد اس ہیئت پر کھڑا ہو کہ عورت کی پنڈلی اور ٹخنہ اور عورت کا پورا پاؤں مرد کے پاؤں سے پیچھے ہو یا کم از کم اس ہیئت پر ہو کہ عورت مرد سے اتنی پیچھے رہ جائے کہ اس کے دونوں ٹخنے اور پنڈلی مرد کے بالکل سیدھ میں نہ رہیں، خواہ عورت کے پاؤں کا کوئی حصہ مرد کے پاؤں کے کسی حصہ کی سیدھ میں ہو (اصح قول کی بناء پر اس صورت میں نماز فاسد نہیں ہوگی،) ممکن ہو تو یہ صورت اختیار کر لی جائے۔

ان تمام صورتوں میں برابر کھڑے ہوئے مرد کی نماز درست ہوگی اور عورت کی نماز بھی اگرچہ درست ہو جائے گی لیکن مردوں کی صفوں میں، ان کے منع کرنے کے باوجود داخل ہونے کی وجہ سے وہ گناہگار ہوگی۔

اور عورت کے پیچھے کھڑے ہونے والے کی نماز تب صحیح ہوگی کہ اس مرد اور عورت کے درمیان کوئی چیز حائل ہو مثلاً تختہ، یا ستون وغیرہ ایسا موجود ہو جو کم از کم ایک ہاتھ اونچا ہو، یا مرد عورت کے سر سے زیادہ بلند جگہ پر کھڑا ہو۔ (۱)

---

(۱) فی التنویر مع شرحه (۵۷۲/۱) واذا حاذته (ولو بعضو واحد وخصه الزیلعی بالساق والکعب) ولا حائل بینهما (أقله قدر ذراع فی غلظ اصبع أو فرجة تسع==

اگران تدابیر میں سے کوئی بھی تدبیر اختیار نہ کی گئی اور عورت، نماز میں شریک ہوگئی تو اس مرد کی نماز فاسد ہو جائے گی، نیز کچھ اور مردوں کی نماز بھی فاسد ہوگی جس کی تفصیل آگے آرہی ہے۔

اگر دوسری صورت ہو یعنی نماز شروع ہوگئی اور دورانِ نماز کہیں سے کوئی عورت آکر اقتداء کرلے اور کسی مرد نمازی کے برابر میں کھڑی ہو جائے تو مرد مقتدی پر لازم ہے کہ وہ عورت کو پیچھے ہٹنے کا اشارہ کرے، اگر اشارہ کے باوجود عورت پیچھے نہ ہٹے تو اس صورت میں بھی مرد کی نماز ہو جائے گی، لیکن اگر مرد مقتدی اشارہ نہ کرے بلکہ اشارہ کرنے کی بجائے خود اتنا آگے بڑھ جائے کہ اس کی ایڑی عورت کے قدموں سے آگے ہو جائے، تو اس صورت میں بھی مرد کی نماز فاسد نہ ہوگی لیکن صف سے آگے بڑھنے کی وجہ سے ایسا کرنا مکروہ ہوگا۔ (۱) (لیکن نماز کو فاسد ہونے سے بچانے کے لئے اس کو گوارا کیا جا سکتا ہے)

(واضح رہے کہ اشارہ کرنے یا ایڑی آگے کرنے میں جو معمولی وقت لگے گا اس قدر محاذات سے نماز فاسد نہیں ہوگی کیونکہ فقہاءِ کرام نے

==رجلاً فی صلوٰۃ مطلقة مشترکة تحریمة وأداءً واتحدت الجهة فسدت صلوٰته ان نوی الامام وقت شروعه لا بعده امامتها والا فسدت صلوٰتها۔

وفی الدر (۱/۵۸۴) ویمنع من الاقتدا صف من النساء بلاحائل قدر ذراع أو ارتفاعهن قدر قامة الرجل۔

(۱) فی الشامیة (۱/۵۷۶) إذا حاذته بعد ما شرع و نوی إمامتها فلا یمکنه التأخیر==

اس کی تصریح فرمائی ہے کہ محاذات سے نماز فاسد ہونے میں شرط یہ ہے کہ ایک رکن کی مقدار محاذات رہے اس سے کم وقت کی محاذات سے نماز فاسد نہیں ہوگی)(۱)

اگر نہ اشارہ کیا ہو نہ اس عورت سے اس قدر آگے بڑھا تو مرد کی نماز فاسد ہو جائے گی، نیز کچھ اور مردوں کی نماز بھی فاسد ہوگی جس کی تفصیل آگے آرہی ہے۔

نماز میں عورت کا کسی مرد کے برابر یا اس کے آگے کھڑے ہونے سے متعدد مردوں کی نماز فاسد ہونا

اوپر جن دو صورتوں میں ہم نے لکھا ہے کہ مرد کی نماز فاسد ہو جائے گی ان دونوں صورتوں میں مزید کچھ اور مردوں کی نماز بھی فاسد ہوگی جس کی تفصیل یہ ہے۔

(۱) عورت ایک ہونے کی صورت میں اس عورت کے دائیں بائیں کھڑے ہوئے ایک مرد اور اس عورت کے پیچھے پہلی صف میں اس کی سیدھ میں کھڑے ہوئے ایک مرد کی نماز فاسد ہوگی۔

(۲) دو عورتیں ہونے کی صورت میں دائیں بائیں والے ایک

==بالتقدم خطوة أو خطوتين للكراهة فی ذلك، فتأخيرها بالإشارة وما أشبه ذلك.

(۱) فی مجمع الأنهر (۱/۱۶۶) وأما عند محمد فيشترط مقدار ركن.

ایک مرد کی اور عورت کے بالکل پیچھے پہلی صف میں ان کی سیدھ میں کھڑے ہوئے دو مردوں کی نماز فاسد ہو جائے گی۔

(۳) اگر عورتیں تین ہوں تو ان کے دائیں بائیں ایک ایک مرد اور ان کے پیچھے تین مردوں کی نماز فاسد ہو جائے گی، اور اس صورت میں مزید خرابی یہ ہوگی کہ ان تین عورتوں کے پیچھے آخری صف تک ہر صف میں سے ان تین تین مردوں کی نماز فاسد ہو جائے گی جو ان کی سیدھ میں کھڑے ہوں۔(۱)

نیز اسی پر تین سے زائد عورتوں کے حکم کو قیاس کرلیا جائے کہ ان کے دائیں بائیں ایک ایک مرد کی اور وہ جتنی عورتیں ہوں ان کے پیچھے کی ہر صف میں سے آخری صف تک اتنے ہی ایسے مردوں کی نماز فاسد ہو جائے گی جو ان کی سیدھ میں ہونگے۔

تاہم اگر عورتوں کی صف کے پیچھے مردوں کی صفِ اول ان عورتوں کے سر سے زیادہ بلند مقام پر ہو یا عورتوں کی صف کے پیچھے مردوں کی صفِ اول کے سامنے ایک ہاتھ اونچا کوئی سترہ حائل ہو تو اس

(۱) فی الهندية (۸۹/۱) ثم المرأة الواحدة تفسد صلوٰة ثلاثة، واحد عن يمينها وآخر عن يسارها، آخر خلفها،..... والمرأتان صلوٰة أربعة، واحد عن يمينها، وآخر عن يسارهما، واثنان خلفهما بحذئهما، وان كن ثلاثاً أفسدت صلوٰة واحد عن يمينهن، وآخر عن يسارهن، وثلاثة خلفهن الىٰ آخر الصفوف.

حائل کی صورت میں مردوں کی نماز صحیح ہونے کے بارے میں اختلاف ہے، بعض فقہاءِ کرام کے نزدیک مردوں کی نماز ہو جائے گی اور بعض کے نزدیک نہیں ہوگی، اور بعض علماء نے صحت کے قول کو ترجیح دی ہے، البتہ اس میں شرط یہ ہے کہ یہ حائل عورتوں کی صف کے پیچھے مردوں کی پہلی صف کے آگے ہو، اگر مردوں کی پہلی صف کے سامنے کوئی سترہ حائل نہ ہو، بلکہ دوسری یا تیسری صف کے سامنے ہے تو عورتوں کے پیچھے موجود مردوں کی کسی صف کی بھی نماز نہیں ہوگی۔ (۱)

تین اماموں کے نزدیک نماز میں کسی عورت کا کسی مرد کے برابر کھڑے ہونے سے نماز فاسد نہیں ہوتی

جبکہ حضرت امامِ شافعی، امامِ مالک رحمہما اللہ اور حنابلہ کے راجح قول کے مطابق عورت کے لئے اس طرح درمیانِ صف میں کھڑا ہونا مکروہ ہے، لیکن اس سے مردوں کی نماز فاسد نہیں ہوگی۔ (۲)

آج کل حرمین شریفین میں مرد مقتدیوں کو چاہیے کہ بوقتِ ابتلاء

---

(۱) فی الشامیة (۵۸۴/۱) وفی المعراج عن المبسوط: فان کان صف تام من النساء وورائهن صفوف الرجال فسدت تلك الصفوف کلها استحسانا والقیاس أن لا تفسد الا صلاة واحد، ولکن استحسن ... فهذا صریح فی أن الحائل غیر معتبر فی صف النساء والا لفسدت صلاة الأول من الرجال فقط

(۲) فی المدونة الکبریٰ (۱۹۵/۱) اذا صلت المرأة وسط الصف بین الرجال أتفسد علی أحد من الرجال صلوٰته فی قول مالك، قال: لا أدری أن تفسد أحد ==

ان ذکر کردہ صورتوں میں سے کوئی صورت اختیار فرمالیں، لیکن اگر ایسا نہ ہو سکے تو چونکہ یہ صورت عام ابتلاء کی حیثیت اختیار کر چکی ہے اس لئے اہلِ فتویٰ کو اس مسئلہ میں ائمہ ثلاثہ کے مسلک پر فتویٰ دینے کی گنجائش پر غور کرنا چاہیے۔ (۱)

تاہم واضح رہے یہ ساری تفصیل اس صورت میں ہے جب ائمہ حرمین، عورتوں کی امامت کی نیت کرتے ہوں، لیکن اگر وہ عورتوں کی امامت کی بالکل نیت نہیں کرتے تو پھر عورتوں کی نماز درست نہ ہوگی خواہ مردوں کے برابر میں آکر کھڑی ہوں یا علیحدہ کھڑی ہوں، البتہ مردوں کی نماز درست ہو جائے گی۔

مسجد الحرام میں ہجوم کی وجہ سے مطاف سے باہر جانے کا حکم

سوال ... دورانِ طواف ہجوم کی وجہ سے بعض اوقات مطاف سے باہر

==من الرجال وعلى نفسها.

وفي المغني لابن قدامة (۲/۶٦، ط: دارالكتب العربي بيروت) فان وقفت المرأة في صف الرجال كره لها ذلك ولم تبطل صلوٰتها ولا صلوٰة من يليها، وهذا مذهب الشافعي.

(۱) بندہ نے اس پر غور کیا، ذکر کردہ صورتوں پر عمل نہ ہو سکنے کی صورت میں نماز کے دوران اگر کوئی عورت کسی نمازی مرد کے برابر میں یا اس کے آگے کھڑی ہوگئی تو ان اماموں کے مذہب پر عمل کرنے کی گنجائش ہے، اس طرح مرد کی نماز ادا ہو جائے گی تاہم کوئی ایسی نماز بعد میں لوٹا لے تو احتیاط کی بات ہے۔ بندہ عبدالرؤف سکھروی

ہو جانا پڑتا ہے، یعنی دائیں بائیں سیڑھیوں سے اوپر مسجد کے حصے میں اور خصوصاً ہجوم میں اوپر چھت وغیرہ پر طواف کی صورت میں باہر سعی کی جگہ میں نکلنے پر آدمی مجبور ہو جاتا ہے، بعض اوقات دھکے سے اور بعض اوقات جگہ کم ہونے کی وجہ سے، تو ایسی صورت میں طواف درست ہوگا یا نہیں؟ کیا حکم ہوگا تفصیل سے وضاحت فرمائیں۔

جواب ... مسجدِ حرام کے اندر رہتے ہوئے کسی بھی جگہ سے بیت اللہ شریف کا طواف جائز ہے۔ اور مسجدِ حرام کے باہر سے بیت اللہ شریف کا طواف درست نہیں۔ لہٰذا اگر طواف کرنے والا ہجوم وغیرہ کی وجہ سے مسجدِ حرام کے اندر رہتے ہوئے، ''مطاف'' سے باہر ہو جاتا ہے لیکن مسجدِ حرام سے باہر نہیں نکلتا تو اس کا طواف درست ہو جائے گا۔ اور اگر مسجدِ حرام سے ہی باہر نکل گیا تو جس چکر میں نکلا، اس کے اس حصہ کا اعادہ کرنا لازم ہے۔(۱)

سعی کی جگہ مسجد الحرام میں شامل نہیں ہے

اور سعی کی جگہ مسجدِ حرام میں شامل ہے یا نہیں؟ اس کے بارے میں ہمارے دارالافتاء کی طرف سے سعودی دارالافتاء ''ادارۃ البحوث

(۱) فی مناسك لما علی قاریؒ (ص:۱٤۹) (مکانه حول البیت لا فیه) (داخل المسجد) أی سواء کان قریباً من البیت أو بعیداً عنه بعد أن یکون فی المسجد۔

العلمیۃ والافتاء“ اور شیخ عبد اللہ بن سبیل مدظلہم امام وخطیب المسجد الحرام وعضو هيئة كبار العلماء کی خدمت میں سوال بھیجا گیا تھا، ان حضرات کے جوابات کا حاصل یہ ہے کہ مسعیٰ (یعنی سعی کی جگہ) مسجدِ حرام سے خارج ہے، اس میں شامل نہیں ہے یعنی مسجدِ حرام کے حکم میں نہیں۔ (۱) لہٰذا ان حضرات کے جوابات کی روشنی میں اگر کوئی شخص دورانِ طواف مسجدِ حرام سے نکل کر باہر سعی کی جگہ پر نکل آئے تو طواف کے جتنے حصے میں باہر نکلا اتنے حصے کا طواف درست نہیں ہوگا، لہٰذا اتنے حصہ کا اعادہ کرنا لازم ہے۔ (۲)

بیت اللہ کی دیوار یا غلاف پر آیت لکھنے کا حکم

سوال ... حج کے موقعہ پر دیکھا گیا کہ عوام کا ایک جمِّ غفیر کعبۃ اللہ کے قریب پہنچنے کی کوشش کرتا ہے اور پھر بیت اللہ کی دیوار یا غلافِ کعبہ پر انگلی سے کچھ لکھنے کی کوشش کرتا ہے جب پوچھا گیا تو بتایا کہ جس کا نام یہاں لکھا جاتا ہے اس کو اگلے سال حج نصیب ہوتا ہے؛ جبکہ بعض علماء کی طرف

---

(۱) فی الفتویٰ من ادارة البحوث العلمية والافتاء رقم: ۲۲۱۷۱ ما نصه: المسعیٰ مشعر مستقل لایأخذ حکم المسجد ولو أدخل فيه، بل يبقى على أحكامه من جواز سعی الحائض وجلوسها فيه

(۲) (مأخذہ: تبویب فتاوی دار العلوم کراچی ۵۵۴/۵۳) بتصرف

سے ایک پمفلیٹ تقسیم کیا گیا ہے جس میں ''اِنَّ الَّذِیْ فَرَضَ عَلَیکَ الْقُرآنَ لَرَادُّکَ اِلٰی مَعَادٍ. الآیة'' لکھنے کی ترغیب دی گئی، لیکن اکثر عوام اس آیت سے غافل ہیں۔

سوال یہ ہے کہ کیا اس آیت کو اس طرح لکھنے کی ترغیب قرآن وحدیث، صحابہؓ میں کہیں سے وارد ہے اور اگر بعض بزرگان کا معمول رہا بھی ہے تو فسادِ زمانہ کی وجہ سے اب اس کا ترک لازم نہیں؟

جواب … مذکورہ عمل عملیات و وظائف میں سے ہے، جس کا تعلق قرآن وحدیث سے نہیں بلکہ تجربہ سے ہے، اور بظاہر اس کی وجہ یہ ہوگی کہ حضرت عبد اللہ بن عباسؓ سے منقول تفسیر کے مطابق یہ آیتِ کریمہ رسول اللہ ﷺ کی تسلی کے لئے مقامِ جُحفَہ میں نازل ہوئی تھی، جس میں آپ ﷺ کو اطمینان دلایا گیا تھا کہ اگرچہ آپ کو چند روز کے لئے وطنِ عزیز مکہ مکرمہ اور بیت اللہ چھوڑنا پڑا، لیکن اللہ تعالیٰ آپ کو دوبارہ مکہ مکرمہ میں لوٹا دیں گے، اس تفسیر کی روشنی میں بیت اللہ شریف میں دوبارہ حاضری کے لئے کسی بزرگ نے یہ عمل تجویز کیا ہوتا کہ اللہ تعالیٰ اس کی برکت سے دوبارہ اس کو حج یا عمرہ نصیب فرمائیں، لیکن ایسا کرنا ضروری نہیں ہے،

نیز ہمارے علم کی حد تک خیر القرون میں بھی کسی سے ثابت نہیں،

اس لئے اگر کوئی شخص دوسروں کو تکلیف دیئے بغیر اور ضروری سمجھے بغیر مذکورہ عمل کر لے تو فی نفسہٖ ممنوع نہیں، لیکن جب کوئی جائز عمل، لوگوں کے اعتقاد کی خرابی یا دیگر مفاسد کا ذریعہ بن جائے اور اس کا التزام کیا جانے لگے اور اس کو حج کا حصہ سمجھا جانے لگے تو ایسی صورت میں بدعت کے ڈر سے اُس جائز عمل کو بھی چھوڑ دیا جاتا ہے، اس لئے اب اس عمل کے اہتمام اور التزام سے بچنا چاہئے۔

اور اگر مذکورہ آیت بیت اللہ پر لکھے بغیر مکہ مکرمہ سے واپسی کے سفر میں یہ آیت پڑھ کر دعا کرلی جائے کہ جس طرح آپ ﷺ کی دوبارہ تشریف آوری ہوئی تھی۔ اسی طرح، یا اللہ! اس آیت کی برکت سے ہمیں بھی دوبارہ حاضری نصیب فرما۔ تو ایسا کرنا بلاشبہ جائز معلوم ہوتا ہے۔ (۱)

حاجی منیٰ، عرفات اور مزدلفہ کی نمازوں میں قصر کرے گا یا نہیں؟

سوال ... منیٰ میں نمازوں کی ادائیگی، مسافرانہ ہوگی یا مقیم کے اعتبار

---

(۱) تفسیر القرطبی: (۲۸۴/۱۳) قوله تعالى: (إن الذى فرض عليك القرآن لرادك إلى معاد) ختم السورة ببشارة نبيه محمد صلى الله عليه وسلم برده إلى مكة قاهرا لأعدائه. وقيل: هو بشارة له بالجنة. والأول أكثر وهو قول جابر بن عبد الله وابن عباس ومجاهد وغيرهم. قال القتبى: معاد الرجل بلده، لأنه ينصرف ثم=

سے؟ یہ ایک ایسا مسئلہ ہے کہ جس کا حل نہیں۔ ہر سال حج کے موقع پر علماء دیوبند اختلاف کا شکار ہوتے ہیں رہنمائی فرمائیں!

جواب ... اِس مسئلے میں اختلاف درحقیقت ایک اور اختلاف پر مبنی ہے، وہ یہ ہے کہ آج کے دور میں منیٰ اور مکہ مکرمہ دونوں الگ الگ دو مستقل مقامات ہیں یا منیٰ اب مکہ مکرمہ کا محلّہ بن گیا ہے؟ اس سلسلہ میں معاصر علماءِ کرام کی آراء مختلف ہیں:

بعض حضراتِ علماءِ کرام کا کہنا یہ ہے کہ منیٰ اور مکہ مکرمہ حسبِ سابق دونوں اب بھی دو الگ الگ مقامات ہیں، جبکہ دوسری طرف بعض علماءِ کرام کی رائے یہ ہے کہ چونکہ کسی مقام کا مستقل ہونا یا کسی مستقل مقام کے تابع ہونا عرف پر مبنی ہے، لہٰذا آج کے دور میں منیٰ اتصالِ آبادی وغیرہ کی بناء پر عرف میں مکہ مکرمہ کا ایک محلّہ بن گیا ہے، اور سعودی حکومت نے بھی منیٰ کو مکہ مکرمہ میں شامل قرار دیدیا ہے، اس لئے اب منیٰ سفر وحضر

= يعود. وقال مقاتل: خرج النبى صلى الله عليه وسلم من الغار ليلا مهاجرا إلى المدينة فى غير طريق مخافة الطلب، فلما رجع إلى الطريق ونزل الجحفة عرف الطريق إلى مكة فاشتاق إليها، فقال له جبريل إن الله يقول: "إن الذى فرض عليك القرآن لرادك إلى معاد" أى إلى مكة ظاهرا عليها .قال ابن عباس :نزلت هذه الآية بالجحفة ليست مكية ولا مدنية.

کے معاملہ میں مکہ مکرمہ کے تابع ہے، الگ مستقل مقام نہیں رہا۔ اور دارالافتاء جامعہ دارالعلوم کراچی کے حضرات کا یہی مؤقف ہے۔

لہٰذا ہماری رائے کے مطابق اگر مکہ مکرمہ اور منیٰ دونوں مقامات پر حاجی کے قیام کی مجموعی مدت پندرہ دن یا اس سے زیادہ ہو تو وہ مقیم کہلائے گا، اور مکہ مکرمہ اور منیٰ دونوں مقامات میں نماز پوری ادا کرے گا۔ اور اگر مکہ مکرمہ اور منیٰ دونوں مقامات میں حاجی کے قیام کی مجموعی مدت پندرہ دن سے کم ہو تو اس صورت میں وہ مسافر کہلائے گا، اور چار رکعت والی صرف فرض نماز میں قصر کرے گا۔

تاہم اگر کسی حاجی کو دیگر علماءِ کرام پر اعتماد ہو اور وہ اُن کی رائے کے مطابق عمل کرلے تو اس کی بھی گنجائش ہے، لیکن فتنہ اور انتشار سے بچنا بہر حال لازم ہے۔ (مأخذہٗ تبویب: (۱۵/۱۶۷۴))(۱)

منیٰ میں نمازِ جمعہ ادا کرنا

اگر منیٰ میں جمعہ کا دن آجائے تو وہاں جمعہ کی نماز پڑھنا جائز ہے، اور اگر عرفات میں جمعہ کے دن حج ہو تو وہاں چاروں اماموں کے نزدیک

---

(۱) الفتاوی الهندية: (۱/۱٤۰) ولو نوى الإقامة خمسة عشر يوما في موضعين فإن كان كل منهما أصلا بنفسه نحو مكة ومنى والكوفة والحيرة لا يصير مقيما وإن كان أحدهما تبعا للآخر حتى تجب الجمعة على سكانه يصير مقيما.

بالاتفاق جمعہ ادا نہ کیا جائے۔ (عمدۃ الناسک) نمازِ جمعہ کے لئے مسجد ہونا ضروری نہیں ہے، اپنے اپنے خیموں میں جمعہ کی نماز ادا کرنا درست ہے۔

جمعہ کا خطبہ

حجاج کی سہولت کے لئے جمعہ کے دونوں خطبے لکھے جاتے ہیں، کیونکہ کبھی ان کی ضرورت بھی پیش آتی ہے، اور ہر شخص کو خطبہ زبانی یاد نہیں ہوتا، اس کتاب میں دیکھ کر خطبہ پڑھنا آسان ہوگا۔

جمعہ کا پہلا خطبہ

اَلْخُطْبَةُ الْاُوْلٰی لِلْجُمُعَةِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ نَحْمَدُهٗ وَنَسْتَعِيْنُهٗ وَنَسْتَغْفِرُهٗ وَنُؤْمِنُ بِهٖ وَنَتَوَكَّلُ عَلَيْهِ وَنَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَيِّئَاتِ اَعْمَالِنَا مَنْ يَّهْدِهِ اللّٰهُ فَلاَ مُضِلَّ لَهٗ وَمَنْ يُّضْلِلْهُ فَلا هَادِيَ لَهٗ ○ وَنَشْهَدُ أَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لاَ شَرِيْكَ لَهٗ وَنَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ اَرْسَلَهٗ بِالْحَقِّ بَشِيْرًا وَنَذِيْرًا بَيْنَ يَدَيِ السَّاعَةِ مَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَقَدْ رَشَدَ وَمَنْ يَّعْصِهِمَا فَاِنَّهٗ قَدْ غَوٰى وَاِنَّهٗ لَا يَضُرُّ اِلَّا نَفْسَهٗ وَلَا يَضُرُّ اللّٰهَ شَيْئًا○

إِنَّ خَيْرَ الْحَدِيْثِ كِتَابُ اللّٰهِ O وَخَيْرَ الْهَدْيِ هَدْيُ مُحَمَّدٍ ﷺ O وَإِنَّ خَيْرَ الْأُمُوْرِ عَوَازِمُهَا O وَشَرَّ الْأُمُوْرِ مُحْدَثَاتُهَا O وَكُلُّ مُحْدَثَةٍ بِدْعَةٌ وَكُلُّ بِدْعَةٍ ضَلَالَةٌ وَكُلُّ ضَلَالَةٍ فِي النَّارِ O أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيمِ O بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِO يَا أَيُّهَا الَّذِيْنَ آمَنُوْا إِذَا نُوْدِيَ لِلصَّلَاةِ مِنْ يَوْمِ الْجُمُعَةِ فَاسْعَوْا إِلَى ذِكْرِ اللّٰهِ وَذَرُوْا الْبَيْعَ ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَكُمْ إِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ O فَإِذَا قُضِيَتِ الصَّلَاةُ فَانْتَشِرُوْا فِي الْأَرْضِ وَابْتَغُوْا مِنْ فَضْلِ اللّٰهِ وَاذْكُرُوا اللّٰهَ كَثِيْرًا لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ O وَإِذَا رَأَوْا تِجَارَةً أَوْ لَهْوًا انْفَضُّوا إِلَيْهَا وَتَرَكُوْكَ قَائِمًا قُلْ مَا عِنْدَ اللّٰهِ خَيْرٌ مِنَ اللَّهْوِ وَمِنَ التِّجَارَةِ وَاللّٰهُ خَيْرُ الرَّازِقِيْنَ O

صَدَقَ اللّٰهُ الْعَظِيْمُ وَنَفَعَنِيْ وَإِيَّاكُمْ بِآيَاتِهٖ وَالذِّكْرِ الْحَكِيْمِ إِنَّهٗ تَعَالٰى جَوَّادٌ كَرِيْمٌ مَلِكٌ بَرٌّ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌO

جمعہ کا دوسرا خطبہ

اَلْخُطْبَةُ الثَّانِيَةُ لِلْجُمُعَةِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ O وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى

رَسُوْلِهِ الْاَمِيْنَ اَمَّا بَعْدُ! فَيَا مَعْشَرَ الْمُسْلِمِيْنَ. أَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ O بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِO قَالَ اللّٰهُ تَعَالىٰ فِىْ كِتَابِهِ الْكَرِيْمِ O إِنَّ اللّٰهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ يَا أَيُّهَا الَّذِيْنَ آمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا تَسْلِيْمًاO اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ مَنْ صَلّٰى وَصَامَ O اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ مَنْ قَعَدَ وَقَامَ O اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى جَمِيْعِ الْاَنْبِيَاءِ وَالْمُرْسَلِيْنَ وَعَلٰى سَائِرِ الصَّحَابَةِ وَالتَّابِعِيْنَ وَعَلٰى عِبَادِكَ الصَّالِحِيْنَ O اَللّٰهُمَّ اَيِّدِ الْاِسْلَامَ وَالْمُسْلِمِيْنَ O اَللّٰهُمَّ انْصُرْ مَنْ نَصَرَ دِيْنَ مُحَمَّدٍ ﷺ وَاجْعَلْنَا مِنْهُمْ وَاخْذُلْ مَنْ خَذَلَ دِيْنَ مُحَمَّدٍ ﷺ وَلَاتَجْعَلْنَا مِنْهُمْ اَللّٰهُمَّ اَرِنَا الْحَقَّ حَقًّا وَّارْزُقْنَا اِتِّبَاعَهٗ وَاَرِنَا الْبَاطِلَ بَاطِلًا وَّارْزُقْنَا اِجْتِنَابَهٗO اَللّٰهُمَّ ثَبِّتْنَا عَلٰى الْاِسْلَامِ O اَللّٰهُمَّ نَوِّرْ قُلُوْبَنَا بِنُوْرِ الْاِيْمَانِ O اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِلْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ الْاَحْيَاءِ مِنْهُمْ وَالْاَمْوَاتِ O عِبَادَ اللّٰهِ رَحِمَكُمُ اللّٰهُ O

إِنَّ اللَّهَ يَأْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْإِحْسَانِ وَإِيتَاءِ ذِى الْقُرْبَى

وَيَنۡهَى عَنِ الۡفَحۡشَاءِ وَالۡمُنۡكَرِ وَالۡبَغۡيِ يَعِظُكُمۡ لَعَلَّكُمۡ تَذَكَّرُونَ O
اُذۡكُرُوۡا اللّٰهَ يَذۡكُرۡكُمۡ وَادۡعُوۡهُ يَسۡتَجِبۡ لَكُمۡ وَلَذِكۡرُ اللّٰهِ تَعَالٰى اَعۡلٰى وَاَوۡلٰى وَاَعَزُّ وَاَجَلُّ وَاَتَمُّ وَاَهَمُّ وَاَعۡظَمُ وَاَكۡبَرُ. O (مأخوذ از منتخب خطبات جمعہ وعیدین)

دورانِ حج مجبوری میں محلّہ عزیزیہ کے قیام کا حکم

سوال ... ۱۰ ذی الحجہ یوم النحر کو جمرات سے واپسی پر خیموں میں جانے والے تمام راستے بند کر دیئے جاتے ہیں تو بعض گروپ والے رمی کرنے کے بعد عزیزیہ چلے جاتے ہیں وہاں قربانی ہونے تک انتظار کرتے ہیں اُس کے بعد احرام اُتار کر واپس منیٰ یا حرم چلے جاتے ہیں، اس دوران تقریباً پانچ چھ گھنٹے عزیزیہ میں رہنا پڑتا ہے کیا یہ عمل درست ہے؟ (اس کا جواب اگلے سوال کے جواب میں آرہا ہے)

بلا عذر محلّہ عزیزیہ میں قیام کرنے کا حکم

سوال ... بعض حضرات بلا عذر عزیزیہ میں رہتے ہیں اور صرف رمی کرنے کے لئے منیٰ آتے ہیں۔ کیا یہ عمل درست ہے؟

جواب ... ایامِ رمی کی راتیں منیٰ میں گزارنا حضراتِ فقہاءِ احناف ؒ کے

نزدیک سنت ہے اور بلا عذر سنت کو نہ چھوڑنا چاہیے، لہٰذا سوال میں ذکر کردہ عذر کی وجہ سے چند گھنٹوں کے لئے بعض حجاجِ کرام کا عزیزیہ میں رہنے میں مضائقہ نہیں۔ البتہ بلا عذر منیٰ کا قیام ترک کرنا اور عزیزیہ ہی میں رہنا اور وہیں سے جمرات کی رمی کے لئے آنا خلافِ سنت ہے۔[1]

مسجد میں جگہ نہ ملنے پر ہوٹل میں جماعت کرنے کا حکم

سوال ... عزیزیہ کی مساجد میں انتہائی رش ہوتا ہے تو کیا اپنے ہوٹل میں جماعت کا اہتمام کرنے کی گنجائش ہے؟

جواب ... مذکورہ صورت میں نماز باجماعت مسجد میں ہی ادا کرنی چاہیے، کیونکہ مسجد میں فرض نماز باجماعت ادا کرنا افضل ہے، اس کی بڑی تاکید آئی ہے، اگر مسجد کے بجائے ہوٹل میں فرض نماز کی جماعت کرلی تو اگرچہ فی نفسہٖ جماعت کا ثواب مل جائے گا لیکن مسجد کے ثواب سے محرومی ہوگی، اس لئے مسجد میں باجماعت نماز ادا کرنے کی کوشش کرنی چاہیے۔ البتہ اگر رش کی وجہ سے مسجد کی جماعت میں شرکت ممکن

(۱) بدائع الصنائع:(۱۵۹/۲)فإذا طاف طواف الزيارة كله أو أكثره حل له النساء أيضا...ثم يرجع إلى منى، ولا يبيت بمكة، ولا فى الطريق، هو السنة؛ لأن النبى هكذا فعل، ويكره أن يبيت فى غير منى فى أيام منى، فإن فعل لا شيء عليه، ويكون مسيئا؛ لأن البيتوتة بها ليست بواجبة بل هى سنة، وعند الشافعى ====

نہ ہوسکے تو پھر ہوٹل میں نماز باجماعت ادا کرنا درست ہے۔[1] (حاشیہ اگلے صفحہ پر ملاحظہ فرمائیں!)

وزٹ ویزہ پر حج وعمرہ کرنے کا حکم

سوال … visit ویزہ پر حج وعمرہ کرنا درست ہے یا نہیں؟

جواب … اگر وزٹ (VISIT) ویزہ پر حج/عمرہ کرنا قانوناً منع ہو تو اس ویزہ پر حج/عمرہ نہ کرنا چاہئے، کیونکہ یہ طے شدہ معاہدہ کی خلاف ورزی ہے، تاہم اگر کسی نے قانونی ممانعت کے باوجود وزٹ ویزہ پر ارکان وشرائط کی ادائیگی کے ساتھ حج/عمرہ کرلیا تو فی نفسہٖ حج/عمرہ ادا ہوجائے گا، البتہ معاہدہ کی خلاف ورزی کا گناہ ہوگا۔

خواتین کا سلام

خواتین کو بھی روضۂ اقدس کی زیارت اور سلام عرض کرنا چاہئے، اور طریقہ سلام عرض کرنے کا طریقہ آگے صفحہ نمبر ۷ ۹ پر آرہا ہے البتہ (اگر حکومت کی طرف سے ممانعت نہ ہو) تو ان کے لئے رات کے وقت

===یجب علیه الدم؛ لأنها واجبة عنده، واحتج بفعل النبی وأفعاله علی الوجوب فی الأصل، ولنا ما روی أن رسول اللّٰه -صلی اللّٰه علیه وسلم- أرخص للعباس أن یبیت بمکة للسقایة، ولو کان ذلك واجبا لم یکن العباس یترك الواجب لأجل السقایة، ولا کان النبی یرخص له فی ذلك، وفعل النبی محمول علی السنة توفیقا بین الدلیلین.

البحر الرائق:(۲/ ۳۶۱)والبیتوتة بها سنة والاقامة بها مندوبة کذا فی المحیط.

حاضر ہوکر سلام عرض کرنا بہتر ہے، اور جب زیادہ ہجوم ہوتو کچھ فاصلہ ہی سے سلام عرض کردیا کریں۔

اگر کسی خاتون کو ماہواری آرہی ہو یا وہ نفاس کی حالت میں ہوتو گھر پر قیام کرے سلام عرض کرنے کے لئے مسجدِ نبوی میں نہ آئے، البتہ اگر مسجد کے باہر بابُ السلام کے پاس یا کسی اور دروازہ کے پاس کھڑی ہوکر سلام عرض کرنا چاہئے تو کرسکتی ہے اور جب پاک ہوجائے تو روضۂ مبارک پر سلام عرض کرنے چلی جائے۔

مدینہ منورہ میں بھی خواتین کو گھر ہی میں نماز پڑھنا افضل ہے کیونکہ انہیں گھر میں نماز ادا کرنے سے مسجدِ نبوی کی جماعت کا ثواب مل جاتا ہے۔ (ماخذہٗ بدائع ص ۱۱۳) لیکن اگر خواتین مسجدِ نبوی میں سلام عرض کرنے آئیں اور نماز کا وقت آنے پر مسجدِ نبوی کی جماعت میں شامل ہوکر نماز ادا کرلیں تو ان کی نماز ہوجائے گی۔

مسجدِ نبوی میں کسی بھی جگہ سے سلام پیش کرنے کا حکم

سوال … مسجدِ نبوی میں کہیں سے بھی سلام عرض کیا جائے یا مواجہ شریف

(۱) فتاوی قاضیخان:(۱/۱۱٤) (باب التراويح) وان صلى بجماعة فى البيت اختلف فيه المشايخ والصحيح أن الجماعة فى البيت فضيلة وللجماعة فى المسجد فضيلة أخرى فاذا صلى فى البيت بجماعة فقد حاز فضيلة أدائها==

میں سلام پیش کرنے کا حکم ہے؟

جواب ... مسجدِ نبوی میں کسی بھی جگہ سے سلام عرض کرنے کی وہ فضیلت نہیں ہے جو سامنے سے حاضر ہوکر سلام عرض کرنے کی ہے، تاہم اگر کسی کو خاص مواجہہ شریف پر حاضری کا موقع نہ ملے تو وہ روضۂ اقدس کے کسی طرف بھی کھڑے ہوکر سلام عرض کرسکتا ہے۔ (ماٴخذہٗ رفیقِ حج، ص:۲۰۵، موٴلفہ حضرت مفتی محمد رفیع عثمانی صاحب مدظلہم)

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے روضۂ اقدس پر شفاعت کی درخواست کرنے کا حکم

سوال ... روضۂ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم پر براہِ راست شفاعت کا سوال کرنا کیا کسی صحیح روایت سے ثابت ہے، ہزاروں صحابہ کی موجودگی میں ایک غیر معلوم شخص کی روایت سے استدلال کرنا کیسا ہے؟ جیسا کہ بعض لوگ کہتے ہیں۔ وضاحت فرمائیں!

جواب ... سرکارِ دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کے روضۂ مبارک پر سلام عرض کرنے کے بعد، حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے شفاعت کی درخواست کرنا درست اور معتبر ہے

=بالجماعة وترك الفضيلة الأخرى هكذا قال القاضى الامام أبو على النسفى رحمه الله تعالىٰ والصحيح أن أدائها بالجماعة فى المسجد أفضل لأن فيه تكثيراً للجماعة وكذلك فى المكتوبات.

بلکہ روضۂ اقدس پر حاضر ہونے والے کے لئے مناسب اور باعثِ سعادت ہے۔

اور آنحضرت ﷺ کی قبر پر شفاعت کا سوال کرنے کو غیر معلوم شخص کی روایت سے ثابت کہنا درست نہیں، بلکہ اس کا ثبوت حضراتِ صحابۂ کرامؓ اور حضرت عمرؓ کی تائید وتصویب سے ہے۔ اس مسئلہ کے متعلق حضرت مولانا سرفراز خان صفدر صاحبؒ نے اپنی کتاب ''تسکین الصدور ص: ۳۴۷ تا ۳۹۷'' میں مفصل اور کافی وشافی بحث فرمائی ہے، اور ثبوت کے دلائل اور اعتراضات کے جوابات بھی بیان فرمائے ہیں، فتویٰ میں اس قدر تفصیل کی گنجائش نہیں، لہٰذا اس کی تفصیل وہیں ملاحظہ کی جائے۔ (۱)

سرکار نے بلالیا کہنے کا حکم

سوال ... مدینے میں پہنچ کر اکثر لوگوں کی زبان سے ایک جملہ نکلتا ہے کہ سرکار نے بلالیا تو ہم چلے آئے۔ کیا یہ کہنا درست ہے؟

جواب ... مذکورہ جملہ میں ''سرکار'' سے مراد اگر اللہ رب العزت کی ذات ہو اور اشارہ اس بات کی طرف ہو کہ عالمِ ارواح میں ہماری روح نے

(۱) فتح القدير للكمال ابن الهمام: (۱۸۱/۳) ويسأل الله تعالى حاجته متوسلا إلى الله بحضرة نبيه عليه الصلاة والسلام. وأعظم المسائل وأهمها سؤال حسن الخاتمة والرضوان والمغفرة، ثم يسأل النبي صلى الله عليه وسلم الشفاعة = =

"لبیک" کہا تھا جس کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ نے ہمیں یہاں بلالیا تو اس معنیٰ میں یہ جملہ صحیح ہے۔ لیکن اگر سرکار سے حضور ﷺ کی ذاتِ گرامی مراد لی جائے اور یہ سوچ کر کہا جائے کہ آپ ﷺ نے ہمیں یہاں بلالیا ہے تو اس معنیٰ میں یہ جملہ کہنے سے اجتناب کرنا چاہیئے۔

چالیس نمازیں

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص میری مسجد میں چالیس نمازیں ادا کرے اور کوئی نماز اس کی فوت نہ ہو اس کے لئے دوزخ سے برائت لکھی جائے گی اور عذاب ونفاق سے براءۃ لکھی جائے گی۔ (رواہ احمد)

تشریح

اس حدیثِ پاک سے مسجدِ نبوی میں چالیس نمازیں ادا کرنے کی بڑی فضیلت معلوم ہوئی کہ اللہ تعالیٰ ان نمازوں کی برکت سے نمازی کو عذابِ دوزخ اور نفاق سے بری فرمادیتے ہیں ____ اس لئے مسجدِ نبوی کی نمازوں کا خاص اہتمام رکھنا چاہیئے اور چالیس نمازیں ادا کرکے یہ

= =فيقول يا رسول الله! أسألك الشفاعة، يا رسول الله أسألك الشفاعة وأتوسل بك إلى الله فى أن أموت مسلما على ملتك وسنتك، ويذكر كل ما كان من قبيل الاستعطاف والرفق به، ويجتنب الألفاظ الدالة على الإدلال والقرب من المخاطب فإنه سوء أدب.

عظیم فضیلت حاصل کرنی چاہیے۔

لیکن مسجدِ نبوی میں چالیس نمازیں ادا کرنا فرض یا واجب نہیں ہے اور یہ نمازیں ادا کرنا حج کا کوئی حصہ نہیں ہے، اگر کوئی شخص یہ چالیس نمازیں مسجدِ نبوی میں ادا نہ کر سکے تو اس پر کوئی گناہ نہیں اور اس کے حج وعمرہ میں کوئی کمی نہیں۔

خواتین کے لئے مدینہ منورہ میں بھی گھر میں نمازیں پڑھنا افضل ہے جس کا حاصل یہ ہے کہ انہیں گھر میں چالیس نمازیں پڑھنے سے ان کا ثواب بھی مل جائے گا اس لئے خواتین مسجدِ نبوی میں چالیس نمازیں ادا کرنے کی فکر نہ کریں اپنے گھروں میں نمازیں ادا کریں ہاں کبھی نماز کے وقت مسجد میں ہوں اور مسجد کی جماعت میں شامل ہوجائیں تو ان کی نماز ہوجائے گی۔

اور اگر ماہواری کے عذر کی بناء پر خواتین چالیس نمازیں گھر میں بھی پوری نہ کرسکیں تو بھی کچھ مضائقہ نہیں بلکہ اس قدرتی اور غیر اختیاری معذوری سے قوی امید ہے کہ اللہ تعالیٰ خواتین کو محروم نہیں فرمائیں گے۔ خواتین ہر نماز کے وقت وضو کر کے گھر ہی میں مصلے پر بیٹھ کر تھوڑا بہت ذکر کرلیا کریں یہی انشاء اللہ تعالیٰ کافی ہے اور ضروری یہ بھی نہیں۔



تلبیہ



لَبَّیْكَ

میں حاضر ہوں

اَللّٰھُمَّ لَبَّیْكَ

اے اللہ تیرے حضور میں حاضر ہوں

لَبَّیْكَ لَاشَرِیْكَ لَكَ لَبَّیْكَ

میں حاضر ہوں۔ تیرا کوئی شریک نہیں میں حاضر ہوں

اِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكَ

سب نعمتیں تیری ہی ہیں اور ملک اور بادشاہت تیری ہی ہے

لَاشَرِیْكَ لَكَ

تیرا کوئی شریک نہیں

ان کلماتِ تلبیہ کو زبانی یاد کرلیں، موقع بموقع ان کو پڑھنا ہے اور خواتین تلبیہ ہر جگہ اور ہر مرتبہ آہستہ آواز سے کہیں

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے روضۂ مبارک پر حاضری کے وقت

سلام کا طریقہ

اس میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے روضۂ اقدس پر
سلام کرنے کا مفصل طریقہ لکھا گیا ہے

حضرت مولانا مفتی عبدالرؤف سکھروی صاحب مدظلہم
مفتی جامعہ دارالعلوم کراچی

مکتبۃ الاسلام کراچی

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

الحمد للّٰه ربِّ العٰلمين والعاقبة للمتقين والصلٰوة والسلام علىٰ رسولهٖ الكريم محمد وآلهٖ وأصحابه أجمعين. أما بعد!

سرکارِ دو عالم ﷺ کے روضۂ اقدس پر حاضر ہوکر خود سلام پیش کرنا بڑی فضیلت اور بڑی سعادت کی بات ہے۔ اللہ تعالیٰ بار بار یہ نعمت عطا فرمائیں۔ آمین

روضۂ مبارک پر حاضری کے وقت مختصر سلام پیش کرنا بلاشبہ درست ہے، رش اور ہجوم میں جبکہ ٹھہرنے کا موقع نہ ہو اسی پر عمل کرنا چاہئے۔ اور اگر ٹھہرنے اور کھڑے ہونا کا موقعہ ہو، کسی کو اذیت و تکلیف نہ ہو اور مفصل درود و سلام پڑھنے سے ذوق و شوق میں اضافہ ہوتا ہو تو یہ بھی صحیح ہے۔ سلفِ صالحین سے دونوں طریقے منقول ہیں، اور مقام کے ادب اور ہیبت کا تقاضا مختصر الفاظ میں سلام پڑھنے کا ہے، (فضائل حج) اس لئے جیسا موقع ہو اس کے مطابق عمل کرلیا جائے۔ ذیل میں صلوٰۃ وسلام کا تفصیلی طریقہ لکھا جارہا ہے۔

مواجہہ شریف پر حاضری کے وقت سلام

پہلے یوں عرض کریں:

اَلسَّلَامُ عَلَیکَ اَیُّھَا النَّبِیُّ وَرَحمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ

''آپ پر سلامتی ہو اے نبی! اور اللہ کی رحمتیں اور برکتیں (نازل) ہوں''۔

اَلسَّلَامُ عَلَیکَ یَا رَسُولَ اللّٰہِ.

''آپ پر سلامتی ہو اے اللہ کے رسول!''

اَلسَّلَامُ عَلَیکَ یَا خَیرَ خَلقِ اللّٰہِ.

''آپ پر سلامتی ہو اے اللہ کی مخلوق میں سب سے بہتر!''

اَلسَّلَامُ عَلَیکَ یَا خَیِّرَۃَ اللّٰہِ مِن خَلقِ اللہ

آپ پر سلامتی ہو اے مخلوقِ خدا میں خدا کے منتخب کردہ!''

اَلسَّلَامُ عَلَیکَ یَا حَبِیبَ اللّٰہِ.

''آپ پر سلامتی ہو اے اللہ کے محبوب!''

اَلسَّلَامُ عَلَیکَ یَا سَیِّدِ وُلْدِ آدَمَ.

''آپ پر سلامتی ہو اے بنی آدم کے سردار!''

یَا رَسُولَ اللّٰہِ اِنِّیْ اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَاشَرِیْکَ لَہٗ وَاَشْھَدُ اَنَّکَ عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ

''اے اللہ کے رسول! میں گواہی دیتا ہوں کہ سوائے اللہ کے کوئی معبود نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ اس کے بندے اور رسول ہیں''

اَشهَدُ اَنَّکَ بَلَّغتَ الرِّسَالَةَ وَاَدَّیتَ الاَمَانَةَ وَنَصَحتَ الاُمَّةَ وَکَشَفتَ الغُمَّةَ فَجزَاکَ اللّٰهُ خَیراً.

''میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ نے پیغامِ رسالت پہنچا دیا اور امانت کی ادائیگی کر دی اور امت کو نصیحت کر دی اور فکروں کو دور کر دیا۔ سو اللہ تعالیٰ آپ کو بہترین بدلہ عطا فرمائے۔''

جَزَاکَ اللّٰهُ عَنَّا اَفضَلَ مَاجَزیٰ نَبِیاً عَن اُمَّتِهِ.

''اللہ تعالیٰ آپ کو ہماری جانب سے اس سے بہتر بدلہ عطا فرمائیں جو اس نے کسی نبی کو اس کی اُمت کی طرف سے دیا ہو۔''

اَللّٰهُمَّ اَعطِ سَیِّدَنَا عَبدَکَ وَرَسُولَکَ مُحَمَّدَ نِالوَسِیلَةَ وَالفَضِیلَةَ وَالدَّرجَةَ الرَّفِیعَةَ وَابعَثهُ مَقَامًا مَحمُودَ نِالَّذِی وَعَدتَّهُ اِنَّکَ لَا تُخلِفُ المِیعَادَ.

''اے اللہ! آپ عطا فرمایئے ہمارے سردار اور اپنے بندے اور رسول محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو وسیلہ اور فضیلہ اور بلند مرتبہ اور ان کو مبعوث فرما مقامِ محمود پر جس کا آپ نے ان سے وعدہ کیا ہے، بیشک آپ اپنے وعدے کے خلاف نہیں کرتے۔''

وَاَنزِلهُ المَنزِلَ المُقَرَّبِ عِندَکَ اِنَّکَ سُبحَانَکَ ذُو الفَضلِ العَظِیمِ.

''اور اُن کو پہنچایئے اپنے قریبی مقام پر بیشک آپ پاک ہیں، اور بڑے فضل والے ہیں''۔

اور پھر آنحضرت ﷺ کے وسیلہ سے دعا کرے اور شفاعت چاہے اور یوں کہے:

یَا رَسُولَ اللّٰہِ اَسأَلُکَ الشَّفَاعَۃَ وَاَتَوَسَّلُ بِکَ اِلٰی اللّٰہِ فِی اَن اَمُوتَ مُسلِماً عَلٰی مِلَّتِکَ وَسُنَّتِکَ.

”اے اللہ کے رسول! میں آپ سے شفاعت کا سوال کرتا ہوں اور میں آپ کو وسیلہ بناتا ہوں، اللہ تعالیٰ کے دربار میں اس بارے میں کہ مجھے موت آئے اس حال میں کہ میں مسلمان ہوؤں اور (قائم) رہوں آپ کے مذہب اور طریقہ پر“ (زبدۃ المناسک)

اس کے بعد دائیں طرف جالیوں میں دوسرا سوراخ ہے، اس کے سامنے کھڑے ہو کر حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی خدمت میں اس طرح سلام عرض کریں:

اَلسَّلَامُ عَلَیکُم وَرَحمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہُ یَا خَلِیفَۃَ رَسُولِ اللّٰہِ ﷺ سَیِّدَنَا اَبَا بَکرِنِ الصِّدِیقَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنکَ وَعَنَّا وَأَرضَاکَ وجَزَاکَ اللّٰہُ عَنَّا خَیراً

اس کے بعد ذرا دائیں ہٹ کر تیسرے سوراخ کے سامنے کھڑے ہو کر حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اس طرح سلام عرض کریں:

اَلسَّلَامُ عَلَیکُم وَرَحمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہ یَا أَمِیرَ المُؤمِنِینَ

سَیِّدَنَا عُمَرَ بنِ الخطَّابِ رَضِیَ اللّٰہُ تعالیٰ عَنکَ وَعَنَّا وَأَرضَاکَ وجزَاکَ اللّٰہُ عَنَّا خیراً.

بہت سے علماء نے لکھا ہے کہ حضراتِ شیخین رضی اللہ عنہما پر علیحدہ علیحدہ سلام پڑھنے کے بعد پھر ان دونوں حضرات کے درمیان میں کھڑا ہو یعنی جس جگہ کھڑے ہو کر حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ پر سلام پڑھا ہے اس سے تقریباً نصف ہاتھ بائیں جانب کھڑا ہو تاکہ دونوں سوراخوں کے درمیان میں ہو جائے، اور پھر دونوں پر مشترک سلام پڑھے جس کے الفاظ یہ ہیں:

اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمَا یَا وَزِیرَی رَسُولِ اللّٰہِ

''اے اللہ کے رسول ﷺ کے وزیر! آپ کو سلام ہو''

اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمَا یَا صَاحِبَیْ رَسُولِ اللّٰہِ

''اے اللہ کے رسول ﷺ کے دو صحابیو! آپ کو سلام ہو''

اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمَا یَا خلیفتی رَسُولِ اللّٰہِ

''اے اللہ کے رسول ﷺ کے دو خلفاء! آپ کو سلام ہو''

اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمَا یَا ضجیعی رَسُولِ اللّٰہِ ﷺ وَرَفِیقَیہِ وَ وَزِیرَیہِ، جزَاکُمُ اللّٰہُ اَحْسَنَ الْجزَاء، جِئنَا کَمَا نَتَوَسَّلُ بِکُمَا اِلٰی رَسُولِ اللّٰہِ ﷺ لَیشْفَعَ لَنَا وَیَدْعُو

لَنَا رَبَّنَا اَن یُحْیِینَا عَلٰی مِلَّتِہٖ وَسُنَّتِہٖ وَیَحْشُرُنَا فِیْ زُمْرَتِہٖ وَجَمِیْعَ الْمُسْلِمِیْنَ.

''تم پر سلام اے حضور ﷺ کے پہلو میں لیٹنے والو!

''تم پر سلام اے حضور ﷺ کے دونوں ساتھیو!

''تم پر سلام اے حضور ﷺ کے دونوں وزیرو!

تمہیں حق تعالیٰ شانہ (ہماری طرف سے) بہترین بدلہ (تمہارے احسانات) کا عطا فرمائیں، ہم تمہارے پاس اس لئے حاضر ہوئے کہ آپ سے حضور ﷺ کی بارگاہ میں اس بات کی سفارش چاہتے ہیں کہ حضور ﷺ ہمارے لئے اللہ پاک کی بارگاہ میں شفاعت فرمادیں اور اللہ تعالیٰ سے یہ دعا فرمادیں کہ وہ ہمیں حضور ﷺ کے دین پر اور حضور ﷺ کی سنت پر زندہ رکھیں، اور ہمارا اور تمام مسلمانوں کا حشر حضور ﷺ کی جماعت میں ہو۔ (زبدۃ المناسک)

اس کے بعد پھر الٹے ہاتھ کی طرف اسی پہلے سوراخ کے سامنے آجائیں، جس میں رسولِ خدا ﷺ ہیں، اس کے سامنے کھڑے ہوکر اعوذ باللہ اور بسم اللہ پڑھکر درج ذیل آیت پڑھیں:

اِنَّ اللّٰہَ وَمَلَائِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ یَا اَیُّھَا الَّذِیْنَ آمَنُوا صَلُّوا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوا تَسْلِیْمًاo

ترجمہ

''بے شک اللہ اور اس کے فرشتے نبیٔ کریم ﷺ پر درود بھیجتے ہیں،

اے ایمان والو! تم بھی ان پر درود بھیجو اور خوب سلام بھیجا کرو''

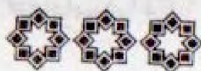
پھر پورے دھیان اور ذوق وشوق کے ساتھ ستر مرتبہ یہ درود شریف پڑھیں:

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيكَ يَا (سَيِّدِي) رَسُولَ اللّٰهِ

اس کی فضیلت یہ ہے کہ اللہ پاک بندے کی ہر حاجت پوری فرما دیتے ہیں اور ایک فرشتہ ندا کرتا ہے کہ ''اے شخص اللہ جل شانہ تجھ پر رحمت نازل کریں اور تیری کوئی حاجت ادھوری نہ رہے''۔ (شعب الایمان للبیهقی: ۲۰۲/۹)

پھر اس جگہ سے ہٹ کر ایسی جگہ چلے جائیں کہ آپ کے قبلہ رو ہونے میں روضۂ اقدس کی طرف پیٹھ نہ ہو اور اللہ تعالیٰ سے خوب رو رو کر اپنے اور اپنے والدین، اہل وعیال، ملنے جلنے والوں، دعا کرانے والوں اور تمام مسلمانوں کے لئے دعا کریں، بس اسی کو سلام کہتے ہیں، جب سلام عرض کرنا ہو اسی طرح عرض کیا کریں۔

وَصَلَّى اللّٰهُ عَلَى النَّبِيِّ الكَرِيمِ مُحَمَّدٍ وَّآلِهِ وَأَصحَابِهِ أَجمَعِينَ.



حجِ بدل
کے
فضائل ومسائل

اس میں حجِ بدل کے فضائل، حجِ بدل کی دو قسمیں، حجِ بدل کا طریقہ اور کسی دوسرے کی طرف سے عمرہ کرنے کا طریقہ لکھا گیا ہے۔

حضرت مولانا مفتی عبدالرؤف سکھروی صاحب مدظلہم
مفتی جامعہ دارالعلوم کراچی

مکتبۃ الاسلام کراچی

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ

عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ

بِرَحْمَتِکَ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ. اَمَّا بَعْدُ!

حج بدل کی تعریف

کسی دوسرے شخص کی طرف سے حج کرنے کو حجِ بدل کہتے ہیں۔

آمِر اور مامور کی تشریح

حجِ بدل کے احکام میں دو لفظ بکثرت استعمال ہوں گے ایک ”آمِر“ دوسرے ”مامور“ ان کے معنیٰ ذہن نشین کر لیجئے!

جو شخص کسی دوسرے شخص کے ذریعہ حج کرائے اس کو آمِر کہتے ہیں،......اور جس کے ذریعہ حج کرایا جائے اس کو مامور کہتے ہیں۔

حجِ بدل کے فضائل اور ثواب

تین جنّتی

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ حق تعالیٰ جل شانہ (حجِ

بدل میں) ایک حج کی وجہ سے تین آمیوں کو جنت میں داخل فرماتے ہیں:

O ... ایک مرنے والا (جس کی طرف سے حجِ بدل کیا جارہا ہے)

O ... دوسرا حج کرنے والا۔

O ... تیسرا وہ شخص (یعنی وارث وغیرہ) جو حج کرا رہا ہے (یعنی حجِ بدل کے لئے روپیہ دے رہا ہے) (کنز العمال)

چار شخصوں کو ثواب

ایک حدیث میں ہے کہ کسی دوسرے شخص کی طرف سے حج کرنے میں چار شخصوں کو ثواب ملتا ہے:

۱ ... وصیت کرنے والے کو۔

۲ ... دوسرے اس کو جو اس وصیت کو لکھے۔

۳ ... روپیہ خرچ کرنے والے کو۔

۴ ... حج کرنے والے کو۔ (کنز العمال)

حجِ بدل کرنے والے کو حج کا ثواب

ایک روایت میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کسی کی طرف سے حج کرے، اِس حج کرنے والے کو اُتنا ہی ثواب ملتا ہے جتنا اُس کو ملتا ہے جس کی طرف سے حج کیا جاتا ہے۔ (جامع الاحادیث للسیوطی ج ۲۰ ص ۱۴۲)

والدین کی طرف سے حج بدل کرنا

سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے جو شخص اپنے والدین کی طرف سے ان کی انتقال کے بعد حج کرے، اس کے لئے جہنم کی آگ سے نجات ہے اور والدین کے لئے پورا حج لکھا جاتا ہے، ان کے ثواب میں کچھ کمی نہیں آتی ......اور اپنے کسی قریبی عزیز ورشتہ دار کے لئے اس سے بڑھ کر صلہ رحمی نہیں ہو سکتی کہ اس کے مرنے کے بعد اس کی طرف سے حج کر کے اس کی قبر میں پہنچائے۔ (کنز العمال)

ایک صحابی نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ میری ہمشیرہ نے حج کی منّت مانی تھی، اب اس کا انتقال ہو چکا ہے، کیا کرنا چاہیئے؟

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر اس کے ذمہ کسی کا قرض ہوتا تو تم ادا کرتے یا نہ؟ انہوں نے عرض کیا (ضرور) ادا کرتا، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ اللہ تعالیٰ کا قرض ہے اس کو ادا کرو (مشکوٰۃ)

حجِ بدل کا ثواب دس حج کے برابر

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ

وسلم نے فرمایا کہ جس شخص نے اپنے ماں باپ کے لئے حج کیا اس کو دس حج کا ثواب ملے گا (غنية الناسک بحوالۂ کبیر وحاشیة ابن حجر علی الایضاح، وسنن دار قطنی: ج۳ ص ۳۰۰)

اور حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص نے میت کی طرف سے حج کیا تو میت کے لئے ایک حج لکھا جائیگا اور حج کرنے والے کے لئے سات حج ہوں گے (غنية الناسک)

حج بدل کی دو قسمیں

حجِ بدل کبھی نفل کرایا جاتا ہے اور کبھی فرض، پھر نفل حجِ بدل کرنے والا کبھی اپنے مال سے احسان اور تبرع کے طور پر خود کرتا ہے کبھی دوسرے کے ذریعہ کرواتا ہے، ان سب کا حکم الگ الگ ہے۔

اپنے مال سے نفل حجِ بدل

اگر کوئی شخص کسی دوسرے شخص کی طرف سے نفل حج اپنے مال سے احسان اور تبرع کے طور پر خود کرے جیسے اولاد والدین کی طرف سے، شاگرد استاد کی طرف سے اور مرید اپنے شیخ کی طرف سے تو اس میں صرف

یہ شرط ہے کہ حج نفل کرنے والا مسلمان ہو، عقلمند ہو پاگل نہ ہو، بالغ ہو اگر بالغ نہ ہو تو کم از کم اس میں اتنی تمیز اور صلاحیت ہو کہ حج کے افعال پوری طرح سمجھ کر ادا کر سکتا ہو، اس کے علاوہ کوئی شرط نہیں ہے۔ ہر طرح جائز اور درست ہے۔

نفل حجِ بدل، حج کرانے والے کے مال سے

نفل حجِ بدل کی دوسری صورت یہ ہے کہ کوئی شخص آمر (حج کرنے والے) کے مال سے نفلی حج کرے، اس صورت میں حج فرض کی پہلی تین شرطیں جو آمر کی ذات سے متعلق ہیں وہ باقی نہ رہیں گی، اور وہ یہ ہیں:

(۱) ... جو شخص حج کرائے اس پر حج فرض ہونا۔

(۲) ... خود حج کرنے سے عاجز ہونا۔

(۳) ... موت تک عاجز رہنا۔

ان تین شرطوں کے علاوہ باقی شرائط بدستور رہیں گی، جن کی پوری تفصیل آگے ''فرض حج بدل'' میں آرہی ہے (غنیة الناسک، جواهر الفقه)

فرض حجِ بدل

جس شخص پر حج فرض ہو گیا ہو پھر وہ خود حج کرنے سے معذور ہو گیا،

اس پر فرض ہے کہ اپنی طرف سے کسی کو بھیج کر حج بدل کرائے یا یہ وصیت کرے کہ "میرے مرنے کے بعد میری طرف سے میرا حجِ فرض کرایا جائے" اس وصیت کے بعد اس شخص کے انتقال کے بعد اس کے ورثاء پر واجب ہوگا کہ مرحوم کی طرف سے حج بدل کرائیں۔

فرض حجِ بدل کی شرائط

فرض حجِ بدل کرانے کے لئے بیس شرطیں ہیں اور وہ یہ ہیں:

پہلی شرط ... آمر اور مامور دونوں مسلمان ہوں۔

دوسری شرط ... آمر اور مامور دونوں عقلمند ہوں، پاگل نہ ہوں۔

تیسری شرط ... مامور اگر نابالغ ہو تو اتنا سمجھدار ہو کہ احکامِ حج ادا کرنے اور سفر کے انتظام کی سمجھ اور تمیز رکھتا ہو۔ (غنية الناسك، جواهر الفقه، معلم الحجاج)

چوتھی شرط ... جس کی طرف سے حجِ بدل کیا جا رہا ہے حج بدل کراتے وقت اس پر حج فرض ہو چکا ہو، لہٰذا اگر اس وقت اس پر حج فرض نہ ہوا ہو اور اپنی طرف سے حجِ بدل کرا دیا تو یہ نفلی حج ہوگا، اگر اس کے بعد حج کی استطاعت ہو جائے تو حج فرض ہو جائیگا، اب دوبارہ حج خود کرنا پڑے گا خود

نہ کرسکے تو حجِ بدل دوبارہ کرانا پڑے گا۔

پانچویں شرط: خود حج کرنے سے عاجز ہونا، اور عاجز ہونے کی صورتیں یہ ہیں:

O ... کسی نے اس کو قید کرلیا یا زبردستی مکہ مکرمہ جانے سے روک دیا اور موت تک یہ عذر قائم رہا۔ یا

O ... کوئی ایسا مرض پیش آگیا جس سے صحت کی امید نہیں، مثلاً اپاہج یا نابینا یا لنگڑا ہوگیا یا بڑھاپے کا ضعف ایسا ہوگیا کہ خود سواری پر سوار نہیں ہوسکتا۔ یا

O ... راستہ مامون نہیں رہا، سفر کرنے میں جان و مال کے ضائع ہونے کا قوی اندیشہ ہو۔ یا

O ... عورت کو اپنی زندگی کے آخر تک کوئی محرم نہ ملا۔

چھٹی شرط ... جن اعذار کی وجہ سے خود حج کرنے سے عاجز ہوا ہے ان اعذار کا موت تک باقی رہنا، چنانچہ کسی معذور کا حجِ بدل کرا دینے کے بعد اگر عذر ختم ہوگیا اور خود حج کرنے کی قدرت حاصل ہوگئی مثلاً بیمار تھا صحت ہوگئی، عورت کو محرم مل گیا تو حجِ بدل معتبر نہ ہوگا، دوبارہ خود حج کرنا ضروری ہوگا، اور جو پہلے حج کرایا ہے وہ نفلی حج ہوجائیگا۔

ساتویں شرط ... دوسرے شخص کو اپنی طرف سے حجِ بدل کرنے کا حکم کرنا یا کم از کم اجازت دینا، اور اگر آمر کا انتقال ہوگیا ہو اور وہ حج کرانے کی وصیت کرگیا ہو تو وصی یا وارث کا حکم کرنا شرط ہے، لہٰذا اگر اس کے یا اس کے انتقال کی صورت میں وارث کے حکم یا اجازت کے بغیر کسی شخص نے اس کی طرف سے حجِ بدل کردیا تو اس کا فرض ادا نہ ہوگا۔

آٹھویں شرط ... یہ ہے کہ جس شخص کی طرف سے حجِ بدل کیا جارہا ہے مصارفِ سفر میں اس کا مال خرچ کرے، اگر سارا مال اس کی طرف سے نہ ہو تو اکثر مال ہونا بھی کافی ہے، لہٰذا اگر سارا یا اکثر مال اُس شخص کا نہ ہو جس کی طرف سے حجِ بدل کیا جارہا ہے تو فرض حج بدل ادا نہ ہوگا۔

نویں شرط ... اِحرام باندھتے وقت آمِر یعنی حج کرانے والے کی طرف سے حج کی نیت کرنا، اور بہتر ہے کہ زبان سے یہ الفاظ کہے کہ "میں فلاں کی طرف سے حج کی نیت کرتا ہوں" اور پھر تلبیہ کہے، اگر اِحرام باندھتے وقت نیت نہیں کی تو افعالِ حج شروع کرنے سے پہلے پہلے نیت کرلے تب بھی حج بدل درست ہوجائیگا۔

دسویں شرط ... صرف ایک شخص کی طرف سے اِحرام باندھنا، یعنی ایسا نہ کرے کہ دو آدمیوں کے حجِ بدل کی نیت کرے اور دونوں کے لئے

اِحرام باندھے۔

گیارہویں شرط ... صرف ایک حج کا اِحرام باندھنا بیک وقت دو حج کا اِحرام نہ باندھے یعنی ایسا نہ کرے کہ ایک حج کا آمِر کی طرف سے اِحرام باندھے اور دوسرا اپنی طرف سے حج کا اِحرام باندھے۔

بارہویں شرط ... آمِر نے اگر حجِ بدل کی وصیت میں کسی خاص شخص کو معین کر کے کہہ دیا ہو کہ ''اس کے سوا میرا حجِ بدل کوئی اور نہ کرے'' تو اسی شخص سے حج کرانا، کسی دوسرے سے اس کا حجِ بدل کرانا جائز نہیں، اور اگر معیّن تو کیا مگر دوسرے کی نفی نہیں کی یعنی صرف اتنا کہہ دیا کہ ''میرا حجِ بدل فلاں سے کرادیں'' اس صورت میں بہتر تو یہی ہے کہ اس معین شخص سے حج کرائیں، ہاں اگر وہ انکار کردے یا کسی وجہ سے معذور ہو جائے تو دوسرے سے کراسکتے ہیں، اس کے انکار اور معذوری کے بغیر بھی اگر کسی اور کو بھیج دیا جائے تو حجِ فرض آمِر کا ادا ہو جائیگا۔

تیرہویں شرط ... مَامُور خود ہی حجِ بدل کرے، آمِر کی اجازت کے بغیر کسی دوسرے سے حج کرانا جائز نہیں، چنانچہ اگر آمِر کی اجازت کے بغیر کسی اور کو بھیجا تو وہ حج مَامُور کا کہلائیگا آمِر کا نہیں۔

چودھویں شرط ... آمِر کے وطن سے سفرِ حج شروع کیا جائے اگر ایک

تہائی مال میں گنجائش ہو ورنہ میقات سے پہلے جہاں سے ہو سکے وہاں سے بھیجے۔ وہاں سے حجِ بدل کرانے سے بھی حج ادا ہو جائے گا۔

پندرھویں شرط … مامور سواری پر حج کرے، پیدل نہ کرے، لہٰذا اگر پیدل حج کیا تو آمر کا حج فرض ادا نہ ہوگا، البتہ اس میں سفر کا اکثر حصہ بھی سواری پر کرنا کافی ہے اگر کچھ حصہ پیدل بھی طے کر لیا تو کوئی حرج نہیں۔

سولہویں شرط … آمر نے حج یا عمرہ جس کا حکم کیا ہے اس کے لئے سفر کرے، لہٰذا اگر حج کا حکم کیا تھا لیکن مامور نے پہلے عمرہ کر لیا اور پھر حج کیا تو آمر کا حجِ بدل ادا نہ ہوگا۔ (اس کی مزید کچھ تفصیل ہے ''حجِ بدل میں حج قران یا تمتع کرنے کا حکم'' کے تحت صفحہ نمبر (۲۶) پر آرہی ہے)۔

سترہویں شرط … آمر کے میقات سے اِحرام باندھنا یعنی اس کے وطن سے مکہ مکرمہ جاتے ہوئے جو میقات آتا ہے اس سے حجِ بدل کا اِحرام باندھے۔

آٹھارویں شرط … مامور آمر کی مخالفت نہ کرے یعنی آمر نے حجِ افراد کرنے کے لئے کہا تھا لیکن مامور نے حجِ تمتع کیا تو مخالفت ہوگی اور آمر کا حج ادا نہ ہوگا، اسی طرح حجِ قران بھی آمر کی اجازت کے بغیر کیا تو جائز نہ ہوگا البتہ اجازت سے حجِ قران کرنا جائز ہے، حجِ تمتع آمر کی اجازت سے کرنا جائز ہے یا نہیں؟ اسکی تفصیل ''حجِ بدل میں حجِ قران یا تمتع کرنے کا

حکم'' کے تحت صفحہ نمبر (۱۲۰) پر آرہی ہے۔

انیسویں شرط ... مَامُور حج کو فاسد نہ کرے، فاسد کرنے کی صورت یہ ہے کہ وقوفِ عرفہ سے پہلے جماع کرلے، چنانچہ اگر مَامُور نے حج فاسد کردیا تو آمِر کا حج ادا نہیں ہوگا اور مَامُور پر واجب ہوگا کہ آمِر نے جتنی رقم حجِ بدل کے لئے دی تھی وہ واپس کرے اور آئندہ سال اپنے مال سے حج کی قضاء کرے، یہ قضاء بھی اسی مَامُور کی طرف سے ہوگی آمِر کی طرف سے نہیں ہوگی، آمِر کو اپنا حجِ بدل الگ سے کرانا ہوگا۔

بیسویں شرط ... مَامُور حج کو فوت نہ کرے، فوت کرنے کی صورت یہ ہے کہ اِحرام کے باوجود وقوفِ عرفہ نہ کرے اس صورت میں بھی آمِر کا حج ادا نہیں ہوگا اور مَامُور پر واجب ہوگا کہ آمِر نے جتنی رقم حجِ بدل کے لئے دی تھی وہ واپس کرے اور آئندہ سال اپنے مال سے حج کی قضاء کرے، یہ قضاء بھی اسی مَامُور کی طرف سے ہوگی آمِر کی طرف سے نہیں ہوگی، آمِر کو اپنا حجِ بدل الگ سے کرانا ہوگا۔

مالی استطاعت کے بعد حج کا زمانہ آنے سے پہلے انتقال ہوجانے کا حکم

اگر حج کی مالی استطاعت حاصل ہوجانے کے بعد زمانۂ حج آنے

سے پہلے انتقال ہوگیا تو وصیت کرنے کی ضرورت نہیں، کیونکہ حج اس کے ذمہ سے ساقط ہوگیا، اسی طرح اگر یہ شخص جس سال حج فرض ہوا تھا اسی سال حج کے لئے روانہ ہوگیا، پھر افعالِ حج ادا کرنے سے پہلے فوت ہوگیا تو اس کے ذمہ سے بھی حج ساقط ہوگیا وصیت کی ضرورت نہیں۔ (جواھر الفقہ، مناسک ملاعلی القاری)

حجِ بدل کے لئے معاوضہ لینے کا حکم

مسئلہ ... حجِ بدل کرنے پر کوئی معاوضہ لینا جائز نہیں ہے، چنانچہ اگر باقاعدہ معاوضہ طے کرکے حجِ بدل کرالیا تو لینے والا اور دینے والا دونوں گنہگار ہوں گے البتہ آمر کا حجِ بدل ادا ہوجائیگا بشرطیکہ مامور ذکر کردہ شرائط کے مطابق آمر کی طرف سے حجِ بدل کرے۔

حجِ بدل کیسے شخص سے کروائے؟

ایسے شخص سے حج کرانا افضل ہے جو عالم باعمل اور مسائل سے خوب واقف ہو اور اپنا حج فرض پہلے ادا کر چکا ہو۔

جس نے اپنا حج نہ کیا ہو اس سے حج کرانے کا حکم

جس نے اپنا حج نہیں کیا اور اس پر ابھی حج فرض بھی نہیں ہوا تو ایسے

شخص سے حجِ بدل کرانا مکروہ تنزیہی یعنی خلافِ اولیٰ ہے اور اگر اس پر حج فرض ہو چکا ہو لیکن ابھی تک اس نے اپنا حجِ فرض ادا نہیں کیا تو ایسے شخص سے حجِ بدل کروانا مکروہ تحریمی یعنی ناجائز ہے۔ (غنیۃ الناسک، جواہر الفقہ)

جس پر حج فرض نہیں اگر وہ حج بدل کے لئے جائے تو اس پر حج فرض ہو گا یا نہیں؟

جس شخص پر پہلے سے حج فرض نہیں تھا اگر وہ کسی کی طرف سے حجِ بدل کرنے چلا گیا اور اُسی کی طرف سے اِحرام باندھ کر مکہ مکرمہ میں داخل ہوا تو اس کے ذمہ اپنا حج فرض نہیں ہوگا۔ (جواھر الفقہ، غنیۃ الناسک)

عورت کے ذریعہ حجِ بدل کروانے کا حکم

عورت کے ذریعہ مرد کی طرف سے حجِ بدل کرنا جائز ہے، اسی طرح مرد کی طرف سے عورت سے حجِ بدل کرانا جائز ہے بشرطیکہ عورت کے ساتھ اس کا محرم ہو اور شوہر اجازت دے تاہم بہر صورت مرد سے حجِ بدل کرانا افضل ہے۔ (معلم الحجاج)

حجِ بدل کی نیت کس طرح کرے؟

حجِ بدل کرنے والا حجِ بدل کی نیت دل سے یہ کرے کہ میں فلاں کی

طرف سے مثلاً خالد کی طرف سے حج کا اِحرام باندھتا ہوں آپ اس کو اس کے لئے قبول کر لیجئے اور میرے لئے آسان کر دیجئے، اگر زبان سے بھی یہ الفاظ کہہ لے تو افضل ہے ضروری نہیں ہے۔(بتصرف معلم الحجاج)

نیت کرتے وقت اگر آمِر کا نام بھول جائے تو کیا کرے؟

اگر آمِر کا نام بھول جائے تو اس طرح نیت کر لینا بھی کافی ہے کہ "آمِر کی طرف سے اِحرام باندھتا ہوں"۔(معلم الحجاج)

آمِر کے وطن سے بھیجنے کے لئے رقم کافی نہ ہونے کا حکم

اگر آمِر کے ایک تہائی مال میں اتنی گنجائش نہ ہو کہ اس کے وطن سے کسی کو حج بدل کے لئے بھیجا جا سکے اور ورثاء تہائی مال سے زائد خرچ کرنے کے لئے راضی نہ ہوں تو ایسی صورت میں ایک تہائی مال سے جس جگہ سے حج بدل کے لئے بھیجا جا سکتا ہو وہاں سے بھیجا جائے۔(جواھر الفقه، غنية) مثلاً کسی کا مال اتنا کم ہے مدینہ طیبہ سے یا طائف سے حجِ بدل کرایا جا سکتا ہے تو وہاں سے بھی حجِ بدل کرایا جا سکتا ہے

حجِ بدل کے تمام مصارف آمِر کے ذمہ ہیں

حجِ بدل کے تمام ضروری مصارف آمِر کے ذمہ ہیں جس میں آنے

جانے کا کرایہ، زمانۂ سفر میں اور حرمین شریفین میں قیام کے دوران کھانے، پینے، کپڑے دھلوانے وغیرہ اخراجات، رہنے کے لئے مکان یا خیمہ کا کرایہ، سب داخل ہیں، نیز اِحرام کے کپڑے اور سفر کے لئے ضروری برتن اور اشیاءِ ضرورت کی خریداری سب آمر کے ذمہ ہے۔(رفیق حج)

آمر کی اجازت سے قرض لینے کا حکم

اگر آمِر نے اجازت دی کہ ضرورت کے وقت قرض لے لینا میں ادا کردونگا تو قرض لینا جائز ہے۔(معلم الحجاج)

حج کے بعد باقی ماندہ سامان اور رقم واپس کرنے کا حکم

حجِ بدل کے دوران آمِر کی رقم سے جو سامان، کپڑے اور برتن استعمال ہونگے حج سے فارغ ہونے کے بعد آمر کو واپس دینا ہوں گے، اسی طرح خرچ کرنے کے لئے جو رقم دی ہے اگر اس میں کچھ رقم بچ جائے تو وہ بھی واپس کرنا ہوگی، البتہ حجِ بدل کرانے والا اگر اپنی خوشی سے اس کو دیدے یا پہلے ہی کہہ دے کہ یہ سامان اور باقی ماندہ رقم تمہارے لئے میری طرف سے ہدیہ ہے تو باقی مال کو اپنے خرچ میں لانا درست ہے، مگر میت کی طرف سے میت ہی کے ترکہ سے حجِ بدل کرایا ہو تو ایسی وصیت اس کے ترکہ کے ایک تہائی سے زائد خرچ ہو تو سب وارثوں کا بالغ ہونا اور اس پر

رضامند ہونا ضروری ہے۔ (رفیقِ حج، غنیۃ الناسک)

زائد قیام کے اخراجات کس پر واجب ہیں؟

حجِ بدل کرنے والے کو راستہ میں کسی جگہ قیام کرنا پڑے یا حج سے پہلے اور بعد میں مکہ مکرمہ یا مدینہ طیبہ میں جہاز کی روانگی اور ان میں جگہ ملنے کے انتظار میں جتنا قیام کرنا پڑے اس زمانۂ قیام کے اخراجات آمِر کے مال سے لئے جائینگے، خواہ یہ قیام پندرہ دن سے کم ہو یا زیادہ، البتہ اگر اپنی ضرورت سے زائد قیام کرے گا تو اس زائد قیام کے زمانے کے خراجات آمِر کے ذمہ واجب نہیں۔ (جواہر الفقہ)

اجازت یا وصیت کے بغیر حج بدل کرنے کا حکم

جس شخص پر حج فرض ہے، اس کی زندگی میں اس کی اجازت کے بغیر اگر کسی نے اس کی طرف سے حج کرلیا تو اس کا حج فرض ادا نہ ہوگا، لیکن اگر میت کی طرف سے اس کا حجِ فرض اسکی وصیت کے بغیر کسی نے کرلیا تو امید ہے کہ ان شاء اللہ میت کا فرض ادا ہو جائیگا۔ (رفیق حج، غنیۃ الناسک)

آمِر کی مخالفت کرنا جائز نہیں

مامور پر لازم ہے کہ آمِر کی ہدایات جو حج سے متعلق ہوں ان کے

خلاف کوئی کام نہ کرے اگر خلاف کیا تو اس کا حجِ بدل ادا نہیں ہوگا، بلکہ یہ حج خود مَامُور کی طرف سے ہو جائیگا اور اس پر لازم ہوگا کہ آمِر کی جو رقم اس حج میں خرچ کی ہے وہ اس کو واپس کرے، لہٰذا اگر آمِر نے صرف حجِ افراد کرنے کے لئے کہا ہے تو مَامُور پر لازم ہے کہ وہ حج کی تین قسموں سے صرف افراد کرے، قران یا تمتع نہ کرے۔ (رفیق حج، غنیۃ الناسک)

حجِ بدل میں حجِ قران یا تمتع کرنے کا حکم

آمِر کی اجازت سے حجِ قران کرنا بالاتفاق جائز ہے، البتہ حجِ تمتع کرنے میں تفصیل ہے اور وہ یہ کہ:

اگر آمِر نفلی حج کروا رہا ہے تو اس کی اجازت سے مَامُور کو تمتع کرنا جائز ہے (رفیقِ حج) اور اگر فرض حج کروا رہا ہے تو اس میں حضراتِ فقہاءِ کرام رحمہم اللہ کا اختلاف ہے، بہت سے فقہاءِ کرامؒ نے آمِر کی اجازت سے حجِ تمتع کرنے کو جائز قرار دیا ہے، لیکن دیگر فقہاءِ کرامؒ فرماتے ہیں کہ آمِر کی اجازت کے باوجود مَامُور کے لئے حجِ تمتع کرنا جائز نہیں ہے..... مسئلہ چونکہ حج فرض کی ادائیگی کا ہے اور نازک ہے اس لئے آمِر کی اجازت سے بھی حتی الامکان حجِ تمتع نہ کرنا چاہئے احتیاط کرنی چاہئے اور جہاں تک ممکن ہو حجِ بدل میں حجِ افراد یا حجِ قران کرنا چاہئے،........ لیکن

آجکل چونکہ حج وعمرہ کے لئے جانے میں عام آدمی آزاد نہیں کہ جب اور جس وقت چاہیں جاسکیں اور اِحرام کی طوالت سے بچنے کے لئے ایامِ حج کے بالکل قریب سفر کریں، اس لئے اگر مَامُور کو ایامِ حج سے پہلے جانے کی مجبوری ہو اور اِحرام کی طوالت سے بچنے کے لئے ایامِ حج کے بالکل قریب سفر کریں، اس لئے اگر مَامُور کو ایامِ حج سے بہت پہلے جانے کی مجبوری ہو اور لمبے عرصے تک واجبات اِحرام کی پابندی مشکل ہو تو ایسی صورت میں حجِ تمتع کر لینے کی بھی گنجائش ہے۔ (جواہر الفقہ۔رفیق حج)

حجِ بدل کرنے کا طریقہ

کسی شخص پر حج فرض ہو گیا اور اس نے ادائے حج کا زمانہ بھی پایا لیکن حج نہیں کیا پھر وہ حج کرنے سے معذور اور عاجز ہو گیا اور آئندہ بھی حج ادا کرنے کی قدرت ہونے کی بظاہر کوئی امید نہیں تو ایسے شخص پر فرض ہے کہ اپنی طرف سے کسی دوسرے شخص کو بھیج کر اپنا حج کرائے یا اپنا حج کرانے کی وصیت کر دے کہ میرے مرنے کے بعد میرے مال سے میری طرف سے حج کرا دینا، ایسا معذور شخص اگر اپنی زندگی میں کسی کو بھیج کر حج کروائے یا اس کی وصیت کے مطابق کوئی دوسرا شخص اس کے مال سے اس کی طرف سے حج کرے تو اس کو حجِ بدل کہا جاتا ہے۔

حجِ بدل ادا کرنے کا طریقہ وہی ہے جو عام حج کرنے کا ہے، اس میں اور حج کے احکام میں کوئی فرق نہیں ہے صرف نیت کا فرق ہے کہ عام حج میں آدمی اپنی طرف سے حج کرنے کی نیت کرتا ہے، جبکہ حجِ بدل میں جس شخص کی طرف سے حجِ بدل کر رہا ہے اس کی طرف سے حج کرنے کی نیت کرنا ہے۔ ذیل میں آسانی کے لئے اس کا پورا طریقہ لکھا جاتا ہے۔

حجِ بدل کی تیاری

حج کے پانچ دن ہوتے ہیں اور آٹھ ذی الحجہ سے حج کی تیاری شروع ہوتی ہے، لیکن آج کل معلم رش کی وجہ سے اپنے متعلقہ حاجیوں کو سات ذی الحجہ کو ہی منیٰ لے جاتے ہیں اس لئے سات ذی الحجہ سے ہی حج کی تیاری شروع کر دیں مثلاً سر کے بال سنوار لیں، خط بنا لیں مونچھیں کتر لیں، ناخن کاٹ لیں، زیرِ ناف اور بغل کے بال صاف کر لیں۔ اِحرام کی نیت سے غسل کر لیں ورنہ وضو کر لیں، اور اگر موقعہ ہو تو مرد حضرات حرم شریف جا کر اِحرام کی دو سفید چادریں اسطرح استعمال کریں کہ ایک سفید چادر لنگی کی طرح باندھ لیں اور دوسری دوپٹہ کی طرح اوڑھ لیں اور جوتے چپل اتار کر ہوائی چپل پہن لیں اور سر ڈھک کر دو رکعت نفل پڑھ لیں جبکہ مکروہ وقت نہ ہو۔ اور اگر حرم شریف جانے کا موقعہ نہ ہو

تو اپنی رہائش پر ہی یہ نفل پڑھ لیں۔ خواتین بہر حال اپنی رہائش پر ہی اِحرام کی نیت سے یہ نفلیں پڑھیں اور وہیں سے احرام باندھ لیں۔

حجِ بدل کا اِحرام

پھر جب منیٰ روانگی کا وقت ہو تو حج کی نیت کر لیں۔ سر کھول لیں اور ان الفاظ میں نیت کریں کہ "اے اللہ میں فلاں کی طرف سے مثلاً خالد صاحب یا راشد صاحب کی طرف سے ان کے حج کی نیت کرتا ہوں، اس کو میرے لئے آسان فرمادیجئے اور ان کے لئے قبول فرمالیجئے" اور پھر فوراً لبیک کہیں، بہتر یہ ہے کہ جس کی طرف سے حج کر رہے ہوں اسی کی طرف سے لبیک کہیں مثلاً پہلے یوں کہیں "لبیک عن خالد" اور فلاں کی جگہ اس کا نام مثلاً خالد کا نام ذکر کریں اور پھر پورا تلبیہ پڑھیں اور مسنون دعا کریں۔

اِحرام کی پابندیاں شروع

اب اِحرام کی پابندیاں شروع ہو گئیں۔ ان کی تفصیل کتاب میں دیکھ کر تازہ کر لیں اور ان کا خوب خیال رکھیں، سات ذی الحجہ کی شام کو ہی آج کل عام طور پر منیٰ آجاتے ہیں۔ تو راستہ میں بکثرت تلبیہ اور تسبیحات پڑھتے رہیں اور منیٰ آجائیں رات یہاں گزاریں، آٹھ ذی الحجہ کی فجر، ظہر،

عصر، مغرب اور عشاء منیٰ میں ہی ادا کریں، زیادہ تر وقت تلاوتِ قرآن کریم، تسبیحات، تلبیہ اور نوافل ودعا میں صرف کریں، بلاوجہ اِدھر اُدھر نہ گھومیں، فضول بات چیت میں وقت ضائع نہ کریں۔

۹ ذی الحجہ۔حج کا دوسرا دن

نو/۹ ذی الحجہ کی فجر کی نماز منیٰ میں ادا کریں اور نماز کے بعد تکبیرِ تشریق کہیں، لبیک کہیں، اور تیاری کر کے زوال ہونے پر عرفات پہنچ جائیں۔ یاد رہے کہ تکبیرِ تشریق ۹/ ذی الحجہ کی نمازِ فجر سے ۱۳/ ذی الحجہ کی نمازِ عصر تک ہر فرض نماز کے بعد ایک بار پڑھنی واجب ہے۔

عرفات روانگی اور وقوفِ عرفہ

آج کل آٹھ ذی الحجہ کی شام کو نمازِ عشاء کے بعد ہی معلم حضرات حاجیوں کو عرفات لے جاتے ہیں، اس میں بھی شرعاً کوئی حرج نہیں، البتہ وقوفِ عرفہ کا وقت ۹/ ذی الحجہ کے دن زوال سے شروع ہوتا ہے، بہر حال نو/۹ ذی الحجہ کے زوال سے پہلے اگر ممکن ہو تو غسل کرلیں ورنہ وضو کرلیں اور کھانے وغیرہ سے فارغ ہو کر کچھ دیر آرام کرلیں، زوال ہوتے ہی وقوفِ عرفہ شروع کریں۔ شام تک بکثرت تلبیہ پڑھیں، خوب توبہ

واستغفار کریں چوتھا کلمہ پڑھیں، الحاح وزاری سے دعا کریں۔ وقوفِ عَرَفَہ کھڑے ہو کر کرنا افضل ہے اور بیٹھ کر بھی جائز ہے، لہٰذا حسبِ سہولت جتنے دیر کھڑے ہو سکتے ہوں کھڑے ہو کر کرنا چاہیے۔ ورنہ بیٹھ کر اور لیٹ کر بھی جائز ہے۔

ظہر کی نماز ظہر کے وقت میں اور عصر کی نماز عصر کے وقت میں اذان واقامت کے ساتھ باجماعت ادا کریں۔

جب سورج غروب ہو جائے تو مغرب کی نماز پڑھے بغیر تلبیہ پڑھتے ہوئے مزدلفہ روانہ ہو جائیں۔

مغرب سے پہلے عرفات سے نہ نکلیں!

بہت سے لوگ دوسروں کی دیکھا دیکھی خود ہی یا پھر معلم کے اصرار پر سورج غروب ہونے سے پہلے ہی عرفات سے نکل جاتے ہیں اور مزدلفہ روانہ ہو جاتے ہیں، خوب یاد رکھنا چاہیے کہ معلم خواہ کتنا ہی اصرار کرے سورج ڈوبنے سے پہلے عرفات سے ہرگز نہ نکلیں ورنہ دم واجب ہو جائے گا۔

مزدلفہ روانگی اور قیام

سورج غروب ہونے کے بعد مزدلفہ کے لئے روانہ ہوں، بعض لوگ

مزدلفہ کی حدود سے باہر ہی ٹھہر جاتے ہیں اُن کو دیکھ کر دھوکہ نہ کھائیں بلکہ مزدلفہ تلاش کر کے سعودی حکومت کی طرف سے لگے ہوئے بورڈ دیکھیں جن پر مزدلفہ کی حدود شروع ہونے کی وضاحت ہوتی ہے اور مزدلفہ کی حدود میں پہنچ کر کسی مناسب جگہ پر قیام کریں۔ یہاں پہنچ کر وضو کر کے عشاء کے وقت میں مغرب اور عشاء دونوں نمازیں جماعت سے ادا کریں۔ دونوں نمازوں کے لیئے ایک اذان اور ایک اقامت ہوگی، پہلے مغرب کی فرض نماز باجماعت ادا کریں پھر تکبیرِ تشریق اور لبیک کہیں، اس کے فوراً بعد عشاء کی نماز باجماعت ادا کریں، اس کے بعد مغرب کی دو سنتیں پڑھیں اور پھر عشاء کی سنتیں اور وتر پڑھیں، نوافل پڑھنے نہ پڑھنے کا اختیار ہے۔

مبارک رات

یہ بڑی مبارک رات ہے، اس میں ذکر و تلاوت، درود شریف اور دعا خوب دل لگا کر کریں اور تلبیہ پڑھیں، اور کچھ دیر آرام بھی کر لیں۔ اور بڑے چنے کے برابر فی آدمی ستّر کنکریاں چُن لیں۔ صبحِ صادق ہونے پر اذان دے کر سنت پڑھیں اور فجر کی نماز باجماعت ادا کریں اور وقوفِ مزدلفہ کریں۔ جب سورج نکلنے والا ہو تو منیٰ روانہ ہو جائیں۔

۱۰/ذی الحجہ۔حج کا تیسرا دن

جمرۂ عقبہ کی رمی

منیٰ پہنچ کر جمرۃ العقبہ پر ایک ایک کر کے سات کنکریاں ماریں ہر کنکری مارتے وقت یہ دعا پڑھیں "بِسْمِ اللّٰہِ اَللّٰہُ اَکْبَرُ، رَغْمًا لِلشَّیْطَانِ وَرِضًا لِلرَّحْمٰنِ" اور لبیک کہنا بند کر دیں۔ رمی کے بعد دعا کے لئے نہ ٹھہریں اور اپنی قیام گاہ چلے آئیں۔ اس کے بعد قربانی کریں قربانی خود کریں یا کسی معتمد ادارہ یا شخص سے کروائیں، جب یقین ہو جائے کہ قربانی ہو چکی ہے تو حلق کر لیں، یعنی مرد حضرات اپنا سر مونڈ لیں یا کسی سے منڈوالیں اور خواتین انگلی کے پورے سے کچھ زیادہ پورے سر کے بال کاٹ لیں۔

طوافِ زیارت اور حج کی سعی

طوافِ زیارت کریں، اس کا وقت ۱۰/ذی الحجہ سے ۱۲/ذی الحجہ کے آفتاب غروب ہونے تک ہے، دن میں یا رات میں جب چاہیں کریں، اس طواف کا طریقہ وہی ہے جو عمرہ کے طواف کا ہے۔ اس کے بعد سعی کریں سعی کا بھی وہی طریقہ ہے جو عمرہ کی سعی کا ہے۔ سعی سے فارغ ہو کر

منی آجائیں اور رات منی میں بسر کریں۔

۱۱/ ذی الحجہ۔ حج کا چوتھا دن

گیارہ/ ۱۱ ذی الحجہ کو اس پورے دن میں صرف ایک کام کرنا ہے اور وہ ہے تینوں جمرات کی رمی۔ پورے دن میں جب چاہیں کرلیں۔ آج کل سہولت الحمدللہ بہت ہوگئی ہے اس لئے کوشش کریں کہ غروبِ آفتاب سے پہلے رمی کرلیں۔ رمی کا طریقہ یہ ہے کہ جمرۂ اولیٰ پر ایک ایک کر کے سات کنکریاں ماریں، اور وہی دعا پڑھیں جو کل ۱۰/ ذی الحجہ کی رمی کے وقت پڑھی تھی۔ پھر ذرا سا آگے ہوکر قبلہ رو ہوکر ہاتھ اٹھا کر دعا کریں۔

اس کے بعد جمرۂ وسطیٰ پر سات کنکریاں ماریں اور ذرا سا آگے ہوکر قبلہ رو ہوکر دعا کریں۔ اس کے بعد جمرۂ عقبہ پر سات کنکریاں ماریں اور اس کے بعد دعا نہ کریں بلکہ قیام گاہ واپس آجائیں۔ قیام گاہ میں آکر ذکر وتلاوت، توبہ واستغفار اور تسبیحات کرتے رہیں اور نمازیں با جماعت ادا کریں۔ اور گناہوں سے دور رہیں۔

۱۲/ ذی الحجہ۔ حج کا پانچواں دن

آج کے دن بھی صرف ایک کام ہے اور وہ رمی ہے۔ آج بھی کل کی

طرح تینوں جمرات کی رمی کریں۔ افعال اور ترتیب وہی ہے جو ۱۱/ذی الحجہ کی رمی کی تھی۔ رمی سے فارغ ہو کر اختیار ہے چاہے منیٰ میں قیام کریں اور چاہے مکہ مکرمہ آجائیں۔

حج کے بعد جب مکہ مکرمہ سے وطن واپسی کا ارادہ ہو تو طوافِ وداع کریں، یہ طواف واجب ہے۔ اس طواف کا طریقہ عام نفلی طواف کی طرح ہے۔ لیجئے! حجِ بدل پورا ہوا، شکر ادا کریں، اور باقی ایام کی قدر کریں اور عمرے و طواف جس قدر چاہیں کریں اور عبادات میں مشغول رہیں۔ اللہ تعالیٰ توفیق دیں، آمین۔

دوسرے کی طرف سے عمرہ کرنے کا طریقہ

اپنے کسی عزیز رشتہ دار وغیرہ کی طرف سے عمرہ کرنا جائز ہے، اور اس کے لئے دو صورتیں ہیں:

(۱) ... جس کے لئے عمرہ کرنے کا ارادہ ہو اسی کی طرف سے عمرہ کا اِحرام باندھیں اور اس کی طرف سے عمرہ کی نیت کریں۔

(۲) ... عمرہ خود ادا کریں اور آخر میں اس کا ثواب اُس کو بخش دیں۔

دونوں طرح درست ہے اور دونوں صورتوں میں جس کو ثواب پہنچانا مقصود ہو اُس کو پورا پورا ثواب ملے گا۔

اِحرام کا طریقہ

اگر دوسرے کی نیت سے عمرہ کرنا ہو تو اس کا طریقہ یہ ہے کہ ناخن کتر لیں اور جسم کے غیر ضروری بال وغیرہ صاف کرلیں اور سر اور ڈاڑھی کے بال سنوار لیں، اس کے بعد اِحرام کی نیت سے غسل کرلیں ورنہ کم از کم وضو کرلیں، اس کے بعد مرد حضرات ایک سفید چادر باندھ لیں اور دوسری جسم پر اوڑھ لیں، اور جوتے اتار کر ہوائی چپل پہن لیں اور خواتین اپنے مخصوص طریقۂ اِحرام پر کتاب کے مطابق عمل کریں۔ اس کے بعد اگر مکروہ وقت نہ ہو تو سر ڈھک کر دو رکعت نفل ادا کریں، پھر سر کھولیں اور یہ نیت کریں کہ:

"اے اللہ میں فلاں کی طرف سے عمرہ کا ارادہ کرتا ہوں مثلاً خالد کی طرف سے، آپ اس کو میرے لئے آسان کردیجئے اور خالد کے لئے قبول کرلیجئے"

اور نیت کرتے ہی تین بار لبیک کہیں:

"لَبَّیْکَ اَللّٰھُمَّ لَبَّیْکَ، لَبَّیْکَ لَا شَرِیْکَ لَکَ لَبَّیْکَ، اِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَکَ وَالْمُلْکَ،

لَاشَرِیْکَ لَکَ"،

اس کے بعد درود شریف پڑھ کر دعائیں مانگیں اور بہتر ہے کہ یہ دعا بھی مانگیں کہ:

"اے اللہ میں آپ کی رضا اور جنت مانگتا ہوں اور آپ کی ناراضگی اور دوزخ سے پناہ مانگتا ہوں، اور اس موقع پر سرکارِ دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم نے جو جو دعائیں مانگیں یا بتلائی ہیں وہ بھی مانگتا ہوں وہ سب میری طرف سے قبول کرلیجئے"

سوئے حرم

نیت کرنے اور تلبیہ یعنی لبیک پڑھتے ہی احرام کی پابندیاں شروع ہوجاتی ہیں اس لئے ان کی پابندی کریں۔ نیت کرنے کے بعد بکثرت تلبیہ پڑھتے رہیں اور مسجدِ حرام کی طرف چل دیں۔ پورے ادب کے ساتھ اور آدابِ مسجد کا خیال کرتے ہوئے مسجدِ حرام میں داخل ہوں، بیت اللہ شریف پر نظر پڑے تو ذرا ایک طرف ہوکر تین بار اَللّٰہُ اَکْبَر کہیں، تین بار لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ کہیں، دونوں ہاتھ دعا کے لئے اٹھائیں اور خوب دعا کریں۔ دعا سے فارغ ہوکر چادر کو داہنی بغل سے نکال کر بائیں کندھے پر ڈالیں اور دایاں کندھا کھلا رہنے دیں،

طواف کا آغاز

اب حجرِ اسود کی سیدھ میں اس طرح کھڑے ہوں کہ حجرِ اسود دائیں کندھے کی سیدھ میں آجائے، طواف کی نیت کریں کہ اے اللہ میں آپ کی رضا کے لئے عمرہ کا طواف کرتا ہوں آپ اس کو آسان کردیجئے اور قبول کرلیجئے، پھر حجرِ اسود کے سامنے آئیں اور دونوں ہاتھ کانوں تک اٹھائیں اور ہتھیلیوں کا رخ حجرِ اسود کی طرف کریں اور کہیں "بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُ اَكْبَرُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ" اور دونوں ہاتھ چھوڑ دیں، پھر استلام کریں یا استلام کا اشارہ کریں اور یہ پڑھیں "بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُ اَكْبَرُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ" اور دونوں ہتھیلیاں چوم لیں، اس کے بعد دائیں طرف مڑکر طواف شروع کریں، پہلے تین چکروں میں رَمَل کریں یعنی کندھے اکڑ کر شانے ہلاتے ہوئے قریب قریب قدم رکھ کر قدرے تیزی سے چلیں، باقی چار چکروں میں حسبِ معمول چلیں۔ طواف کے دوران مسنون دعائیں پڑھتے رہیں، ہر چکر پر حجرِ اسود کے سامنے پہنچ کر اگر بآسانی ممکن ہو تو حجرِ اسود کا استلام کریں ورنہ استلام کا اشارہ کریں۔ سات چکر پورے ہونے پر آٹھویں بار حجرِ اسود کا استلام یا اس کا اشارہ کرکے طواف ختم کریں،

دوگانہ واجب طواف

اب دونوں کندھے ڈھک لیں اور ملتزم سے چمٹ کر خوب گڑگڑا کر دعا کریں بشرطیکہ اس پر خوشبو نہ لگی ہو، اس کے بعد مقامِ ابراہیم کے پیچھے یا کسی اور جگہ قبلہ رو ہو کر دو رکعت واجب طواف ادا کریں اور اس دوران سر کھلا رکھیں، پھر دعا مانگیں اور زم زم پئیں اور زم زم پینے کے وقت کی دعائیں پڑھیں، لیجئے! طواف مکمل ہو گیا۔

سعی کا آغاز

اب سعی کے لئے حجرِ اسود کا استلام یا اشارہ کریں اور صفا کی طرف روانہ ہو جائیں، طواف باوضو کرنا ضروری ہے جبکہ سعی باوضو کرنا سنت ہے، صفا پر پہنچ کر سعی کی نیت کریں کہ

"اے اللہ میں آپ کی رضا کے لئے صفا و مروہ کے درمیان
سعی کرتا ہوں اس کو آسان فرمائے اور قبول کر لیجئے"

صفا سے اتر کر مروہ کی طرف چلیں، جب سبز لائٹوں کے نیچے پہنچیں تو مرد حضرات درمیانی رفتار سے دوڑیں، خواتین نہ دوڑیں، اور یہ دعا کریں:

رَبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ اَنْتَ الْأَعَزُّ الْاَکْرَام

مروہ پر پہنچ کر قبلہ رخ ہو کر دعا کریں، یہ ایک چکر ہوا، دوسرا چکر صفا پر

پورا ہوگا، اس طرح سات چکر پورے کریں، ساتواں چکر مروہ پر ختم ہوگا، ساتویں چکر کے بعد اگر مکروہ وقت نہ ہو تو شکرانہ کے دو نفل مسجدُ الحرام میں ادا کریں۔

حلق یا قصر اور عمرہ مکمل

سعی کے بعد مرد سارے سر کے بال منڈائیں اور خواتین سارے سر کے بال انگلی کے ایک پورے کی لمبائی سے کچھ زیادہ کتر لیں، بال منڈوانے یا کٹوانے کے بعد عمرہ مکمل ہوگیا، اِحرام کی پابندیاں ختم ہوگئیں۔

دل و جان سے شکر ادا کریں اور جن کی طرف سے عمرہ کیا ہے ان کے لئے دعا کریں کہ اللہ پاک ان کا یہ عمرہ قبول فرمائیں آمین اور باقی اوقات کی قدر کریں، اپنے لئے عمرے اور طواف کریں، دیگر عبادات میں لگیں اور آئندہ زندگی ربّ کائنات کی مرضیات کے مطابق گزارنے کی کوشش کریں، اللہ پاک توفیق دیں، آمین۔

خلاصہ یہ کہ عمرہ اپنی طرف سے کریں یا کسی دوسرے کی طرف سے دونوں صورتوں میں طریقہ ایک ہی ہے، صرف نیت کا فرق ہے، اگر دوسرے کی طرف سے عمرہ کرنا ہو تو اُسی کی طرف سے نیت کرنا ضروری ہے۔ جیسا کہ شروع میں لکھ دیا گیا۔

مدینہ طیبہ حاضری

کسی کی طرف سے حجِ بدل یا کسی کی طرف سے عمرہ ہو، دونوں میں مدینہ منورہ حاضری کا الگ سے کوئی خاص طریقہ نہیں ہے، جو طریقہ خود اپنا حج یا عمرہ کرنے کی صورت میں ہے، وہی طریقہ دوسرے کی طرف سے عمرہ کرنے کا ہے، اس لئے مدینہ طیبہ اور روضۂ مبارک پر حاضری اور مسجدِ نبوی میں حاضری کی سعادت تفصیل سے نہیں لکھی گئی، اس کا طریقہ اور آداب آپ ''حج وعمرہ'' یا ''خواتین کا حج'' یا ''حج کا طریقہ قدم بہ قدم'' یا ''عمرہ کا آسان طریقہ'' میں دیکھ لیں اور ان کے مطابق حاضری دیں۔

مدینہ منورہ سے واپسی

جب مدینہ منورہ سے واپسی ہو تو روضۂ اقدس پر حاضر ہو کر سلام عرض کریں اور اس جدائی پر آنسو بہائیں اور جس کی طرف سے حج یا عمرہ کیا ہے، اسکے اور اپنے لئے دعا کریں اور دوبارہ حاضری کی حسرت کے ساتھ واپس ہوں۔

وَصَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَى النَّبِيِّ الْكَرِيْمِ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ

وَأَصْحَابِهٖ أَجْمَعِيْنَ اِلٰى يَوْمِ الدِّيْن.




بسم اللہ الرحمن الرحیم

مسجد الحرام اور مسجد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں

اعتکاف

کے ضروری مسائل

اس میں دورانِ اعتکاف عام پیش
آنے والے مسائل لکھے گئے ہیں

حضرت مولانا مفتی عبدالرؤف سکھروی صاحب مدظلہم
مفتی جامعہ دارالعلوم کراچی

مکتبۃ الاسلام کراچی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اعتکاف کا ثواب

حدیث: حضرت علی بن حسین رحمۃ اللہ علیہ وسلم اپنے والد ماجد حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ وآباءٔ الکرام سے روایت کرتے ہیں کہ رحمتِ دوعالم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ:

''جس شخص نے رمضان المبارک میں آخری عشرہ کا اعتکاف کیا اس کو دو حج اور دو عمرے کرنے کے برابر ثواب ملتا ہے''۔(الترغیب)

حدیث: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ سرکارِ دوعالم ﷺ نے اعتکاف کرنے والوں کے بارے میں ارشاد فرمایا کہ:

''معتکف تمام گناہوں سے محفوظ رہتا ہے اور اس کو اس قدر ثواب ملتا ہے جیسے کوئی شخص تمام ترنیکیاں کر رہا ہو''۔(مشکوٰۃ)

حدیث: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ:

''جس شخص نے محض اللہ تعالیٰ کی خوشنودی اور رضامندی حاصل کرنے کے لئے صرف ایک دن کا اعتکاف کیا تو اللہ تعالیٰ جل شانہ

اس معتکف اور دوزخ کے درمیان تین خندقیں حائل کردیں گے جو (لمبائی چوڑائی میں) خافقین سے زیادہ وسیع ہوں گی۔'' (الترغیب)

تشریح: خافقین کے دو معنی بیان کئے گئے ہیں:

☆ ... جتنا فاصلہ مشرق اور مغرب کے درمیان میں ہے۔

☆ ... جتنا فاصلہ آسمان اور زمین کے درمیان میں ہے۔

حاصل یہ نکلا کہ معتکف کو دوزخ سے بہت دور رکھا جائے گا، یعنی جہنم میں نہ جائے گا۔

مسجد الحرام اور مسجدِ نبوی کا ثواب

حضرت انسؓ سے روایت ہے، وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے کہ:

''اگر آدمی اپنے گھر میں نماز پڑھے تو اس کو صرف ایک نماز کا ثواب ملتا ہے، اور محلہ کی مسجد میں پچیس گنا ثواب ملتا ہے اور جامع مسجد میں پانچ سو گنا ثواب زیادہ ملتا ہے اور بیت المقدس کی مسجد میں پچاس ہزار نمازوں کا ثواب ملتا ہے اور میری مسجد یعنی مسجد نبوی (علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام) میں پچاس ہزار نمازوں کا ثواب ملتا ہے اور مسجد الحرام میں (جو مکہ مکرمہ میں ہے) ایک لاکھ نمازوں کا ثواب ملتا ہے۔'' (ابن ماجہ)

حرم کی ہر نیکی ایک لاکھ کے برابر

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما ایک مرتبہ سخت بیمار ہوئے تو انہوں نے اپنی اولاد کو جمع کیا اور فرمایا کہ: میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ:

''جو شخص مکہ مکرمہ سے پیدل حج کرے تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے ہر قدم پر سات سو نیکیاں درج فرمائیں گے اور ان میں سے ہر نیکی حرم کی نیکیوں کے برابر ہوگی، عرض کیا گیا: حرم کی نیکیوں سے کیا مراد ہے؟ فرمایا کہ حرم کی ہر نیکی ایک لاکھ نیکیوں کے برابر ہے۔'' (مستدرک)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ:

''جس شخص نے مکہ مکرمہ میں رمضان المبارک کا مہینہ پایا اور اس نے روزے رکھے اور حسبِ سہولت (رات میں) اس نے عبادت کی تو اس کے لئے ایک لاکھ رمضان کے مہینوں کا ثواب لکھا جائے گا۔'' (ابن ماجہ)

حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ:

''حرم کا ایک روزہ ثواب میں ایک لاکھ روزوں کے برابر ہے اور

ایک درہم کا صدقہ ایک لاکھ درہم صدقہ کرنے کا ثواب رکھتا ہے اور (حرم کی) ہر نیکی ایک لاکھ نیکیوں کے برابر ہے۔" (القریٰ)

ف ... لہٰذا جو شخص مسجدِ حرام میں اعتکاف کرے گا اسے ایک لاکھ اعتکاف کے برابر ثواب ملے گا، اور جو شخص مسجدِ نبوی علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام میں اعتکاف کرے گا اللہ پاک اسے پچاس ہزار اعتکاف کے برابر ثواب عطا فرمائیں گے۔

معتکف کے لئے مسجد کی حدود

مسئلہ ... مسجد کا تمام احاطہ عرفاً مسجد کہلاتا ہے لیکن اعتکاف کے بیان میں جہاں مسجد کا لفظ آتا ہے اس سے مراد وہ جگہ ہوتی ہے، جہاں تک سجدہ کرنے اور نماز پڑھنے کے لئے مقرر کی گئی ہے۔ یعنی مسجد کا اندرونی حصہ برآمدہ اور صحن۔ اس کو اچھی طرح سمجھ لیں کہ مسجد میں جس جگہ آپ وضو نہیں کر سکتے، جنابت کی حالت میں وہاں نہیں جا سکتے وہ جگہ مراد ہے، عموماً جہاں تک مسجد کا صحن کہلاتا ہے، وہاں تک مسجد کی حد ہوا کرتی ہے۔ (البحر الرائق)

چنانچہ مسجدِ حرام اور مسجدِ نبوی کے جتنے دروازے ہیں ان کے اندر کا حصہ مسجد کی حدود میں شامل ہے اور ان کے باہر والا حصہ مسجد کی حدود سے خارج ہے، اس لئے معتکف حضرات کو ضرورتِ شرعی یا طبعی کے بغیر

دروازوں سے باہر نہیں جانا چاہئے ورنہ اعتکاف فاسد ہو جائے گا۔

مسئلہ ... صفا و مروہ مسجدِ حرام کی حدود سے خارج ہیں، اس لئے معتکف حضرات کو وہاں جانے سے اور ان کی چھت پر جانے سے بھی گریز کرنا چاہئے۔

مسئلہ ... مسجد کی چھت مسجد کے حکم میں ہے، اس لئے معتکف مسجد کی چھت پر آجا سکتا ہے بشرطیکہ چھت کا زینہ مسجد کے اندر ہو، چنانچہ جو سیڑھیاں مسجد کے اندر ہیں ان کے ذریعے اوپر آنا جانا جائز ہے اور جو زینے مسجد کے باہر ہیں ان کے ذریعے اوپر جانے سے احتراز ضروری ہے۔ (قاضیخان)

ف ... خودکار برقی زینے جو اب تک دیکھے گئے ہیں وہ حدودِ مسجد کے باہر ہیں، اس لئے ان کے ذریعے اوپر جانے سے احتراز کرنا ضروری ہے، تاہم اگر کوئی برقی زینہ مسجد کے اندر ہو تو اس کے ذریعہ سے اوپر جانا جائز ہو گا۔

حرمین شریفین میں وہاں کے اماموں کی اقتداء میں وتر ادا کرنے کا حکم

ائمۂ حرمین شریفین کی اقتداء میں وتر پڑھنے کا مسئلہ معرکۃ الآراء

مسائل میں سے ہے، فقہاءِ احناف رحمہم اللہ کے اس بارے میں تقریباً چھ اقوال ہیں جن میں سے بنیادی اور مشہور قول دو ہیں:

پہلا قول ... یہ ہے کہ ائمۂ حرمین شریفین کی اقتداء میں حنفی کا وتر پڑھنا اس شرط کے ساتھ جائز ہے کہ امام دو رکعت کے بعد سلام نہ پھیرے۔ ہمارے بہت سے فقہاء کرام رحمہم اللہ تعالیٰ نے اس قول کو اصح قرار دیا ہے اور ہمارے بہت سے اکابر کرامؒ نے اسی قول کے مطابق فتویٰ دیا ہے۔ مثلاً: حضرت مولانا ظفر احمد عثمانی قدس اللہ سرہ العزیز نے امداد الاحکام (ج ا ص ۵۹۱) میں اسکے مطابق فتویٰ دیا۔ نیز جامعہ دارالعلوم کراچی سے بھی حضرت مفتی اعظم پاکستان مفتی محمد شفیع صاحب قدس اللہ سرہ العزیز کے زمانے میں انہی کی تصدیق سے اسی قول کے مطابق فتویٰ (۲۳(ہ)/ ۱۱۴۲) جاری ہوا۔

دوسرا قول ... یہ ہے کہ ائمۂ حرمین شریفین کی اقتداء میں وتر کی نماز مطلقاً جائز ہے اگرچہ امام دو رکعت پر سلام پھیر دے۔ یہ قول علامہ ابوبکر جصّاص رازی رحمہٗ اللہ کا ہے، اسی قول کو علامہ ابن الہمام رحمہ اللہ کے استاد علامہ سراج الدین رحمہٗ اللہ نے اختیار فرمایا، نیز علماءِ احناف کی ایک جماعت کی یہی رائے ہے مثلاً فقیہ ابوجعفر الہندوانی

رحمہ اللہ، قاضی القضاۃ، علامہ ابن وہبان رحمہ اللہ وغیرہما کی یہی رائے ہے، اور علامہ ابو الحسنات عبد الحیؒ لکھنوی رحمہ اللہ نے اسی قول پر فتویٰ دیا ہے اور فرمایا کہ محققین کے نزدیک دوسروں اماموں کی اقتداء مطلقاً جائز ہے (ملاحظہ ہو: مجموعہ فتاویٰ جلد ا صفحہ ۳۹۵)۔

شیخ المشائخ حضرت مولانا مفتی عزیز الرحمٰن صاحب قدس اللہ سرہ العزیز نے بھی اقتداءِ مخالف کو مطلقاً جائز قرار دیا ہے اور فرمایا کہ محققین کے نزدیک حنفی کا شافعی المذہب کی اقتداء یا شافعی کا حنفی امام کی اقتداء کرنا جائز ہے۔ (ملاحظہ ہو: عزیز الفتاویٰ ص ۲۳۹، فتاویٰ دار العلوم دیوبند مدلل ج ۳ ص ۱۴۳)

دورِ حاضر میں حرمینِ شریفین میں لوگوں کی کثرتِ ازدحام اور عوام میں مسائل نماز وغیرہ میں جہالتِ عام ہونے کی وجہ سے عدمِ اقتداء کی صورت میں بعض شرعی محظورات لازم آرہے ہیں، اور لوگوں کو حرج لاحق ہورہا ہے، اس لئے دورِ حاضر میں اگر محظورات سے بچتے ہوئے اپنا وتر الگ پڑھنا ممکن نہ ہو تو اس دوسرے قول کے مطابق عمل کرتے ہوئے ائمہ حرمین کی اقتداء میں وتر پڑھنے کی گنجائش معلوم ہوتی ہے۔ (ماخذہٗ فتویٰ دار العلوم کراچی ۶۲/۱۷۵۱)

مسجد الحرام اور مسجدِ نبوی میں
اعتکاف کے ضروری مسائل

رمضان المبارک کے آخری عشرہ میں ہزاروں لوگ حرمین شریفین میں اعتکاف میں بیٹھتے ہیں، اس دوران جو مسائل کثرت سے پیش آتے ہیں ان کا حکم ذیل میں لکھا جاتا ہے۔

اعتکاف کے لئے افضل جگہ

سوال ... مسجد کے کس حصے میں اعتکاف سب سے افضل ہے؟

جواب ... اعتکاف کے لحاظ سے پوری مسجد یکساں ہے، مسجد کے کسی بھی حصہ میں معتکف اعتکاف کر سکتا ہے۔

محض کپڑا رکھنے سے آدمی حق دار نہیں ہوتا

سوال ... مسجد الحرام اور مسجد نبوی میں معتکفین کی کثرت کی وجہ سے جگہ کی قلت ہو جاتی ہے اور خاص کر وہ جگہیں جہاں A/C کی ٹھنڈک بھی ہو تو وہاں پر پہلے دو تین دن تک مطلوبہ جگہ پر قبضہ کرنے کی ضرورت پیش آتی ہے، جس میں شور و غل اور مسجد کی بے حرمتی ہوتی ہے تو کس حد تک آدمی اس پر جھگڑا یا اصرار کر سکتا ہے؟

جواب ... اعتکاف کے لئے جگہ حاصل کرنے کے لئے لڑنا، جھگڑنا، شوروغل کرنا بہر حال جائز نہیں، اس سے بچنا واجب ہے، اور محض کپڑا یا سامان کسی جگہ رکھنے سے آدمی کا حق ثابت نہیں ہوتا، اور آدمی اس جگہ اعتکاف کرنے کا حقدار نہیں ہوتا، ہاں اگر خود وہاں اعتکاف کی نیت سے بیٹھ جائے اور کچھ عبادت وغیرہ کرلے تو اس جگہ اعتکاف کرنے کا اسی کو حق ہے، اس کی بلا اجازت کسی دوسرے کو اس جگہ اعتکاف کرنے کا حق نہیں، اگر کوئی اس طرح کسی جگہ پر قبضہ کرلے تو وہ اس کو وہاں سے اٹھا سکتا ہے، بہر حال! مسجد میں جس کو جہاں بآسانی جگہ ملے اعتکاف کرلے، نہ کسی سے لڑے، نہ جھگڑے، اور نہ کسی خاص جگہ کی ضد کرے، کیونکہ مسجد میں جہاں رہے گا وہیں اس کا اعتکاف ہو جائے گا۔

طہارت خانوں میں دورانِ انتظار گفتگو کرنا

سوال ... حرمین شریفین میں طہارت خانوں پر کافی رش ہوتا ہے اور نمازوں کے اوقات میں تو رش بہت زیادہ ہوتا ہے۔ حالتِ اعتکاف میں یہاں بات کرنے کی اجازت ہے یا نہیں؟

جواب ... اعتکاف کی حالت میں وضو یا استنجاء کے انتظار کرنے کے دوران کھڑے ہونے کی حالت میں باتیں کرنا جائز ہے۔

مسجد کے باہر دروازہ کھلنے کا انتظار کرنا

سوال … اکثر نماز کے اوقات کے قریب باتھ روم جانے کی نوبت آجاتی ہے، لیکن مسجد کے دروازے آذان سے ایک گھنٹہ قبل ہی بند کردیئے جاتے ہیں، تو ایسے مواقع پر کیا باہر صحن میں رہنا درست ہے جب تک کہ دروازے کھل نہ جائیں، اور کیا باہر والے صحن میں بات چیت کی جاسکتی ہے؟

جواب … حتی الامکان قضائے حاجت کے لئے ایسے وقت باہر جانا چاہیے جب مسجد کے دروازے واپسی تک کھلے رہیں، ایسے وقت نہ جائیں کہ واپسی پر مسجد کے دروازے بند ہوجائیں اور باہر انتظار کرنا پڑے، ایسی صورت میں ضرورتِ شرعی یا طبعی کے بغیر مسجد کے باہر رہنے کی صورت میں اعتکافِ مسنون فاسد ہوجائے گا، اور ایسی صورت میں مسجد کے باہر بات چیت کی جاسکتی ہے۔

چلتے ہوئے خریداری کرنا

سوال … وضوخانے جاتے ہوئے راستے میں مسواک یا ٹشو پیپر خرید سکتے ہیں یا نہیں؟ (کیوں کہ خریدنے کے لئے بعض مرتبہ رکنا پڑتا ہے)

جواب … مسواک یا ٹشو پیپر چلتے ہوئے خریدنا جائز ہے۔ لیکن ان کے خریدنے کے لئے رکنا جائز نہیں، اگر کوئی معتکف ذرا دیر کو بھی رک گیا تو اعتکافِ مسنون فاسد ہوجائے گا۔ (درمختار)

چلتے ہوئے کسی کی مدد کرنا

سوال ... راستے میں اگر کوئی راستہ پوچھتا ہے، کوئی خیرات مانگتا ہے یا اچانک کوئی پھسل کر گر پڑتا ہے تو کیا چند سیکنڈ کے لئے کھڑے ہو کر راستہ بتایا جا سکتا ہے؟

جواب ... اعتکاف مسنون میں چلتے چلتے کسی کو راستہ بتانا، خیرات دینا اور گرنے والے کو سہارا دینا درست ہے، لیکن ان امور کے لئے رکنا جائز نہیں ورنہ اعتکاف فاسد ہو جائے گا۔ (درمختار)

غسل واجب ہو جائے تو نیا جوڑا خریدنا

سوال ... نیند کی حالت میں اگر غسل واجب ہو جائے اور دوسرا کپڑوں کا جوڑا موجود نہ ہو تو کیا دکان سے (جو ظاہر ہے مسجد کی حدود سے باہر ہے) کپڑا خرید سکتے ہیں یا نہیں؟ اسی دوران اگر جماعت کی نماز سے رہ جائے (کیوں کہ رش بہت زیادہ ہوتا ہے) تو کیا اعتکاف باقی رہے گا۔

جواب ... اول تو جو کپڑے پہنے ہوئے ہیں ان کے ناپاک حصہ کو پاک کر کے دوبارہ انہی کپڑوں کو استعمال کر لیں، اگر کسی وجہ سے یہ ممکن نہ ہو تو قریب ترین جگہ سے پاک لباس حاصل کرنا یا ضرورت کے وقت خریدنا بھی جائز ہے اور اس دوران جماعت نکلنے سے اعتکاف فاسد نہیں ہوگا۔ (درمختار)

غسل واجب کے لئے ہوٹل جانا

سوال ... اگر اعتکاف میں غسل واجب کی ضرورت پڑے تو کیا اپنے ہوٹل جانا صحیح ہے یا زیادہ مناسب ہے کہ مسجد کے غسل خانوں کو استعمال کیا جائے؟

جواب ... غسلِ واجب کے لئے حتی الامکان مسجد کے غسل خانے استعمال کرنے چاہئیں لیکن اگر وہاں رش زیادہ ہو یا کوئی اور عذر ہو تو اپنے گھر یا ہوٹل جانا بھی درست ہے، تاہم غسل کرتے ہی مسجد واپس آنا ضروری ہے، بلاضرورت ہوٹل میں نہ ٹھہریں۔

گرمی یا جمعہ کے لئے غسل کرنے کا حکم

واضح رہے کہ گرمی کی وجہ سے یا جمعہ کی وجہ سے غسل کرنے کے لئے مستقلاً مسجد سے نکلنا جائز نہیں، اگر کسی معتکف نے ایسی غلطی کر لی تو اعتکافِ مسنون فاسد ہو جائے گا، اور اس کی قضا واجب ہوگی، البتہ اگر معتکف استنجاء کی ضرورت سے بیت الخلاء میں جائے اور استنجاء سے فارغ ہو کر بجائے وضو کے غسل کر کے آجائے تو اس کی گنجائش ہے، ایسا کرنے سے اعتکاف فاسد نہیں ہوگا۔ (مأخذہ: مقالات ومضامین ص ۱۳۸)

وضوخانے میں دورانِ انتظار تسبیحات پڑھنا

سوال: وضو کے انتظار میں وضوخانے میں تسبیح پڑھی جاسکتی ہے یا نہیں؟

جواب: وضو کے انتظار میں وضوخانہ میں تسبیح پڑھنا جائز ہے۔

دورانِ اعتکاف ہوٹل میں جاکر کھانا کھانا

سوال ... کوئی جاننے والا یا کھانا لانے والا موجود نہ ہو تو کیا کھانا ہوٹل سے لاسکتے ہیں یا نہیں؟ کیا کھانا ہوٹل میں ہی کھاسکتے ہیں تاکہ چائے بھی پی جاسکے۔

جواب ... جب کوئی کھانا لانے والا نہ ہو تو ہوٹل سے خود بھی کھانا لانا جائز ہے اور ہوٹل میں کھانا اور چائے پی کر آنا بھی درست ہے۔ لیکن یہ سب کام بعجلتِ ممکنہ کرنے چاہئیں، بلاضرورت تاخیر نہ کرنی چاہیے کیونکہ یہ امور رخصت کے تحت ہیں اور رخصت بقدرِ ضرورت ہوتی ہے۔ (البحر الرائق)

واضح رہے کہ معتکف اپنا کھانا مغرب کے وقت سے صبح صادق ہونے سے پہلے تک لاسکتا ہے، مغرب سے پہلے اور صبح صادق کے بعد کھانا لانے کے لئے مسجد سے باہر نہ نکلنا چاہیے۔ (البحر الرائق)

مسجد کے باہر میاں بیوی کے لئے ایک دوسرے کا انتظار کرنا

سوال ... بعض اوقات میاں بیوی دونوں اعتکاف میں بیٹھتے ہیں اور

نماز کے بعد مسجد سے باہر وقت مقرر کر لیتے ہیں تا کہ اکٹھے کھانا کھانے جاسکیں۔ اس صورت میں میاں بیوی کو باہر انتظار کرنا پڑتا ہے، کیا اس کی اجازت ہے؟

جواب ... میاں بیوی کا ایک ساتھ کھانے کے لئے مسجد کے باہر ایک دوسرے کے انتظار میں ٹھہرنا جائز نہیں، اس سے اعتکاف مسنون فاسد ہوجائے گا۔ لہٰذا مسجد کے دروازہ کے اندرونی حصہ میں کھڑے ہوکر انتظار کیا جائے، پھر دونوں ساتھ چلے جائیں۔

کھانے کے دوران گفتگو کرنا

سوال ... اکثر کھانے وغیرہ کے لئے بھی مسجد سے باہر جانا پڑتا ہے، جاتے ہوئے اور کھانے کے دوران بندہ اپنے ساتھیوں سے کس حد تک بات کرسکتا ہے؟

جواب ... چلتے ہوئے اور کھانے کے دوران بات چیت کی جاسکتی ہے۔

کھانا چھپا کر مسجد میں لانا درست نہیں

سوال ... کھانے اور ناشتے کا چھپا کر مسجد کے اندر لانا جائز ہے یا ناجائز؟

جواب ... مسجد میں کھانا، ناشتہ چھپا کر لانا درست نہیں، حکومت کے

جائز قانون کی پابندی کرنی چاہئے، اس لئے کھانا باہر ہی کھانا چاہیے، مسجد میں کھانا لانے سے گریز کرنا چاہئے۔

دورانِ اعتکاف ڈاکٹر کے پاس جانا

سوال … دورانِ اعتکاف اگر کوئی بیمار ہو جائے تو کیا ڈاکٹر کے پاس دوا کے لئے جانے کی اجازت ہے؟

جواب … مسنون اعتکاف میں علاج اور دوا کے لئے ڈاکٹر کے پاس جانے سے اعتکاف فاسد ہو جائے گا، اس لئے حتی الامکان مسجد ہی میں کسی سے دوا منگوالیں، بصورتِ مجبوری ڈاکٹر کے پاس چلے جائیں لیکن بعد میں اس دن کے اعتکاف کی قضا کرلیں۔ (عالمگیریہ)

قیام اللیل کے نوافل تہجد کے قائم مقام ہو سکتے ہیں؟

سوال … آخری عشرہ میں وتر پڑھنے کے بعد تقریباً آدھی رات کے بعد حرمین شریفین میں قیام اللیل کے نام سے دس نفل پڑھے جاتے ہیں۔ قیام اللیل کے تھوڑی دیر کے بعد تہجد کی اذان ہوتی ہے۔ کیا قیام اللیل کے نفل تہجد کے قائم مقام ہیں یا اذان کے بعد تہجد کی نماز پڑھنی چاہئے؟

جواب … با جماعت قیام اللیل اگر چہ احناف کے مذہب کے مطابق درست نہیں لیکن اس میں شرکت کرنے سے قیام اللیل ادا ہو جائیگا، اگر کوئی

شخص آرام کے بعد تہجد کی رکعات انفرادی طور پر پڑھے تو زیادہ بہتر ہے۔

ریاض الجنۃ میں دوسروں کو بھی موقع دیں

سوال ... ہر زائر کی خواہش ہوتی ہے کہ ریاض الجنۃ میں نفل پڑھے اور تلاوت کرے۔ بعض حضرات تو مسجد کھلنے سے بند ہونے تک وہاں سے اٹھنے کا نام نہیں لیتے جس کی وجہ سے بعض حضرات کو نفل پڑھنے کا موقع بھی نہیں ملتا۔ کیا دوسرے بھائیوں کو موقع دینا چاہیے یا موقع ملے تو خود ہی زیادہ سے زیادہ فائدہ اٹھانا چاہیے؟

جواب ... خود بھی اس سعادت کو حاصل کرنا چاہیے اور دوسروں کو بھی موقع دینا چاہیے، یہ زیادہ بہتر ہے کیونکہ اس میں خود بھی استفادہ کرنا ہے، اور ایثار بھی کرنا ہے اور دونوں کام ثواب کے ہیں۔

دورانِ اعتکاف سیٹ ری کنفرم کرانے کے لئے جانا

سوال ... اگر عید الفطر کے فوراً بعد واپسی کی ہوائی جہاز سے سیٹ ری کنفرم کرانی ہو تو ٹریول ایجنسی میں ضرور جانا پڑے گا، یہاں پر واقفیت بہت کم ہوتی ہے اور کوئی دوسرا کام کے لئے جانے کی حامی نہیں بھرتا۔ اعتکاف کی حالت میں کیا کرنا چاہیے؟

جواب ... مسنون اعتکاف میں سیٹ کنفرم کرانے کے لئے ٹریول

ایجنسی جانے سے اعتکاف فاسد ہو جائے گا، اس لئے یا تو اعتکاف میں بیٹھنے سے پہلے سیٹ ری کنفرم کرالی جائے یا اعتکاف کے دوران کسی معتمد ذریعہ سے کرائیں ورنہ اعتکاف سے فارغ ہو کر سیٹ ری کنفرم کرائیں۔

وَصَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَى النَّبِيِّ الْكَرِيْمِ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ أَجْمَعِيْنَ اِلٰى يَوْمِ الدِّيْن.

بندہ عبدالرؤف سکھروی عفاء اللہ عنہ
جامعہ دارالعلوم کراچی

۷/رجب ۱۴۳۲ھ بروز جمعہ

زیورات کے مسائل

زیورات کے مسائل پر پہلی نادر کتاب

تصدیق

حضرت مولانا مفتی محمد تقی عثمانی صاحب مدظلہم

مرتب

حضرت مولانا مفتی عبدالرؤف سکھروی صاحب مدظلہم

یہ کتاب سونا چاندی، پلاٹینم، ہیرے جواہرات کے زیورات کاروبار اور اس کے لین و دین کی بیشمار صورتوں اور مروجہ طریقوں پر مرتب کی گئی ہے، اس موضوع پر یہ منفرد کتاب ہے، اس کی چند خصوصیات یہ ہیں:

☆ ...... سونے اور چاندی کے کاروبار کے بنیادی اصول

☆ ...... سادہ اور جڑاؤ زیورات کی تجارت کے مروجہ معاملات کا شرعی حکم

☆ ...... خام سونے اور چاندی کے نقد اور ادھار خرید و فروخت کے احکام

☆ ...... ٹانکہ کا استعمال، پالش، چھلن اور چھیجت کے مسائل کی ضروری تفصیل

☆ ...... آرڈر دے کر زیورات بنوانے کے احکام

☆ ...... پرانے زیورات کی خرید و فروخت کی مروجہ صورتوں کا شرعی حکم

رائج الوقت ناجائز صورتوں کا جائز متبادل حل

ناشر

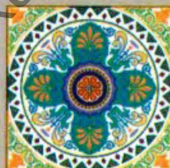
مکتبۃ الاسلام کراچی

Mobile# 0300-8245793

Email: shahidflour68@gmail.com

رسائلِ حج کا مجموعہ





حج کے فضائل

حج فرض ہے جلد ادا کیجئے

حج کی تیاری

عمرہ کا آسان طریقہ

حج و عمرہ

خواتین کا حج

حج کا طریقہ قدم بقدم

دعائے عرفات

سلام کا طریقہ

حج کے بعد زندگی کیسے گزاریں

حضرت مولانا مفتی عبدالرؤف سکھروی صاحب مدظلہم

مفتی جامعہ دارالعلوم کراچی

مکتبۃ الاسلام کراچی

مکتبۃ الاسلام کراچی